حدیثِ قدسی

ملنے کا پتہ

کتب خانہ (رجسٹرڈ)
اثنا عشری لاہور

حدیثِ قدسی

مُترجم

مترجمہ :- عالیجناب فضیلت مآب مولانا سید

شاہ نواز صاحب قبلہ ممتازالافاضل لکھنؤ

و

منشی فاضل پنجاب یونیورسٹی

ناشران

کتب خانہ اثنا عشری (رجسٹرڈ) مُغل حویلی

موچی دروازہ۔ حلقہ ۷۲ لاہور ۸

عکسی وظائف الابرار کامل جدید مترجم معہ اضافہ

مترجم :- جناب مولانا حافظ فرمان علی صاحب مرحوم و مغفور۔

یہ دس سورتہائے قرآنی اور پچیس دعاؤں کا بہترین مجموعہ ہے۔ جن کے متعلق علمائے کرام نے توثیق فرمائی ہے۔

سورۃ ہائے قرآنی :- سورۂ یٰسین[1]۔ سورۂ فتح[2]۔ سورۂ عم[3]۔ سورۂ واقعہ[4]۔ سورۂ ملک[5]۔ سورۂ رحمٰن[6]۔ سورۂ دھر[7]۔ سورۂ المدثر[8]۔ سورۂ مزمل[9]۔ آیۃ الکرسی[10]۔

دعائیں :- (۱) دعائے مشلول (۲) دعائے کمیل (۳) دعائے جوشن صغیر و کبیر (۴) دعائے طوسی (۵) دعائے توسل (۶) دعائے جناب امیر منظوم (۷) دعائے صد سبحان (۸) دعائے ہلال (۹) اسمائے اعظم (۱۰) حدیث کسا (۱۱) دعائے سباسب (۱۲) دعائے صباح (۱۳) دعائے صنمی قریش (۱۴) دعائے نور کلاں (۱۵) نادِ علی صغیر (۱۶) نادِ علی کبیر (۱۷) دعائے وسعتِ رزق (۱۸) دعائے مغفرت (۱۹) دعائے عافیت (۲۰) دعائے حضرت علیؑ (۲۱) دعائے طلبِ حاجات (۲۲) دعائے ابوذر (۲۳) اعمال صلوٰۃ جمعہ (۲۴) دعائے درازئ عمر (۲۵) زیارت حضرت حجۃؑ

چند خصوصیات :- اسکی لکھائی اتنی موٹی ہے کہ ضعیف العمر لوگ بھی اسکو باآسانی پڑھ سکتے ہیں اس سے پیشتر پاکستان میں اتنی موٹی لکھائی کی اب تک شائع نہیں ہوئی۔

نوٹ :- کتاب خریدتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

کتاب "وظائف الابرار کامل جدید معہ اضافہ" کتب خانہ اثناء عشری (رجسٹرڈ) لاہور کی مطبوعہ خریدیں۔ جسکی لکھائی موٹی سے موٹی اور چھپائی بہترین آفسٹ پر اور حجم ۴۱۶ صفحات، سائز ۲۳×۱۸/۸ سفید کاغذ مجلد معہ رنگین ٹائیٹل۔ ہدیہ لاگت کے قریب۔ ہدیہ = /۴۰ روپے

ملنے کا پتہ :- **کتب خانہ اثناء عشری** (رجسٹرڈ) مغل حویلی۔ موچی دروازہ لاہور

پیش لفظ

حدیثِ قدسی صحف آسمانی، تورات، زبور کی منتخب آیات کا نادر مجموعہ ہے، جنہیں مولائے کائنات امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے انتخاب فرما کر عربی زبان میں منتقل کیا، بندہ ناچیز کو اس کا ایک نسخہ ایران میں دستیاب ہوا اُسی وقت بمصداق ؎

دریغ آمدم زاں ہمہ بوستاں
تہی دست رفتن سوئے دوستاں

اس درِ نایاب کو پلے باندھ لیا کہ یارانِ وطن کے لئے اس سے بہتر تحفہ نظر سے نہ گزرا۔ ارادہ تھا کہ وطن پہنچتے ہی اس کو آسان اور سلیس ترجمے کے ساتھ اربابِ عقیدت کی خدمت میں پیش کروں گا۔ مگر اپنی بے بضاعتی اور کم مائیگی کے سبب سے اس ارادہ کو پایۂ تکمیل تک نہ پہنچا سکا۔

بالآخر میرے مشفق و محترم جناب سید شاہ نواز صاحب ممتاز الافاضل منشی فاضل حال مقیم حافظ آباد نے باوجود گوناگوں مصروفیات کے اس کارِ خیر میں میری اعانت فرمائی۔ چنانچہ اُن کی کاوشِ قلم کے طفیل ترجمے کا کام حسبِ خواہش سرانجام پا گیا۔ میں جنابِ موصوف کا بے حد شکر گزار ہوں کہ اُن کی

ذرہ نوازی کی بدولت میں اس قابل ہوا کہ اپنی دیرینہ مُراد کو بروئے کار لاسکوں
قارئین محترم سے فقط اس قدر التماس ہے کہ گلدستۂ معرفت کو محض میز یا الماری
کی زینت نہ بنائیں۔ بلکہ اس میں مندرج ارشادات ربانی کو بطور دستور العمل
ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں۔ مجھے اُمید ہے کہ اس پر عمل پیرا ہو کر آپ زندگی کے
ہر پہلو میں مستفیض ہوں گے۔ انشاء اللہ ہ

غرض نقشیست کز من یاد ماند
کہ ہستی را نمے بینم بقائے

اب چونکہ پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے۔ اِس لئے آئندہ اِس کی
اشاعت وطباعت کی اجازت مینجر صاحب کتب خانہ اثناء عشری (رجسٹرڈ)
لاہور کو دی گئی ہے۔

راجی رحمتہ ربہٖ فی الکونین

خادم حسین وائیں عفی عنہ

خادم منزل جعفریہ سٹریٹ
سادات گنج دستن پورہ لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دیباچہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰھلِبَیْتِہِ
الطَّاھِرِیْنَ ہ

امابعد میرے محترم الحاج **خادم حسین** صاحب وائیں (پیپر مرچنٹ)
ساکن خادم منزل جعفریہ سٹریٹ سادات گنج (دستن پورہ) لاہور نے جو بہت
نیک نفس اور عابد و زاہد بزرگ ہیں۔ ایک روز مجھ سے اپنی اس خواہش کا
اظہار کیا کہ اگر رسالہ "حدیث قدسی"، کا اُردو ترجمہ شائع ہو کر عوام النّاس
بالخصوص مومنین کے ہاتھوں میں پہنچ جائے تو جہاں اُن کے لئے ایمان و معرفت
کی زیادتی کا باعث ہو خود میرے لئے ثواب دارین اور نجاتِ آخرت کا
ذریعہ بن جائے۔ اثنائے کلام میں مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس نیک مقصد کے
لئے وہ اپنے پاس سے روپیہ خرچ کر کے رسالہ چھپوا کر مومنین کو مُفت بطور
ہدیہ پیش کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے رسالہ کا ایک نسخہ مطبوعہ طہران
دیا۔ جس میں تین نہایت مفید چیزیں بطور ضمیمہ شامل ہیں۔ اوّل نصائح
زبور، دوسرے نصائح لقمان اور تیسرے چہل احادیث نبوی۔ ساتھ ہی انہوں
نے اس کا ایک قلمی اُردو ترجمہ بھی دیا اور بطور احتیاط مجھ سے خواہش کی

کہ طباعت سے قبل مَیں اس ترجمہ پر نظرِ ثانی کر دوں۔ مَیں نے جب دیکھا کہ یہ کلام فصیح و بلیغ معرفتِ الٰہی۔ دنیائے دُوں کی بے ثباتی اور بے مائگی۔ زہد و تقوٰی۔ یقین و توکّل، بشارت و تنذرات اور صفات ایمانی کے بیش قیمت اسباق سے مملو ہے۔ جس سے قلبِ انسانی اثر پذیر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور جس پر عمل ایک سلیم الفطرت انسان کو قعرِ مذلت سے اُٹھا کر معراجِ معرفت اور روحانی بلندیوں تک پہنچا سکتا ہے۔ تو مَیں نے باوجود انتہائی عدیم الفرصتی کے اس نیک مقصد میں تعاون کا یقین دلایا۔ لیکن جب مَیں ترجمہ کا زیادہ حِصّہ دیکھ چکا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ سلیس و شُستہ اُردو ترجمہ کسی عالم و فاضل کی محنت کا نتیجہ ہے اور نظرِ ثانی کی حاجت سے بالا ہے۔ چنانچہ دریافت کرنے پر حاجی صاحب موصوف نے بتایا کہ عالیجناب فضیلت مآب مولانا سید شاہ نواز صاحب قبلہ ممتاز الافاضل لکھنؤ و منشی فاضل پنجاب یونیورسٹی اس کے مترجم ہیں۔ پس میں انکی محنت کی داد دیتا ہوا دُعا کرتا ہوں کہ خداوندِ عالم ان اوراق کو مومنین کے لئے ازدیادِ معرفت اور حصولِ حسنات کا باعث بنائے۔ اور فاضل مترجم کی محنت کو شرف قبولیت بخشے اور حاجی صاحب ممدوح کے خلوص و ایثار کو قبول فرما کر ان کے لئے دین و دنیا کی حسنات اور نجات آخرت کا ذریعہ بنائے۔ فجزاہما اللہ خیر الجزاء۔

احقر العباد

فرزند علی فیروز پوری

پیش نماز مسجد علامہ حائری اعلی اللہ مقامہٗ سادات گنج۔ لاہور

حدیثِ شریف قدسی

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

یہ وہ بلیغ وعظ ہے۔ جسے جناب امیر المومنین **علی** علیہ السّلام نے جناب موسیٰ بن عمران کی زبان یعنی عبرانی سے عربی میں منتقل فرمایا ہے اور وہ چالیس سورے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے کلام یعنی کتاب توراۃ سے منتخب ہیں۔

اور ابوالفضل کی تفسیر میں ہے کہ تورات ایک ہزار سورت تھی اور ہر سُورت میں ہزار آیات تھیں اور ہر آیت سورہ بقر کے مثل تھی۔ جو ہزار امر اور ہزار نہی اور ہزار وعدہ اور ہزار وعید پر مشتمل تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلسُّوْرَةُ الْاُوْلٰى (پہلی سورت)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْمَوْتِ كَيْفَ يَفْرَحُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْحِسَابِ كَيْفَ يَجْمَعُ الْمَالَ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْقَبْرِ كَيْفَ يَضْحَكُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِزَوَالِ الدُّنْيَا كَيْفَ يَطْمَئِنُّ اِلَيْهَا وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِبَقَاءِ الْاٰخِرَةِ وَنَعِيْمِهَا كَيْفَ يَسْتَرِيْحُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ هُوَ عَالِمٌ بِاللِّسَانِ وَجَاهِلٌ بِالْقَلْبِ وَعَجِبْتُ لِمَنْ هُوَ مُطَهَّرٌ بِالْمَاءِ وَ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس شخص سے تعجب ہے کہ جو موت کا یقین رکھتا ہے کیونکر خوش ہوتا ہے۔ تعجب ہے اس شخص پر جو حساب کا یقین رکھتا ہے مال کیونکر جمع کرتا ہے۔ تعجب ہے ایسے شخص پر، جو قبر میں جانے کا یقین رکھتا ہے ہنستا کیسے ہے۔ مجھے ایسے شخص پر تعجب ہوتا ہے جو دنیا کے زوال کا یقین رکھتا ہے کیونکر اس پر اطمینان رکھتا ہے مجھے تعجب تو ایسے شخص پر ہے جو آخرت اور اُس کی نعمات کا یقین رکھتا ہو۔ کیسے آرام طلبی کرتا ہے۔ مجھے تعجب ہے اس پر جو زبانی تو عالم ہے اور دل سے جاہل ہے۔ میں

غَيْرُ طَاهِرٍ بِالْقَلْبِ وَعَجِبْتُ لِمَنِ اشْتَغَلَ بِعُيُوْبِ النَّاسِ وَهُوَ غَافِلٌ عَنْ عُيُوْبِ نَفْسِهٖ وَعَجِبْتُ لِمَنْ يَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مُطَّلِعٌ عَلَيْهِ كَيْفَ يَعْصِيْهِ وَعَجِبْتُ لِمَنْ يَعْلَمُ اَنَّهٗ يَمُوْتُ وَحْدَهٗ وَيَدْخُلُ الْقَبْرَ وَحْدَهٗ وَيُحَاسَبُ وَحْدَهٗ كَيْفَ يَسْتَاْنِسُ بِالنَّاسِ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا مُحَمَّدٌ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ۔

متعجب ہوتا ہوں اُس کے لیے جو پانی سے طہارت (ظاہری) کرتا ہے اور قلبی طہارت نہیں رکھتا تعجب ہے اس پر جو لوگوں کے عیوب میں لگا ہوا ہے حالانکہ اپنے نفس کے عیوب سے غافل ہے۔ تعجب ہے ایسے آدمی سے، جو جانتا ہے کہ خدا اُسکے حالات پر آگاہ ہے۔ نافرمانی کیونکر کرتا ہے۔ تعجب ہے ایسے شخص پر، جو جانتا ہے کہ وہ اکیلا مرے گا اور قبر میں بھی تنہا داخل ہوگا اور حساب بھی اس سے تنہا ہی لیا جائے گا۔ وہ لوگوں سے کس طرح مانوس ہوتا ہے۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی معبود نہیں سوائے معبود برحق کے محمدؐ میرا بندہ اور رسول ہے۔

اَلسُّوْرَةُ الثَّانِيَةُ (دوسری سورت)

شَهِدْتُ نَفْسِيْ لِنَفْسِيْ اَنْ

میں اپنی ذات کی گواہی دیتا ہوں کہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا وَحْدِیْ لَا
شَرِیْكَ لِیْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ
مَنْ لَمْ یَرْضَ بِقَضَآئِیْ
وَلَمْ یَصْبِرْ عَلٰی بَلَآئِیْ وَلَمْ
یَشْکُرْ عَلٰی نَعْمَآئِیْ وَلَمْ
یَقْنَعْ بِعَطَآئِیْ فَلْیَطْلُبْ
رَبًّا سِوَائِیْ وَلْیَخْرُجْ مِنْ
تَحْتِ سَمَآئِیْ وَمَنْ اَصْبَحَ
حَزِیْنًا عَلَی الدُّنْیَا فَکَاَنَّمَا
اَصْبَحَ سَاخِطًا عَلَیَّ وَ
مَنِ اشْتَکٰی مُصِیْبَةً نَزَلَتْ
بِهٖ اِلٰی غَیْرِیْ فَقَدْ شَکَانِیْ
وَمَنْ دَخَلَ عَلٰی غَنِیٍّ
فَتَوَاضَعَ لَهٗ مِنْ اَجْلِ
غِنَآئِهٖ ذَهَبَ ثُلُثُ
دِیْنِهٖ وَمَنْ لَطَمَ وَجْهَهٗ
عَلٰی مَیِّتٍ فَکَاَنَّمَا اَخَذَ
رُمْحًا یُقَاتِلُنِیْ بِهٖ

کوئی لائق پرستش نہیں سوائے ایک
میرے کہ میرا کوئی شریک نہیں اور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم میرے بندے اور
رسول ہیں۔ جو شخص میرے فیصلہ پر راضی
نہ ہو اور میری آزمائش پر صبر نہ کرے
اور میری نعمتوں کا شکر گزار نہ ہو اور
میری عطا پر قناعت نہ کرے پس
ایسے آدمی کو اپنا رب بھی میرے علاوہ
کوئی دوسرا طلب کرنا چاہیئے اور میرے
آسمان کے نیچے سے نکل جانا چاہیئے
اور جو شخص دُنیا پر محزون ہو پس ایسا
ہے گویا وہ مجھ پر ناراض ہو رہا ہے
اور غیض غصہ کا اظہار کرتا ہے اور جو
شخص اس مصیبت پر جو اُس پر نازل
ہوئی میرے غیر کے سامنے شکایت کرے
تو گویا اسنے میری شکایت کی اور جو شخص
کسی مالدار کے پاس جائے اور اسکے مال کی وجہ سے
فروتنی کا اظہار کرے تو اسکا ایک تہائی دین
چلا جاتا ہے اور جو شخص کسی مردے پر اپنے منہ پر

وَمَنْ کَسَرَ عُوْدًا عَلٰی
قَبْرِ مَیِّتٍ فَکَاَنَّمَا
هَدَمَ کَعْبَتِیْ بِیَدِهٖ
وَمَنْ لَمْ یُبَالِ مِنْ
اَیْنَ یَاْکُلُ لَمْ اُبَالِ
بِهٖ مِنْ اَیِّ بَابٍ اُدْخِلُهٗ
فِیْ جَهَنَّمَ وَمَنْ لَمْ یَکُنْ
لَهٗ فِی الزِّیَادَةِ فِیْ دِیْنِهٖ
فَهُوَ فِی النُّقْصَانِ وَمَنْ
کَانَ فِی النُّقْصَانِ فَالْمَوْتُ
خَیْرٌ لَّهٗ وَمَنْ عَمِلَ
بِمَا عَلِمَ زِدْتُهٗ عِلْمًا
اِلٰی عِلْمِهٖ ؛

طمانچہ مارے تو گویا اُس نے میرے ساتھ
لڑائی کرنے کیلئے نیزہ پکڑا۔ اور جو شخص کسی
میّت کی قبر پر سے تختی کو توڑ دے تو گویا
اس نے میرے کعبہ کو اپنے ہاتھ سے گرا
دیا۔ اور جو شخص پرواہ نہ کرے کہ
کہاں سے وُہ کھاتا ہے تو میں بھی اس
کی پرواہ نہیں کروں گا کہ اسے کس دروازہ
سے دوزخ میں ڈالوں اور وُہ اپنے دین میں
ترقی اور زیادتی میں نہیں ہے بلکہ وُہ
خسارہ میں ہے اور جس کا دین کمی میں ہو اس
کیلئے تو زندگی سے موت بہتر ہے۔ اور
جو شخص اپنے علم پر عمل کرے تو میں اُسکے
لئے پہلے علم سے مزید علم دیتا ہوں ؛

السُّوْرَةُ الثَّالِثَةُ (تیسری سورت)

یَا بْنَ اٰدَمَ مَنْ قَنَعَ
اسْتَغْنٰی وَمَنْ رَضِیَ
بِالْقَلِیْلِ مِنَ الدُّنْیَا فَقَدْ

اے آدم کی اولاد جس نے قناعت
اختیار کی وہ بے نیاز ہو گیا اور جو تھوڑی
دُنیا پر راضی رہا۔ اُس نے اللہ تعالیٰ

وَثِقَ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

يَا بْنَ اٰدَمَ مَنْ تَرَكَ الْحَسَدَ اِسْتَرَاحَ وَمَنِ اجْتَنَبَ الْحَرَامَ خَلَصَ دِيْنُهٗ۔

وَمَنْ تَرَكَ الْغِيْبَةَ ظَهَرَتْ مُحَبَّتُهٗ فِي الْقُلُوْبِ۔

وَمَنِ اعْتَزَلَ عَنِ النَّاسِ سَلِمَ مِنْهُمْ۔

وَمَنْ قَلَّ كَلَامُهٗ كَمُلَ عَقْلُهٗ۔

وَمَنْ رَضِيَ مِنَ اللهِ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ۔

يَا بْنَ اٰدَمَ اَنْتَ بِمَا تَعْلَمُ لَا تَعْمَلُ كَيْفَ تَطْلُبُ مَا لَا تَعْلَمُ۔

پر بھروسہ کرلیا۔

اے اولادِ آدم جس نے حسد کو چھوڑ دیا۔ راحت میں ہوگیا اور جو حرام سے بچ گیا۔ اُس نے اپنا دین خالص کرلیا۔

اور جس نے غیبت چھوڑ دی تو اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ظاہر ہوتی ہے۔

اور جو آدمی لوگوں سے کنارہ کش ہو جائے۔ ان سے بچ جاتا ہے۔

اور جو کم گوئی کرے کامل عقل ہو جاتا ہے۔

اور جو اللہ سے کم روزی لینے پر راضی ہو جائے۔ اللہ بھی اس سے کم عمل ہونے پر راضی ہو جائے گا۔

اے اولادِ آدم تو جو کچھ جانتا ہے وہ تو کرتا نہیں تو جو کچھ نہیں جانتا کیونکر طلب کرتا ہے۔

يَا بْنَ اٰدَمَ اَفْنَيْتَ عُمْرَكَ فِيْ طَلَبِ الدُّنْيَا فَمَتٰى تَطْلُبُ الْاٰخِرَةَ ؞

اے اولادِ آدم تو نے اپنی ساری عمر طلب دُنیا میں فنا کر ڈالی تو آخرت کب طلب کرے گا ؞

اَلسُّوْرَةُ الرَّابِعَةُ (چوتھی سورت)

يَا بْنَ اٰدَمَ مَنْ اَصْبَحَ حَرِيْصًا عَلَى الدُّنْيَا لَمْ يَزِدْ مِنَ اللهِ اِلَّا بُعْدًا وَفِي الدُّنْيَا اِلَّا كَدًّا وَفِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا جُهْدًا وَاَلْزَمَ اللهُ تَعَالٰى قَلْبَهٗ هَمًّا لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اَبَدًا وَفَقْرًا لَا يَنَالُ غِنَاهُ اَبَدًا وَاَمَلًا لَا يَنَالُ مُنَاهُ اَبَدًا۔

يَا بْنَ اٰدَمَ كُلَّ يَوْمٍ يَنْقُصُ مِنْ عُمْرِكَ وَاَنْتَ لَا تَدْرِيْ وَيَاْتِيْ

اے اولادِ آدم (یاد رکھو) جو شخص دنیا کا حریص ہوگا تو وہ شخص سوائے خدا سے دُوری کے کچھ زیادہ نہیں پائیگا اور دنیا میں تکلیف و رنج اور آخرت میں سوائے مشقت کچھ وصول نہیں ہوگا۔ اور خدا اس کے دل کو رنج لازم قرار دیتا ہے جو کبھی اس سے جدا نہیں ہوتا اور ایسی محتاجی دیتا ہے کہ کبھی سیری اور غنا اس کو مل نہیں سکتی۔ اور وہ اپنی اُمیدوں کو کبھی نہیں پاسکتا۔

اے اولادِ آدم ہر دن تیری عمر کو کم کر رہا ہے اور تو بیخبر ہے۔ ہر روز میرے خزانہ سے تیرے پاس رزق

كُلَّ يَوْمٍ رِزْقُكَ مِنْ
عِنْدِيْ وَاَنْتَ لَا تَحْمَدُ
فَلَا بِالْقَلِيْلِ تَقْنَعُ وَلَا بِالْكَثِيْرِ تَشْبَعُ
يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا مِنْ يَوْمٍ
جَدِيْدٍ اِلَّا وَيَاْتِيْكَ مِنْ
عِنْدِيْ رِزْقٌ جَدِيْدٌ وَمَا
مِنْ لَيْلَةٍ اِلَّا وَيَاْتِيْنِيْ
مَلٰٓئِكَتِيْ مِنْ عِنْدِكَ بِعَمَلٍ
قَبِيْحٍ تَاْكُلُ رِزْقِيْ وَ
تَعْصِيْنِيْ وَاَنْتَ تَدْعُوْنِيْ
فَاَسْتَجِيْبُ لَكَ خَيْرِيْ
اِلَيْكَ نَازِلٌ وَشَرُّكَ اِلَيَّ
صَاعِدٌ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى اَنَا
وَبِئْسَ الْعَبْدُ اَنْتَ تَسْئَلُنِيْ
فَاُعْطِيْكَ وَاَسْتُرُ اِلَيْكَ
سُوْءً بَعْدَ قَبِيْحٍ اَنَا اَسْتَحِيْ
مِنْكَ وَاَنْتَ لَا تَسْتَحِيْ مِنِّيْ
وَتَنْسَانِيْ وَتَذْكُرُ غَيْرِيْ
وَتَخَافُ النَّاسَ وَ

آتا ہے اور تو حمد نہیں کرتا۔ اور کم روزی
پر تو قناعت نہیں کرتا۔ اور نہ ہی
زیادہ سے تیری شکم پُری ہوتی ہے۔
اے اولادِ آدم کوئی دن تازہ ایسا
تم پر نہیں گزرتا جس دن تیرے لئے
میری طرف سے تازہ روزی نہ آتی ہو
اور کوئی رات ایسی نہیں گزرتی کہ
جس میں میرے پاس میرے ملائکہ
تیرے بُرے اعمال لیکر نہ آتے ہوں تو رزق
میرا کھاتا ہے اور نافرمانی میری ہی کرتا
ہے حالانکہ تو مجھے پکارتا ہے اور میں جواب
دیتا ہوں تیرے لئے میری خیر و برکت نازل
ہوتی ہے اور تیری بُرائی میرے پاس صعود
کرتی ہے پس میں کیسا اچھا آقا ہوں اور تو
کیسا ہی بُرا بندہ ہے۔ تو مجھ سے سوال
کرتا ہے تو میں تجھے عطا کرتا ہوں اور تیری بُرائی
کے بعد پھر بُرائی کو میں چھپاتا رہتا ہوں
اور تیرے ایک عمل قبیح کے بعد دوسرے پر پردہ ڈالتا
ہوں۔ اے میرے بندے میں تو تجھ سے حیا کرتا ہوں

تَامَنُ غَضَبِيْ ۞

اور تو مجھ سے شرم نہیں کرتا اور تو مجھے بھلائے
ہوئے ہے اور میرے علاوہ دوسرے کو یاد رکھتا ہے اور لوگوں سے ان کی مخالفت
کرنے پر خائف ہے اور میری نافرمانی کرنے کے باوجود میرے غضب سے بے خوف ہے۔

اَلسُّوْرَةُ الْخَامِسَةُ (۵) (پانچویں سورت)

يَا ابْنَ اٰدَمَ لَا تَكُنْ
مِمَّنْ يَطْلُبُ التَّوْبَةَ بِطُوْلِ
الْاَمَلِ وَيَرْجُو الْاٰخِرَةَ
بِغَيْرِ عَمَلٍ يَقُوْلُ قَوْلَ
الزَّاهِدِيْنَ وَيَعْمَلُ عَمَلَ
الْمُنَافِقِيْنَ اِنْ اُعْطِيَ لَا
يَقْنَعُ وَاِنْ مُنِعَ لَا يَصْبِرُ
يَاْمُرُ بِالْخَيْرِ وَلَا يَفْعَلُهُ
وَيَنْهٰى عَنِ الشَّرِّ وَلَا يَنْتَهِيْ
عَنْهُ وَيُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ
وَلَيْسَ مِنْهُمْ وَيُبْغِضُ
الْمُنَافِقِيْنَ وَهُوَ
مِنْهُمْ۔ يَا ابْنَ اٰدَمَ

اے اولادِ آدم تو ان لوگوں میں سے
نہ ہو جا جو دُنیا کی لمبی اُمیدیں رکھ کر توبہ
طلب کرتا ہے اور آخرت کی عمل کے
بغیر اُمید رکھے ہوئے ہے۔ کہنے کو تو
تارک الدنیا لوگوں کے قول کہتا ہے
اور عمل منافقوں کا سا کرتا ہے کہ اگر
عطا کیا جائے تو اس عطیۃ پر قناعت
نہیں کرتا اور اگر روک لیا جائے تو صبر
نہیں کرتا۔ حکم تو اچھے کاموں کا دیتا ہے
اور خود اسے نہیں کرتا اور بُرائی سے
روکتا ہے اور خود نہیں باز رہتا اور
نیک لوگوں کو دوست رکھتا ہے حالانکہ
خود ان میں سے نہیں ہے اور منافقوں

مَا مِنْ يَوْمٍ جَدِيْدٍ اِلَّا
وَالْاَرْضُ تُخَاطِبُكَ وَتَقُوْلُ
يَا بْنَ اٰدَمَ تَمْشِيْ عَلٰى
ظَهْرِيْ وَمَصِيْرُكَ فِيْ بَطْنِيْ
وَتُذْنِبُ عَلٰى ظَهْرِيْ وَ
تُعَذَّبُ فِيْ بَطْنِيْ يَا بْنَ اٰدَمَ
اَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا
بَيْتُ الْوَحْشَةِ وَاَنَا بَيْتُ
الظُّلْمَةِ وَاَنَا بَيْتُ الْعَقَارِبِ
وَالْحَيَّاتِ وَاَنَا بَيْتُ
الْهَوَانِ نَاعْمُرْنِيْ وَلَا
تُخَرِّبْنِيْ ؕ

سے بُغض رکھتا ہے اور حقیقۃً انہیں میں سے
وہ خود بھی ہے۔ اے اولادِ آدم کوئی نیا
دن ایسا نہیں گزرتا کہ زمین تجھے خطاب
کرتی ہو کہ اے اولادِ آدم تو میری پُشت
پر چلتا ہے اور ٹھکانا تیرا میرے اندر ہوگا
اور گناہ تو میرے اُوپر کرتا ہے اور
عذاب تجھے میرے اندر کیا جائے گا۔
یاد رکھ اے اولادِ آدم، میں تنہائی
اور وحشت اور ظلمت کا گھر ہوں اور
میں خطرناک بچھوؤں اور سانپوں کا
گھر ہوں۔ میں ذلّت و پستی کا گھر
ہوں۔ مجھے آباد کر لے خراب نہ کر۔

اَلسُّوْرَةُ السَّادِسَةُ (چھٹی سورت) (٦)

يَا بْنَ اٰدَمَ مَا خَلَقْتُكُمْ
لِاَسْتَكْثِرَ بِكُمْ مِنْ قِلَّةٍ
وَلَا لِاَسْتَاْنِسَ بِكُمْ مِنْ
وَحْشَةٍ وَلَا لِاَسْتَعِيْنَ

اے اولادِ آدم میں نے تمہیں
اس لئے پیدا نہیں کیا کہ پہلے کوئی
کمی تھی اور تمہاری وجہ سے کثرت طلب
کی میں نے اور نہ اس لئے کہ اکیلے میں

بِكُمْ عَلٰى اَمْرٍ عَجَزْتُ عَنْهُ
وَلَا لِاَجْلِ مَنْفَعَةٍ وَلَا لِدَفْعِ
مَضَرَّةٍ بَلْ خَلَقْتُكُمْ لِتَعْبُدُوْنِيْ
طَوِيْلًا وَتَشْكُرُوْا لِيْ
كَثِيْرًا وَتُسَبِّحُوْنِيْ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا
وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَ
حَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَ
صَغِيْرَكُمْ وَكَبِيْرَكُمْ وَ
حُرَّكُمْ وَعَبْدَكُمْ وَاِنْسَكُمْ
وَجِنَّكُمْ اِجْتَمَعْتُمْ عَلٰى
طَاعَتِيْ لَمَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ
مُلْكِيْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَلَوْ اَنَّ
اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ
وَمَيِّتَكُمْ وَصَغِيْرَكُمْ وَ
كَبِيْرَكُمْ وَحُرَّكُمْ وَعَبْدَكُمْ
وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ اِجْتَمَعْتُمْ
عَلٰى مَعْصِيَتِيْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ
مِنْ مُلْكِيْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَ
مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ

وحشت تھی اور تمہاری وجہ سے اُنس ہو
گیا اور نہ اس لئے پیدا کیا کہ میں کسی
بات میں عاجز تھا اور تمہاری وجہ سے
اعانت طلب کروں اور نہ کسی فائدے
کے لئے اور نہ کسی ضرر ہٹانے کے لئے
تمہیں پیدا کیا۔ بلکہ میں نے تمہیں اس لئے
پیدا کیا کہ تم کافی زمانہ تک میری عبادت
کرو اور میرا شکر بہت کرو اور صبح و شام میری
تسبیح کرو۔ سنو تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ تم اوّل و
آخر زندہ اور مُردہ چھوٹا اور بڑا اور آزاد اور
غلام انسان اور جن اگر اکٹھے ہو کر سب میری
عبادت کرو گے تو بھی تمہاری یہ عبادت میری
مملکت کو ذرہ برابر بھی زیادہ نہیں کر سکتی اور
اسی طرح اگر تم پہلے، پچھلے، زندہ، مُردہ، چھوٹے
بڑے، آزاد، غلام، جن، انسان اگر میری
نافرمانی پر کمر باندھ لو تو میرے مُلک میں
ذرہ بھر کمی واقع نہ ہو جائے گی۔ جو بھی کوشش
کرے اعمال نیک کرنے میں اُس نے
اپنے فائدے کے لئے کیا۔ خدا تو تمام

لِنَفْسِهٖ اِنَّ اللهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ ۞

دُنیا والوں سے مستغنی اور بے نیاز ہے۔

اَلسُّوْرَۃُ السَّابِعَۃُ (ساتویں سورت)

یَا عَبِیْدَ الدَّنَانِیْرِ وَالدَّرَاهِمِ اِنِّیْ مَا خَلَقْتُ لَکُمُ الدَّرَاهِمَ وَالدَّنَانِیْرَ اِلَّا لِتَاْکُلُوْا بِهَا رِزْقِیْ وَتَلْبَسُوْا بِهَا ثِیَابِیْ وَتُنْفِقُوْا بِهَا فِیْ سَبِیْلِیْ فَاَخَذْتُمْ کِتَابِیْ فَجَعَلْتُمُوْهُ تَحْتَ اَقْدَامِکُمْ وَاَخَذْتُمُ الدُّنْیَا فَجَعَلْتُمُوْهُ فَوْقَ رُؤُسِکُمْ وَرَفَعْتُمْ بُیُوْتَکُمْ وَخَفَضْتُمْ بُیُوْتِیْ وَاٰنَسْتُمْ بُیُوْتَکُمْ وَاَوْحَشْتُمْ بُیُوْتِیْ فَلَا اَنْتُمْ عَبِیْدٌ اَحْرَارٌ اَبْرَارٌ یَا عَبِیْدَ الدُّنْیَا اِنَّمَا مَثَلُکُمْ کَالْقُبُوْرِ

اے درہم دینار کے بندو۔ میں نے تمہارے لئے درہم دینار سوائے کھانے اور لباس پہننے اور میرے راستہ پر خرچ کرنے کے پیدا نہیں کئے۔ تم نے میری کتاب کو پاؤں کے نیچے اور دنیا کو تم نے اپنے سروں پر قرار دیا۔ تم نے اپنے گھروں کو تو بلند کر رکھا ہے اور میرے گھروں کو پست کر دیا ہے۔ اپنے گھروں سے تو تم مانوس ہوتے ہو اور میرے گھروں سے تمہیں وحشت معلوم ہوتی ہے تم نیک آزاد بندے نہیں ہو، اے دنیا کے بندو تمہاری مثال تو چونا گچ قبروں کی سی ہے کہ ان کا ظاہر خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔

الْمُجَصَّصَۃِ یُرٰی ظَاهِرُهَا مَلِیْحًا وَبَاطِنُهَا قَبِیْحًا یَا بْنَ اٰدَمَ کَمَا لَا یُغْنِی الْمِصْبَاحُ فَوْقَ الْبَیْتِ عَنِ الظُّلْمَۃِ الدَّاخِلَۃِ عَلَیْهَا کَذٰلِکَ لَا یُغْنِیْ کَلَامُکُمُ الطَّیِّبُ مَعَ اَفْعَالِکُمُ الرَّدِیَّۃِ یَا بْنَ اٰدَمَ اَخْلِصْ عَمَلَکَ وَلَا تَسْئَلْنِیْ فَاِنِّیْ اُعْطِیْکَ اَکْثَرَ مِمَّا یَطْلُبُ السَّائِلُوْنَ ۞

اور اندرونی حصّہ بُرا اور خراب۔ اے آدم کے بیٹو۔ جیسے چراغ گھر کے اُوپر رہنے سے اندر کے اندھیرے کو فائدہ نہیں پہنچاتا۔ اسی طرح تمہارا میٹھا اور پاکیزہ کلام تمہارے افعال بد کو کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ اے آدم کے بیٹے اپنے عمل کو خالص کر اور پھر تو سوال بھی نہ کر۔ پس میں تم کو اس سے بھی زیادہ عطا کروں گا جو کہ سوال کرنے والے طلب کرتے ہیں ۞

اَلسُّوْرَۃُ الثَّامِنَۃُ (۸) (آٹھویں سورت)

یَا بْنَ اٰدَمَ اِنِّیْ لَمْ اَخْلُقْکُمْ عَبَثًا وَلَا جَعَلْتُکُمْ سُدًی وَلَا اَنَا بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ وَاِنَّکُمْ لَنْ تَنَالُوْا مَا عِنْدِیْ اِلَّا بِالصَّبْرِ عَلٰی مَا تَکْرَهُوْنَ فِیْ طَلَبِ

اے آدم کی اولاد میں نے تم کو بیکار اور لغو و مہمل پیدا نہیں کیا۔ اور نہ ہی میں تمہارے اعمال سے غافل ہوں۔ یاد رکھو جو کچھ میرے پاس جنت میں ہے تم ہرگز اس تک نہیں پہنچ سکتے۔ جب تک میری

بِرِضَائِیْ وَالصَّبْرُ عَلٰی طَاعَتِیْ
اَیْسَرُ عَلَیْکُمْ مِنَ الصَّبْرِ
عَلٰی حَرِّ النَّارِ وَعَذَابُ الدُّنْیَا
اَیْسَرُ عَلَیْکُمْ مِنْ عَذَابِ
الْاٰخِرَۃِ یَا بْنَ اٰدَمَ کُلُّکُمْ
ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُہٗ
وَکُلُّکُمْ مَرِیْضٌ اِلَّا
مَنْ شَفَیْتُہٗ وَکُلُّکُمْ
فَقِیْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَیْتُہٗ
وَکُلُّکُمْ ھَالِکٌ اِلَّا مَنْ
اَنْجَیْتُہٗ وَکُلُّکُمْ مُسِیْءٌ
اِلَّا مَنْ عَصَمْتُہٗ فَتُوْبُوْا
اِلَیَّ اَرْحَمْکُمْ وَلَا تَھْتِکُوْا
اَسْتَارَکُمْ عِنْدَ مَنْ لَا
یَخْفٰی عَلَیْہِ اَسْرَارُکُمْ

رضا کو طلب کرتے ہوئے تم جس سے کراہت کرتے ہو اس پر صبر نہ کرو اور میرے حکم ماننے پر صبر کرنا دوزخ کی آگ پر صبر کرنے سے زیادہ آسان ہے اور دنیا کا عذاب اور تکلیف آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے اے آدم کی اولاد تم سب راستہ بھولے ہوئے ہو۔ مگر وہ جسے میں ہدایت کروں اور تم سب بیمار ہو مگر وہ جسے میں شفا دوں اور تم سب فقیر ہو مگر وہ جسے میں غنی کروں اور تم سب ہلاکت میں پڑنے والے ہو مگر وہ جسے میں نجات دوں اور تم سب گنہگار ہو مگر وہ جسے میں بچالوں۔ پس تم سب میری طرف توبہ کرو تاکہ میں تم پر رحم کروں اور اپنے پردے چاک نہ کرو۔ اس ذات کے پاس جس پر تمہارے بھید چھپے ہوئے نہیں ہیں۔

اَلسُّوْرَۃُ التَّاسِعَۃُ (۹) نویں سورت

یَا بْنَ اٰدَمَ لَا تَلْعَنُوا

اے اولاد آدم مخلوقات پر

الْمَخْلُوْقِیْنَ فَتَرْجِعُ اللَّعْنَۃُ
عَلَیْکُمْ یَا بْنَ اٰدَمَ اسْتَقَامَتْ
سَمٰوَاتِیْ فِی الْھَوَاءِ بِلَا
عَمَدٍ بِاسْمٍ مِنْ اَسْمَائِیْ
وَلَا تَسْتَقِیْمُ قُلُوْبُکُمْ
بِاَلْفِ مَوْعِظَۃٍ مِنْ
کِتَابِیْ یَا اَیُّھَا النَّاسُ کَمَا
لَا یَلِیْنُ الْحَجَرُ فِی الْمَاءِ
کَذٰلِکَ لَا تُفِیْدُ الْمَوْعِظَۃُ
فِی الْقُلُوْبِ الْقَاسِیَۃِ یَا بْنَ
اٰدَمَ کَیْفَ لَا تَجْتَنِبُوْنَ
الْحَرَامَ وَلَا اِکْتِسَابَ
الْاٰثَامِ وَلَا تَخَافُوْنَ
النِّیْرَانَ وَلَا تَتَّقُوْنَ غَضَبَ
الرَّحْمٰنِ فَلَوْلَا مَشَائِخُ
رُکَّعٌ وَاَطْفَالٌ رُضَّعٌ وَ
بَھَائِمُ رُتَّعٌ وَشُبَّابٌ
خُشَّعٌ لَجَعَلْتُ السَّمَاءَ فَوْقَکُمْ
حَدِیْدًا وَالْاَرْضَ صُفْرًا

لعنت نہ کرو۔ کیونکہ لعنت تم پر پلٹ آئے گی۔ اے اولاد آدم میرے آسمان ہوا میں بغیر ستون میرے ناموں سے ایک نام کے سبب سے کھڑے ہیں اور تمہارے دل میری کتاب کی ہزار نصیحتوں سے بھی قائم نہیں ہوتے۔ اے لوگو! جیسے پانی میں پتھر نرم نہیں ہوتا۔ اسی طرح سخت دلوں پر نصیحت مفید نہیں ہوتی۔ اے اولاد آدم! تم کس طرح حرام سے نہیں بچتے ہو۔ اور نہ ہی گناہ کرنے سے پرہیز کرتے ہو۔ اور تم دوزخ کی آگ سے بھی نہیں ڈرتے۔ اور نہ ہی تم خدا کے غضب سے ڈرتے ہو یاد رکھو۔ اگر ضعیف لوگ رکوع کرنے والے اور دودھ پینے والے بچے اور حیوانات چرنے والے اور نوجوان ڈرنے والے نہ ہوتے تو میں تم لوگوں پر آسمان مثل لوہے کے

وَالتُّرَابَ جَمَادًا وَّلَا اَنْزَلْتُ
عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَآءِ قَطْرَةً
وَّلَا اَنْبَتُّ لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ
حَبَّةً وَاَصَبْتُ عَلَيْكُمُ
الْعَذَابَ صَبًّا ؀

اور زمین پیتل کی اور مٹی جماد بنا دیتا
اور نہ آسمان سے تمہارے لئے ایک
قطرہ پانی کا برساتا اور نہ ہی زمین سے
دانہ اُگاتا اور تم لوگوں پر بہت سخت
عذاب نازل کرتا ؀

اَلسُّوْرَةُ الْعَاشِرَةُ (دسویں سورت) (۱۰)

يَا بْنَ اٰدَمَ قَدْ جَآئَكُمُ
الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ
شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَآءَ
فَلْيَكْفُرْ وَاِنَّكُمْ لَا تُحْسِنُوْنَ
اِلَّا بِمَنْ اَحْسَنَ اِلَيْكُمْ
وَلَا تَصِلُوْنَ اِلَّا لِمَنْ وَصَلَكُمْ
وَلَا تُكَلِّمُوْنَ اِلَّا لِمَنْ كَلَّمَكُمْ
وَلَا تُطْعِمُوْنَ اِلَّا لِمَنْ اَطْعَمَكُمْ
وَلَا تُنْصِفُوْنَ اِلَّا لِمَنْ
اَنْصَفَكُمْ وَلَا تُكْرِمُوْنَ اِلَّا
لِمَنْ اَكْرَمَكُمْ فَلَيْسَ

اے اولادِ آدم یقیناً تمہارے رب
کی طرف سے تمہارے پاس حق آیا
ہے۔ پس جس کا جی چاہے ایمان لائے
اور جس کا جی چاہے کُفر اختیار کرے۔
تحقیق تم لوگ تو نیکی اسی سے کرتے ہو جو تم
سے نیکی کرے اور صلہ رحمی بھی نہیں کرتے
سوائے اسکے جسنے تم سے کی ہو اور تم کلام
نہیں کرتے ہو سوائے اسکے کہ جو تم سے کلام
کرے اور تم نہیں کھلاتے ہو سوائے اسکے
جسنے تم کو کھلایا ہو اور انصاف نہیں کرتے
سوائے اسکے جسنے تم سے انصاف کیا ہو اور

لِاَحَدٍ عَلٰى اَحَدٍ فَضْلٌ اِنَّمَا
الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ الَّذِيْنَ
يُحْسِنُوْنَ اِلٰى مَنْ اَسَآءَ
اِلَيْهِمْ وَيَصِلُوْنَ اِلٰى مَنْ
قَطَعَهُمْ وَيُعْطُوْنَ اِلٰى
مَنْ حَرَمَهُمْ وَيُنْصِفُوْنَ
مَنْ خَانَهُمْ وَيُكَلِّمُوْنَ
اِلٰى مَنْ هَاجَرَ مِنْهُمْ
وَيُكْرِمُوْنَ مَنْ
اَهَانَهُمْ ؀

تم عزت و احترام نہیں کرتے سوائے
اسکے جسنے تمہاری عزت کی ہو پس تم
کسی کو بھی ایکدوسرے پر کوئی فضیلت
نہیں ہے یاد رکھو پکے مومن تو بس
وہی ہیں جو خدا اور رسولؐ پر ایمان لائے
ہیں اور جو ان لوگوں سے بھی احسان
کرتے ہیں جو اُنسے بُرا سلوک کرتے ہیں
اور جو قطع رحمی کرتے ہیں۔ اُنسے بھی صلہ رحمی
کرتے ہیں اور جو لوگ انکو محروم رکھتے ہیں
انکو بھی عطا کرتے ہیں اور جو اُنسے خیانت
کرے اس سے بھی انصاف کرتے ہیں
اور جو اُن سے جدائی اختیار کرے اُن سے بھی کلام کرتے ہیں اور جو اُن کی
اہانت کرے اس کی بھی عزت کرتے ہیں۔

اَلسُّوْرَةُ الْحَادِيَةَ عَشَرَ (گیارھویں سورت) (۱۱)

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا
الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهٗ
وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهٗ وَ

اے لوگو دُنیا اس کا گھر ہے
جس کا حقیقتہً (آخرت میں) کوئی
گھر نہیں اور اس کا مال ہے جسکا جاودانی

بِمَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهٗ
وَ بِهَا يَفْرَحُ مَنْ لَا يَقِيْنَ
لَهٗ وَ عَلَيْهَا يَحْرِصُ مَنْ لَا
تَوَكُّلَ لَهٗ وَ يَطْلُبُ
شَهَوَاتِهَا مَنْ لَا
مَعْرِفَةَ لَهٗ فَمَنْ
اَخَذَ نِعْمَةً زَائِلَةً
وَ حَيٰوةً مُنْقَطِعَةً وَ
شَهْوَةً فَانِيَةً ظَلَمَ
نَفْسَهٗ وَ عَصٰى رَبَّهٗ وَ
نَسِيَ اٰخِرَتَهٗ وَ غَرَّتْهُ
حَيٰوتُهٗ ؛

مال نہیں اس کو وہ جمع کرتا ہے جسے
عقل نہیں اور اس پر وہ خوش ہوتا ہے
جو یقین نہ رکھتا ہو اور اس پر وہ حریص
ہوتا ہے ۔ جسے توکل نہیں اور شہوات
دنیا کا وہ طالب ہوتا ہے جو معرفت
نہیں رکھتا ۔ پس جس شخص نے ہمیشہ
نہ رہنے والی نعمت کو لیا اور ختم ہونے
والی زندگی اور مٹنے والی شہوت کو
حاصل کیا ۔ اُس نے اپنے نفس پر
ظلم کیا اور اپنے رب کی نافرمانی کی
اور اپنی آخرت کو بھول گیا اور اُسے
اُس کی زندگی نے دھوکہ میں رکھا ؛

۱۲ السُّوْرَةُ الثَّانِيَةَ عَشَرَ (بارھویں سورت)

يَا بْنَ اٰدَمَ اذْكُرُوْا
نِعْمَتِيَ الَّتِيْ اَنْعَمْتُ
عَلَيْكُمْ الخ كَمَا لَا
تَهْتَدُوْنَ السَّبِيْلَ اِلَّا

اے اولادِ آدم میری اس
نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر بخشی
ہیں الخ جس طرح راستہ تم کو نہیں
مل سکتا ۔ سوائے دلیل و علامت کے ۔

بِالدَّلِيْلِ نَكَذٰلِكَ لَا
تَهْتَدُوْنَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ
اِلَّا بِالْعِلْمِ وَ كَمَا لَا
تَجْتَمِعُوْنَ الْمَالَ اِلَّا
بِالتَّعَبِ وَ كَذٰلِكَ لَا
تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا
بِالصَّبْرِ عَلَى الْعِبَادَةِ
تَقَرَّبُوْا بِالنَّوَافِلِ وَ اطْلُبُوْا
رِضَائِيْ بِرِضَاءِ الْمَسَاكِيْنِ
فَاِنَّ رِضَائِيْ لَا يُفَارِقُهُمْ
طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا وَ اَرْغَبُوْا
فِيْ مَجَالِسَتِكُمُ الْعُلَمَاءَ
فَاِنَّ رَحْمَتِيْ لَا تُفَارِقُهُمْ
طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا يَا مُوْسٰى
اِسْمَعْ مَا اَقُوْلُ وَالْحَقُّ مَا
اَقُوْلُ اِنَّهٗ مَنْ تَكَبَّرَ
عَلٰى مِسْكِيْنٍ حَشَرْتُهٗ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ عَلٰى صُوْرَةِ ذَرَّةٍ
تَحْتَ اَقْدَامِ النَّاسِ وَ مَنْ

پس اسی طرح جنت کا راستہ تم کو
نہیں مل سکتا ۔ بغیر علم کے اور جیسے
تم مال بغیر مشقت نہیں جمع کر سکتے
اسی طرح جنت میں داخل نہیں ہو
سکتے ۔ سوائے عبادت پر صبر کرنے
کے پس تم نوافل کے ذریعہ سے
میرے مقرب بنو اور مساکین کو
راضی رکھنے سے میری رضا طلب کرو
کیونکہ میری رضامندی ان سے چشم زدن
میں بھی جدا نہیں ہوتی اور صحبتِ
علماء کی رغبت کرو ۔ اسی لئے کہ
میری رحمت ان سے کچھ دیر کیلئے
بھی جُدا نہیں ہوتی ۔ اے موسیٰؑ
جو کچھ میں کہتا ہوں سُن اور حق یہ
ہے جو میں کہتا ہوں کہ جو شخص مساکین
پر تکبر کرے گا ۔ میں بروز قیامت
اُسے لوگوں کے پیروں کے نیچے بصورت
ذرہ محشور کروں گا ۔ اور جو کوئی کسی
مسلم کی پردہ دری کریگا ۔ میں اُسکے

تَعَرَّضَ بِهَتْكِ سِتْرِ مُسْلِمٍ اَهْتِكُ سِتْرَهٗ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَمَنْ تَوَاضَعَ لِعَالِمٍ اَوْ وَالِدَيْهِ رَفَعْتُهٗ فِي الدَّارَيْنِ وَمَنْ اَهَانَ مُؤْمِنًا مُسْلِمًا لِفَقْرِهٖ فَقَدْ بَارَزَنِيْ فِي الْمُحَارَبَةِ وَمَنْ اَحَبَّ مُؤْمِنًا مِنْ اَجْلِيْ صَافَحَتْهُ الْمَلَآئِكَةُ فِي الدَّارَيْنِ فِي الدُّنْيَا سِرًّا وَفِي الْاٰخِرَةِ جَهْرًا ؛

پردہ کو ستر مرتبہ بے حرمت کرونگا۔ اور جو شخص کسی عالم یا ماں باپ کے آگے جُھکے گا۔ تو مَیں اسے دونوں جہان میں بلند مرتبہ دوں گا اور جو کوئی مومن مسلمان کی محتاجی کی وجہ سے اہانت کرے گا۔ پس وہ میرے ساتھ لڑائی میں مبارز ہوا۔ اور جس نے کسی مومن کو میری وجہ سے دوست رکھا اُس کے ساتھ فرشتے دونوں جہان میں مصافحہ کریں گے۔ دُنیا میں مخفی طریقہ سے اور آخرت میں ظاہری صورت میں ؛

اَلسُّوْرَةُ الثَّالِثَةَ عَشَرَ [۱۳] (تیرھویں سورت)

یَا بْنَ اٰدَمَ اَطِیْعُوْنِیْ بِقَدْرِ حَوَآئِجِکُمْ اِلَیَّ وَاعْصُوْنِیْ بِقَدْرِ صَبْرِکُمْ عَلَی النَّارِ وَتَزَوَّدُوْا مِنَ

اے آدم کی اولاد میری اطاعت اتنی کرو جس قدر اپنی ضروریات مجھ سے رکھتے ہو اور اتنی بے فرمانی کرو جتنا آگ پر صبر کر سکتے ہو اور دنیا کا

الدُّنْیَا بِقَدْرِ مَسْکَنِکُمْ فِیْهَا وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی اٰجَالِکُمُ الْمُتَاَخِّرَةِ وَاَرْزَاقِکُمُ الْحَاضِرَةِ وَذُنُوْبِکُمُ الْمَسْتُوْرَةِ وَکُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهِیْ وَلَوْ خِفْتُمْ مِنَ النَّارِ کَمَا خِفْتُمْ مِنَ الْفَقْرِ لَاَغْنَیْتُکُمْ مِنْ حَیْثُ لَا تَحْتَسِبُوْنَ وَلَوْ رَغِبْتُمْ فِی الْجَنَّةِ کَمَا رَغِبْتُمْ فِی الدُّنْیَا لَاَسْعَدْتُکُمْ فِی الدَّارَیْنِ وَلَا تُمِیْتُوْا قُلُوْبَکُمْ بِحُبِّ الدُّنْیَا فَزَوَالُهَا قَرِیْبٌ ؛

توشہ اتنا لو۔ جتنا تمہیں اس میں رہنا ہے اور آخرت کے لئے اتنا زادِ راہ ہمراہ لو جس قدر وہاں پر رہنا ہے۔ اور دیر سے آنے والی موت اور موجود رزق اور مخفی گناہوں کی طرف نظر ہی نہ کرو۔ یاد رکھو ہر شے فنا ہو جائے گی سوائے میری ذات کے اور اے لوگو! اگر تم آتشِ جہنّم سے اُسی طرح ڈرتے ہو جس طرح فقر سے ڈرتے ہو تو مَیں تم کو اِس طرح غنی کرتا کہ تم کو خیال بھی نہ ہوتا، اور اگر تم جنت میں اتنی رغبت کرتے جتنی دنیا میں کرتے ہو تو مَیں تم کو دونوں جہان میں سعید کر دیتا۔ تم اپنے دلوں کو حُبّ دنیا کی وجہ سے مُردہ نہ کر دو۔ پس اسلئے کہ اس کا زوال قریب ہے ؛

اَلسُّوْرَةُ الرَّابِعَةَ عَشَرَ (چودھویں سورت)

یَا بْنَ اٰدَمَ کَمْ مِنْ

اے آدم کی اولاد۔ کتنے ہی

سراج اطفأته الريح
وكم من عابد افسده
العجب وكم من فقير
افسده الفقر وكم من
غني افسده الغنى وكم
من صحيح افسده العافية
وكم من عالم افسده
العلم يا ابن آدم زارعوني
ورابحوني واسئلوني و
عاملوني فان ربحكم عندي
ما لا عين رأت و لا
اذن سمعت ولا خطر
على قلب بشر ولا تنفد
خزائني ولا ينقص ملكي
وانا الوهاب يا ابن آدم
دينك لحمك ودمك فان
صلح دينك صلح لحمك
ودمك وان فسد دينك
فسد لحمك ودمك

چراغ ہیں جن کو ہوا نے بجھا دیا ہے اور کئی عابد ایسے ہیں جن کو عُجب نے تباہ کر دیا ہے اور بہت سے محتاج و فقیر ایسے ہیں جن کے فقر نے ان کو برباد کر دیا اور کتنے ہی مالدار ہیں جن کو مال نے فاسد کر دیا اور کئی ایسے تندرست ہیں جنکو صحت نے تباہ کر دیا اور بہت سے عالم ہیں جنکو اُنکے علم نے ہلاک کر دیا۔ اے اولادِ آدم میرے ساتھ مزارعت کرو اور تجارت میں نفع ہو اور مجھ سے تم سوال کرو اور میرے ساتھ لین دین کرو۔ کیونکہ تمہارا نفع میرے پاس ایسا ہے کہ کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی کان نے سُنا ہے اور نہ کسی فرد بشر کے دِل پر خیال گزرا ہے اور میرے خزانے ختم نہیں ہوتے اور نہ ہی میرا مُلک کم ہوتا ہے۔ مَیں عطا کرنیوالا ہوں۔ اے اولادِ آدم تیرا دین تیرا گوشت و خون ہے

فلا تكن كالمصباح
يضيء للناس و يحرق
نفسه بالنار واخرج
حب الدنيا عن قلبك
فاني لا اجمع حبي وحب
الدنيا في قلب واحد
ابدا كما لا يجتمع الماء
والنار في اناء واحد
وارفق بنفسك في جميع
الرزق فان الرزق
مقسوم والحريص
محروم والبخيل مذموم
والنعمة لا تدوم
والاجل معلوم وخير
الحكمة خشية الله تعالى
وخير الغنى القناعة و
خير الزاد التقوى وشر
صلاحكم الكذب وشر
نصيحتكم النميمة وما

پس تیرا دین اگر ٹھیک رہا تو تیرا گوشت و خون بھی درست رہے گا۔ اور اگر تیرا دین خراب ہو گیا تو تیرا گوشت و خون فاسد ہو جائیگا۔ اے انسان تو مثل چراغ کے نہ ہو کہ لوگوں کے لئے روشن ہوتا ہے اور اپنی جان کو جلاتا ہے اور دنیا کی محبت اپنے دل سے نکال ڈال کہ میں اپنی محبت اور دُنیا کی محبت کو ایک دل میں ہرگز جمع نہیں کرتا۔ جیسے ایک برتن میں پانی اور آگ نہیں جمع ہو سکتے اور اپنی جان پر نرمی کر رزق جمع کرنے میں کیونکہ رزق و روزی بانٹی ہوئی ہے اور لالچی محروم رہتا ہے۔ بخیل کی مذمت ہوتی ہے اور نعمت ہمیشہ نہیں رہتی۔ اور اجل و موت معلوم ہے اور بہترین حکمت خوفِ خدا ہے اور بہترین مالداری قناعت ہے اور بہترین توشہ پرہیزگاری ہے اور بدترین صلاح جھوٹ ہے اور تمہاری بدترین خیر خواہی

رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ؀

چُغلی کھاتا ہے اور تیرا رب بندوں پر ظُلم کرنے والا نہیں ؀

اَلسُّوْرَةُ الْخَامِسَةُ عَشَرَ (پندرھویں سورۃ)

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ وَ لِمَ تَنْهَوْنَ عَمَّا لَا تَنْتَهُوْنَ وَلِمَ تَأْمُرُوْنَ بِمَا لَا تَعْمَلُوْنَ وَلِمَ تَجْمَعُوْنَ مَا لَا تَأْكُلُوْنَ وَلِمَ التَّوْبَةَ يَوْمًا بَعْدَ يَوْمٍ تُؤَخِّرُوْنَ وَ بِعَامٍ بَعْدَ عَامٍ تَنْتَظِرُوْنَ اَلَكُمْ مِنَ الْمَوْتِ اَمَانٌ اَمْ بِاَيْدِيْكُمْ بَرَآءَةٌ مِّنَ النِّيْرَانِ اَمْ تَحَقَّقْتُمُ الْفَوْزَ بِالْجِنَانِ ءَ اَنْظَرَتْكُمُ النِّعْمَةُ وَعَزَّكُمْ مِنَ اللهِ تَعَالٰى طُوْلُ الْاٰمَالِ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ

اے ایماندارو تم کیوں کہتے ہو وہ چیز جس کو کرتے نہیں اور کس لئے تم اس سے روکتے ہو جس سے تم خود نہیں رُکتے اور کیوں اُس چیز کا حُکم دیتے ہو جو آپ عمل نہیں کرتے اور جس کو کھاتے نہیں اسے کیوں جمع کرتے ہو اور کس لئے ہر آئے دن تم توبہ کو مؤخر کرتے رہتے ہو اور توبہ میں ہر سال انتظار کرتے ہو۔ کیا موت سے تمہیں امان مل گئی ہے یا تمہارے ہاتھ میں آتشِ جہنم سے نجات کا پروانہ ہے یا تمہیں جنت میں پہنچ جانے کا یقین ہو چکا ہے۔ آیا تمہیں نعمت نے مُہلت دے رکھی ہے اور لمبی

الصِّحَّةُ وَالسَّلَامَةُ فَاِنَّ اَيَّامَكُمْ مَعْلُوْمَةٌ وَاَنْفَاسَكُمْ مَعْدُوْدَةٌ وَسَرَآئِرَكُمْ مَكْشُوْفَةٌ وَ اَسْتَارَكُمْ مَهْتُوْكَةٌ فَاتَّقُوا اللهَ يَآ اُولِي الْاَلْبَابِ وَقَدِّمُوْا مَا فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ لِمَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ يَا بْنَ اٰدَمَ تَقَدَّمْ عَلٰى عَمَلِكَ فَاِنَّكَ فِيْ هَدْمِ عُمْرِكَ وَمِنْ يَوْمٍ خَرَجْتَ مِنْ بَطْنِ اُمِّكَ تَدْنُوْا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَبْرَكَ فَلَا تَكُنْ كَالْخَشَبِ الَّذِيْ يُحْرِقُ نَفْسَهٗ بِالنَّارِ لِغَيْرِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ حَقًّا حَقًّا مُحَمَّدٌ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ ؀

اُمیدوں نے تمہیں اللہ تعالیٰ سے مغرور کر دیا ہے تمہیں صحت و تندرستی دھوکا نہ دے کیونکہ تمہاری زندگی کے دن معلوم ہیں اور سانس گنتی کے ہیں اور تمہارے مخفی اعمال ظاہر ہو جائیں گے اور تمہارے پردے پھاڑ دیئے جائیں گے۔ اے صاحبانِ عقل خدا سے ڈرو۔ اور جو مال تمہارے ہاتھوں میں ہے اُسکے ذریعے اپنے سامنے (قیامت) کیلئے پہلے سے بھیجو۔ اے آدم کی اولاد اعمالِ خیر کرنے پر بڑھ۔ کیونکہ تیری عمر انحطاط پر ہے۔ اور جس دن سے تو اپنی ماں سے پیدا ہوا ہے تو اپنی قبر سے قریب ہو رہا ہے۔ پس تم کو اُس لکڑی کی مانند نہ ہونا چاہیئے جو اپنے نفس کو آگ سے جلا دیتی ہے۔ غیر کے فائدے کے لئے از روئے تحقیق کوئی معبود برحق سوائے حقیقی خدا کے نہیں اور محمدؐ میرے خاص بندہ اور رسول ہیں ؀

اَلسُّوْرَةُ السَّادِسَةَ عَشَرَ (سولھویں سورت) ۱۶

یَابْنَ اٰدَمَ اَنَا حَیٌّ لَاۤ
اَمُوْتُ اِعْمَلْ بِمَا اَمَرْتُكَ
وَانْتَهِ عَمَّا نَهَيْتُكَ حَتّٰى
اَجْعَلَكَ حَيًّا لَا تَمُوْتُ يَابْنَ
اٰدَمَ اَنَا مَلِكٌ لَا اَزُوْلُ اِذَا
قُلْتُ لِشَیْءٍ كُنْ فَيَكُوْنُ
اَطِعْنِيْ فِيْمَا اَمَرْتُكَ وَانْتَهِ
عَمَّا نَهَيْتُكَ حَتّٰى تَقُوْلَ
لِشَیْءٍ كُنْ فَيَكُوْنُ يَابْنَ
اٰدَمَ اِذَا كَانَ قَوْلُكَ
مَلِيْحًا وَعَمَلُكَ قَبِيْحًا
فَاَنْتَ رَاْسُ الْمُنَافِقِيْنَ
وَاِنْ كَانَ ظَاهِرُكَ
مَلِيْحًا وَبَاطِنُكَ قَبِيْحًا
فَاَنْتَ اَهْلُكُ الْهَالِكِيْنَ
يَابْنَ اٰدَمَ لَا يَدْخُلُ جَنَّتِيْ

اے آدم کی اولاد میں ہمیشہ زندہ رہنے والا ہوں مروں گا کبھی نہیں تو عمل کر جس کا میں نے تجھے حکم دیا ہے اور جس چیز سے تم کو منع کیا ہے اس سے رُک جا۔ تاکہ میں تجھے زندہ رہنے والا بنا دوں کہ تو مرے نہیں۔ اے آدم کے بیٹے میں بادشاہ ہمیشہ رہنے والا ہوں جب میں کسی چیز کو کہتا ہوں کہ ہو جا، تو ہو جاتی ہے۔ تو میری اطاعت کر۔ جن چیزوں میں میں نے تجھے حکم دیا ہے اور باز رہ جس سے تم کو منع کیا ہے تاکہ تو بھی جس چیز کو کہے کہ ہو جا تو ہو جائے۔ اے اولادِ آدم! جب تیرا قول خوشگوار اور عمل تیرا قبیح ہو تو منافقوں کا سردار ہوگا۔ اور اگر ظاہر تیرا اچھا اور باطن تیرا

اِلَّا مَنْ تَوَاضَعَ لِعَظَمَتِيْ
وَقَطَعَ نَهَارَهُ بِذِكْرِيْ
وَكَفَّ نَفْسَهُ عَنِ
الشَّهَوَاتِ مِنْ اَجْلِيْ
وَيُوَاخِي الْغَرِيْبَ وَيُوَاسِي
الْفَقِيْرَ وَيَرْحَمُ الْمُصَابَ
وَيُكْرِمُ الْيَتِيْمَ
وَيَكُوْنُ لَهُ كَالْاَبِ الرَّحِيْمِ
وَلِلْاَرَامِلِ كَالزَّوْجِ
الشَّفِيْقِ فَمَنْ كَانَ هٰذِهٖ
صِفَتَهُ يَكُوْنُ اِنْ
دَعَانِيْ لَبَّيْتُهُ وَاِنْ
سَئَلَنِيْ اَعْطَيْتُهُ ؞

خراب ہو گا تو سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا تو ہو گا۔ اے اولادِ آدم یاد رکھو کوئی بھی داخل جنت نہ ہو سکے گا۔ جب تک میری عظمت کے آگے نہ جھک جائیگا اور دن گزارے گا مجھے یاد کرتے ہوئے اور اپنے تئیں خواہش نفسانی سے روکے گا میری خاطر اور غریب و مسافر سے برادرانہ تعلق رکھے گا اور محتاج سے ایثار کریگا اور مصیبت زدہ پر رحم کریگا اور یتیم کی عزت اور احترام کرے اور مانند مہربان باپ کے اس پر شفیق ہو اور بیوہ کے لئے نیک شوہر کی طرح سلوک رکھے۔ پس جس کی یہ صفات ہوں پس وہ دُعا کریگا تو میں قبول کروں گا۔ اور اگر سوال کریگا تو میں عطا کروں گا ؞

اَلسُّوْرَةُ السَّابِعَةَ عَشَرَ (سترھویں سورت) ۱۷

يَابْنَ اٰدَمَ اِلٰى كَمْ

اے اولادِ آدم کب تک تم

تَشْكُوْنَنِيْ وَاِلٰى كَمْ
تَنْسُوْنَنِيْ وَاِلٰى كَمْ
تَكْفُرُوْنَنِيْ وَلَسْتُ
بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ وَاِلٰى
مَتٰى تَجْحَدُوْنَ بِنِعْمَتِيْ
وَرِزْقُكُمْ يَاْتِيْكُمْ فِيْ
كُلِّ يَوْمٍ مِّنْ عِنْدِيْ وَ
اِلٰى مَتٰى تَجْحَدُوْنَ بِرُبُوْبِيَّتِيْ
وَلَيْسَ لَكُمْ رَبٌّ
غَيْرِيْ وَاِلٰى مَتٰى
تَجْفُوْنَنِيْ وَلَمْ اَجْفِكُمْ
وَاِذَا طَلَبْتُمُ الطَّبِيْبَ
لِاَبْدَانِكُمْ فَمَنْ يَشْفِيْكُمْ
عَنْ ذُنُوْبِكُمْ فَقَدْ
شَكَوْتُمْ وَسَخِطْتُمْ
قَضَآئِيْ وَاِذَا لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ
قُوْتَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ
فَقَالَ اَنَا بِشَرٍّ وَّلَسْتُ
بِخَيْرٍ فَقَدْ جَحَدَ بِنِعْمَتِيْ

میری شکایت کروگے اور کب تک
مجھے بھلاؤ گے اور کب تک تم کفرانِ
نعمت کروگے اور میں تو اپنے بندوں
پر ظلم نہیں کرتا اور کب تک تم میری
نعمت کا انکار کرتے رہوگے حالانکہ
میری طرف سے تمہارا رزق ہر روز نیا
آتا رہتا ہے اور کب تک تم میری
ربوبیت کے منکر رہوگے۔ حالانکہ
میرے سوائے تمہارا کوئی رب نہیں ہے
اور تم کب تک ظلم کروگے۔ حالانکہ
میں تم پر جفا نہیں کرتا اور جسوقت تم
حکیم کو ڈھونڈھتے ہو اپنے بدنوں کے
لئے پس تم کو گناہوں سے شفا کون دیگا
(میں) پھر تم شکوہ اور ناراضگی بھی میرے
قضاو قدر کی کرتے ہو اور جسوقت
تم میں سے کسی کو تین دن کی غذا نہ
ملے پس وہ کہنے لگ جاتا ہے کہ میں
بہت ہی برا ہوں اور میرے لئے
اچھائی تو ہے نہیں پس اُس نے

وَمَنْ مَنَعَ الزَّكٰوةَ مِنْ
مَالِهٖ فَقَدِ اسْتَخَفَّ
بِكِتَابِيْ وَاِذَا عَلِمَ بِوَقْتِ
الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَفْرُغْ
لَهَا فَقَدْ غَفَلَ عَنِّيْ وَ
اِذَا قَالَ اِنَّ الْخَيْرَ مِنْ
عِنْدِيْ وَالشَّرَّ مِنْ عِنْدِ
اِبْلِيْسَ فَقَدْ جَحَدَ رُبُوْبِيَّتِيْ
وَجَعَلَ اِبْلِيْسَ
شَرِيْكًا لِّيْ ؕ

میری نعمت کا انکار کیا اور جسنے اپنے
مال سے زکواۃ روک لی۔ اس نے میری
کتاب کی توہین کی۔ اور جب کسی کو نماز
کا وقت معلوم ہوجائے اور نماز کے
لئے وقت نہ نکالے پس وہ میری ذات
سے غافل ہوگیا اور نیز جب کسی نے
کہا کہ اچھائی تو میری طرف سے ہے
اور برائی شیطان کی وجہ سے۔ پس
اس نے میری ربوبیت کا انکار کردیا
اور ابلیس کو میرا شریک بنادیا ؕ

اَلسُّوْرَةُ الثَّامِنَةَ عَشَرَ (اٹھارویں سورت)

يَا بْنَ اٰدَمَ اِصْبِرْ
وَتَوَاضَعْ اَرْفَعْكَ
وَاشْكُرْلِيْ اَزِدْكَ
وَاسْتَغْفِرْلِيْ اَغْفِرْ لَكَ
وَادْعُنِيْ اَسْتَجِبْ لَكَ
وَاسْئَلْنِيْ اُعْطِكَ وَ

اے اولادِ آدم۔ صبر کر تو اور
فروتنی اختیار کر تو میں تجھے بلندی دونگا
اور میرا شکر کر تو میں تیری روزی زیادہ
کروں گا اور تو استغفار کر تو تیرے
گناہ بخش دوں گا اور مجھے بلا تو تو
میں قبول کروں گا اور تو سوال کر تو

تَصَدَّقْ لِیْ اُبَارِکْ
لَکَ فِیْ رِزْقِکَ وَصِلْ
رَحِمَکَ اَزِدْ فِیْ عُمُرِکَ
وَاُنْسِیْ اَجَلَکَ وَاطْلُبْ
مِنِّیْ الْعَافِیَۃَ بِطُوْلِ
الصِّحَّۃِ وَاطْلُبِ السَّلَامَۃَ
فِی الْوَحْدَۃِ وَالْاِخْلَاصَ
فِی الْوَرَعِ وَالزُّهْدَ فِیْ
التَّوْبَۃِ وَالْعِبَادَۃَ فِیْ
الْعِلْمِ وَالْغِنٰی فِی الْقَنَاعَۃِ
یَابْنَ اٰدَمَ کَیْفَ تَطْمَعُ
فِی الْعِبَادَۃِ مَعَ الشَّبْعِ
وَکَیْفَ تَطْلُبُ الْجَلَاءَ
الْقَلْبِ مَعَ کَثْرَۃِ النَّوْمِ
وَکَیْفَ تَطْمَعُ فِی الْخَوْفِ
مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی مَعَ خَوْفِ
الْفَقْرِ وَکَیْفَ تَطْمَعُ فِیْ
مَرْضَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰی مَعَ
اِحْتِقَارِ الْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاکِیْنَ ؀

مَیں تجھے عطا کرونگا اور تو میرے نام پر
صدقہ دے۔ تو مَیں تیرے رزق میں برکت
دوں گا۔ اپنے قریبوں سے صلہ رحم رکھو
تو تیری عمرُ زیادہ کرونگا اور تیری موت
میں تاخیر کرونگا اور تو مجھ سے طول
صحت سے سلامتی طلب کر اور تقویٰ
میں اخلاص ڈھونڈ اور توبہ میں زہد
اور علم میں عبادت اور قناعت میں
غنیٰ طلب کر۔ اے اولادِ آدم!
تم کیونکر شکم پُری کے ساتھ عبادت
میں طمع کرتے ہو اور کیسے تم جلائے
قلب ڈھونڈتے ہو۔ باوجودیکہ
تم سوتے زیادہ ہو اور خدا سے
خوف کا طمع کرتے ہو۔ فقر و فاقہ
سے ڈرنے کے باوجود اور خدا کی
رضامندی کی کیونکر طمع کرتے
ہو باوجود اس کے کہ محتاجوں
اور مسکینوں کو حقیر و ذلیل
جانتے ہو ؀

اَلسُّوْرَۃُ التَّاسِعَۃُ عَشَرَ (انیسویں سورت ۱۹)

یٰاَیُّهَا النَّاسُ لَا عَقْلَ
کَالتَّدْبِیْرِ وَلَا وَرَعَ
کَالْکَفِّ عَنِ الْاَذٰی
وَلَا حَسَبَ اَرْفَعُ مِنَ
الْاَدَبِ وَلَا شَفِیْعَ کَالتَّوْبَۃِ
وَلَا عِبَادَۃَ کَالْعِلْمِ وَلَا
صَلٰوۃَ اِلَّا مَعَ الْخَشْیَۃِ
وَلَا فَقْرَ اِلَّا مَعَ الصَّبْرِ
وَلَا عِبَادَۃَ کَالتَّوْفِیْقِ وَلَا
قَرِیْنَ اَزْیَنُ مِنَ الْعَقْلِ
وَلَا رَفِیْقَ اَشْیَنُ مِنَ
الْجَهْلِ یَابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ
لِعِبَادَتِیْ لَاَمْلَاُ قَلْبَکَ
غِنًی وَیَدَیْکَ رِزْقًا وَ
جِسْمَکَ رَاحَۃً وَلَا تَغْفُلْ
عَنْ ذِکْرِیْ فَاَمْلَاَءَ قَلْبَکَ

اے لوگو! سوچ بچار جیسی کوئی
عقل نہیں اور پرہیزگاری کوئی نہیں۔
اذیت و دُکھ دینے سے ہاتھ روکنے
جیسی اور ادب سے زیادہ بلند کوئی نسبت
نہیں اور توبہ کی طرح کوئی شفاعت
کرنے والا نہیں اور علم جیسی کوئی عبادت
نہیں۔ اور کوئی نماز نہیں مگر خوفِ خدا
کے ساتھ اور کوئی فقر نہیں مگر ساتھ
صبر کے اور توفیق کی طرح کوئی عبادت
نہیں اور کوئی ہمنشین عقل سے زیادہ
زینت والا نہیں اور جہالت کی مانند
کوئی بُرا رفیق نہیں ہے۔ اے اولادِ آدم
میری عبادت کیلئے دِل خالی کر دے
تاکہ مَیں تیرے دِل کو بے نیازی سے
پُر کر دوں اور تیرے ہاتھ کو رزق اور
تیرے جسم کو راحت دیدوں اور میری یاد سے

فقراً و بدنك تعباً و صدرك غماً و هماً وجسمك سقماً و دنياك عسرة ؂

غافل نہ ہو ورنہ تیرے دل کو احتیاج تیرے بدن کو مشقت اور تیرے سینہ کو غم و رنج اور تیرے جسم کو بیمار اور تیری دُنیا کو تنگ بنا دوں گا ؂

اَلسُّوْرَةُ الْعِشْرُوْنَ (بیسویں سورت) ۲۰

یا بن آدم الموت یکشف اسرارك والقیامة تبلو اخبارك والکتاب یهتك استارك فاذا اذنبت ذنباً صغیراً فلا تنظر الی صغره ولکن انظر الی من عصیته واذا رزقت رزقاً قلیلاً فلا تنظر الی قلته ولکن انظر الی من رزقك یا بن آدم لا تامن من مکری فان مکری اخفی الیکم

اے اولادِ آدم! موت تیرے بھید کھول کے رکھ دے گی اور قیامت تیری خبریں بتائے گی اور کتابِ خدا تیرے پردے چاک کر دیگی۔ پس جب تو چھوٹا سا گناہ کرے تو اس کی چھوٹائی نہ دیکھو۔ لیکن تو دیکھ کہ کس کی نافرمانی کی ہے اور جب تجھے رزق ملے تو رزق کی کمی کو نہ دیکھو۔ لیکن یہ دیکھو کہ کس نے رزق دیا ہے۔ اے اولادِ آدم! میرے عذاب و سزا سے بے فکر نہ ہو جا۔ کیونکہ میری سزا ایسی ہے جو معلوم نہیں ہوتی۔ جیسے چیونٹی آہستہ

من دبیب النمل علی الصفاء فی اللیلة الظلماء یا بن آدم هل ادیتم فرائضی کما امرتکم وهل واسیتم المساکین باموالکم وانفسکم وهل احسنتم الی من اساء الیکم وهل عفوتم عمن ظلمکم وهل وصلتم من قطعکم وهل انصفتم من خانکم وهل کلمتم من هاجرکم وهل ادبتم اولادکم وهل سئلتم العلماء من امر دینکم ودنیاکم فانی لا انظر الی صورکم ولا الی محاسنکم ولکن انظر الی قلوبکم واعمالکم وارضی منکم بهذه الخصال

اندھیری رات ایک سخت چٹان پتھر پر چلے۔ اے اولادِ آدم! کیا تم میرے فرضوں کو ادا کر چکے۔ جن کا میں نے تم کو حکم دیا ہے۔ آیا تم نے مساکین سے مواسات اپنے مال و جان سے کی ہے اور کیا تم نے احسان اس سے کیا ہے جس نے تم سے بُرائی کی ہے اور کیا تم نے اس سے درگزر کیا ہے جنے تم پر ظلم کیا ہے اور کیا تم نے قطع کرنیوالے سے صلہ رحمی کی ہے اور جس نے تم سے خیانت کی ہے تم نے ان سے انصاف کیا ہے۔ اور جس نے تم سے دُوری اختیار کی ہے تم اُس سے کلام کرتے ہو۔ اور کیا تم نے اپنی اولاد کو ادب سکھایا ہے کیا تم نے اپنی دُنیا اور دین کے بارے میں علماء سے سوال کیا ہے۔ پس میں تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھوں گا اور نہ ہی تمہاری خوبصورتی کو بلکہ میں تو

تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھوں گا اور میں ان صفات حمیدہ کے باعث تم سے راضی ہوتا ہوں ؛

السورة الحادية والعشرون (اکیسویں سورت)

يا ابن آدم انظر إلى نفسك وإلى جميع خلقي فإن وجدت أحداً أعز عليك من نفسك فاصرف كرامتك إليه وإلا فأكرم نفسك بالتوبة والعمل الصالح إن كانت عليك عزيزة يا أيها الذين آمنوا اذكروا نعمة الله عليكم واتقوا الله قبل يوم القيامة و يوم الواقعة ويوم التغابن ويوم الحاقة ويوم كان مقداره خمسين ألف

اے آدم کے بیٹے اپنے نفس کی طرف دیکھ اور میری ساری مخلوق کی طرف دیکھ پس اگر تو کسی کو بھی اپنے سے زائد عزت والا پائے تو اُس کی عزت کر اور نہیں تو توبہ اور نیک عمل کر کے اپنی عزت کرا۔ اگر تجھے اپنا نفس عزیز ہے۔ اے ایماندارو ! جو نعمت خدا کی تم پر ہے اُسے یاد کرو اور خدا سے ڈرو۔ قیامت کا دن آنے سے پہلے (یوم واقعہ وتغابن۔ حاقہ اور اس دن سے پہلے جو پچاس ہزار سال کے برابر ہو گا۔ اور جس دن کوئی بول نہ سکے گا۔ اور جس دن کلام کی

سنة ويوم لا ينطقون ولا يؤذن لهم فيعتذرون ويوم الطامة ويوم الصاخة ويوم عبوس قمطرير ويوم لا تملك نفس لنفس شيئاً ويوم الدمير ويوم الزلزلة ويوم القارعة فاتقوا الله ليوم مواقع الجبال قبل الصيحة والزلزال إذا شاب من هوله الأطفال ولا تكونوا كالذين قالوا سمعنا وعصينا ؛

اجازت نہیں دی جائے گی تاکہ کوئی عذر کر سکے۔ اور مصیبت کے دن اور چیخ پکار کے دن اور سخت دن اور اُس دن جبکہ ایک نفس دوسرے کے لئے کچھ نہ کر سکے گا۔ یوم دمیر اور یوم زلزلہ اور قارعہ اور اُس دن سے ڈرو۔ جب کہ آواز چیخ سے پہلے پہاڑ گر پڑیں گے اور ایسا زلزلہ اُس دن آئے گا کہ زلزلہ سے پہلے اُس کے ہول سے ڈر کر بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور اے ایماندارو ! تم ایسے نہ ہو جاؤ۔ جنہوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور نافرمانی کی

السورة الثانية والعشرون (بائیسویں سورت) [22]

يا أيها الذين آمنوا اذكروا الله ذكراً كثيراً يا موسى بن عمران

اے ایماندارو اللہ کا ذکر کرو بہت ہی ذکر اے موسیٰ عمران کے بیٹے ۔ اے بیان کرنے والے

یا صاحب البیان اسمع کلامی الوانا الوانا انی انا اللہ الملک الدیان لیس بینی وبینک ترجمان بشر آکل الربوا والعاق لوالدیہ بغضب الرحمن ومقطعات النیران یا بن آدم اذا وجدت قساوۃ فی قلبک وسقما فی بدنک او حرمانا فی رزقک فاعلم انک تکلمت فیما لا یعنیک یا بن آدم لا یستقیم دینک حتی یستقیم لسانک وقلبک ولا یستقیم قلبک حتی یستقیم لسانک ولا یستقیم لسانک حتی تستحی من ربک واذا نظرت الی عیوب الناس ونسیت عیوبک فقد ارضیت

میرے رنگارنگ کلام کو سنو۔ تحقیق میں معبود برحق اور بادشاہ جزا دینے والا ہوں۔ میرے اور تمہارے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہے بشارت دو سود خواروں کو اور والدین کے نافرمان کو خدا کے غضب اور دوزخ کی آگ سے۔ اے آدم کے بیٹے جب تو اپنے دل میں قساوت اور بدن میں بیماری اور روزی سے محروم ہونا محسوس کرے۔ پس جان تو کلام کرتا ہے جس کے بارے میں تجھ کو کوئی فائدہ نہیں۔ اے آدم کے بیٹے (یاد رکھ) جب تک تیرے زبان اور دل درست نہ ہوں گے تیرا دین درست نہ ہوگا اور تیرا دل درست نہ ہوگا جبتک تیری زبان درست نہ ہوسکے گی اور تیری زبان درست نہیں ہوسکے گی جبتک تجھے خدا سے حیا نہ آئے اور جب تو لوگوں کے

الشیطان واغضبت الرحمن یا بن آدم لسانک اسد ان طلقتہ اھلکک وھلاکک فی طرف لسانک ::

عیوب دیکھے اور اپنے عیب تو بھول جائے تو شیطان کو تو نے راضی کیا اور خدا غضبناک کیا تو نے۔ اے آدم کے بیٹے! تیری زبان شیر کی طرح ہے اگر تو اسے چھوڑیگا تو وہ تجھے ہلاک کردے اور تیری ہلاکت زبان کے پہلو سے وابستہ ہے ::

السورۃ الثالثۃ والعشرون (تیئسویں سورت)

یا بن آدم ان الشیطان لکم عدو مبین فاتخذوہ عدوا فاعملوا للیوم الذی تحشرون فیہ الی اللہ تعالی فوجا فوجا وتقفون بین یدی اللہ صفا صفا وتقرءون الکتاب حرفا حرفا وتسئلون عما تعملون سرا وجھرا ثم یساق المتقون الی

اے آدم کے بیٹے شیطان یقیناً تمہارا کھلا دشمن ہے۔ بس اُسے تم کھلا دشمن جانو۔ پس اُسدن کیلئے عمل خیر کرو جسدن تمہارا حشر گروہ گروہ اللہ کے پاس ہوگا اور تم خدا کے دربار میں صف بستہ کھڑے ہوگے اور اپنے اعمال کی کتاب حرف بحرف پڑھوگے اور جو کچھ ظاہر اور پوشیدہ تم کرتے رہے اس کا تم سے سوال کیا جائے گا پھر

الْجِنَانِ وَفْدًا اَوْفُدًا وَالْمُجْرِمُوْنَ
اِلٰی جَهَنَّمَ وِرْدًا وِرْدًا
كَفَاكُمْ مِنَ اللّٰهِ وَعْدًا
وَوَعِيْدًا اَنَا اللّٰهُ فَاعْرِفُوْنِيْ
وَاَنَا الْمُنْعِمُ فَاشْكُرُوْنِيْ
وَاَنَا الْغَفَّارُ فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ
وَاَنَا الْمَقْصُوْدُ فَاقْصُدُوْنِيْ
وَاَنَا الْعَالِمُ بِالسَّرَآئِرِ
فَاحْذَرُوْنِيْ ؏

پرہیزگاروں کو جنت کی طرف بصورت
وفد لے جائیں گے اور گنہگار لوگ
دوزخ کی طرف پیاسے کی طرح ہانکے
جائیں گے۔ پس تم کو اللہ تعالیٰ کی
طرف سے وعدہ اور وعید کے لئے
اسی قدر کافی ہے۔ پس میں ہی لائق
عبادت معبود ہوں۔ پس مجھے پہچانو
اور میں ہی نعمت دینے والا ہوں
پس شکر ہی کرو اور میں ہی تمہارے
گناہ بخشنے والا ہوں پس تم توبہ و استغفار مجھ سے کرو اور میں مقصود ہوں۔ پس تم
میرا قصد کرو اور پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہوں۔ پس مجھ سے ڈرتے رہو ؏

اَلسُّوْرَةُ الرَّابِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ (چوبیسویں سورت) ۲۴

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلَآئِكَةُ
وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا
بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ

اللہ تعالیٰ اور اُس کے ملائکہ
اور صاحبانِ علم جو عدل پر قائم ہیں
سب گواہی دیتے ہیں کہ وہی معبود
برحق ہے اور کوئی معبود نہیں سوائے
اس کے جو عزیز و حکیم ہے یقیناً خدا کے

عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ بَشِّرْ
كُلَّ مُحْسِنٍ بِالْجَنَّةِ وَكُلَّ
مُسِيْءٍ هَالِكٌ خَاسِرٌ وَمَنْ
عَرَفَ اللّٰهَ فَاَطَاعَهٗ نَجٰی
وَمَنْ عَرَفَ الشَّيْطٰنَ فَعَصَاهُ
سَلِمَ وَمَنْ عَرَفَ الْحَقَّ
فَاتَّبَعَهٗ اٰمِنَ وَمَنْ عَرَفَ
الْبَاطِلَ فَاتَّقَاهُ فَازَ وَمَنْ
عَرَفَ الدُّنْيَا فَرَفَضَهَا خَلَصَ
وَمَنْ عَرَفَ الْاٰخِرَةَ فَطَلَبَهَا
وَصَلَ اِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ
يَّشَآءُ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ يَابْنَ
اٰدَمَ اِذَا كَانَ اللّٰهُ تَعَالٰی
قَدْ تَكَفَّلَ لَكَ بِرِزْقِكَ
فَطُوْلُ اِهْتِمَامِكَ لِمَاذَا وَ
اِذَا كَانَ الْخَلَفُ مِنِّيْ حَقًّا
فَالْبُخْلُ لِمَاذَا وَاِذَا كَانَ
اِبْلِيْسُ عَدُوًّا اِلٰی فَالْغَفْلَةُ
لِمَاذَا وَاِذَا كَانَ الْحِسَابُ

نزدیک سچا دین اسلام ہی ہے۔ اے
موسیٰ بشارت دے دو ہر نیکوکار
کو جنت کی اور ہر بدکار کو کہ وہ ہلاک
ہونے والا نقصان اپنا کرنے والا ہے
اور جو شخص اللہ کو پہچان لے اور
اُس کی اطاعت کرے نجات پائیگا
اور جو شیطان کو پہچان لے اور اس کی
نافرمانی کرے وہ بچ جائیگا اور صحیح
و سالم رہے گا اور جو حق کو پہچان لے
اور اس کی اتباع کرے محفوظ رہیگا۔
اور جو باطل کو پہچانے اور اس سے
پرہیز کرے کامیاب ہوگا۔ اور جو دنیا
کو پہچانے اور اُس سے کنارہ کش ہو
جائے خالص ہوگیا اور جو آخرت کو
پہچانے اور اُس کو طلب کرے مطلب
حقیقی تک پہنچ جائیگا۔ یقیناً خدا جس
کو چاہے ہدایت کرتا ہے اور تم تو اسی
کی طرف لوٹو گے۔ اے آدم کے بیٹے
جبتک رزق کا کفیل خدا ہے پس لمبے

والمرور على الصراط حقًّا فاجتمع المال لماذا وان كان عقاب الله حقًّا فالمعصية لماذا وان كان ثواب الله تعالى في الجنة حقًّا فالاستراحة لماذا وان كان كل شيء بقضائي وقدري فالجزع لماذا لكيلا تأسوا على ما فاتكم ولا تفرحوا بما آتاكم ⁂

چوڑے انتظام کیسے اور جب کہ پیدا کرنیوالا میں ہوں تو پھر بخل کیسے اور جب ابلیس میرا دشمن ہے تو پھر غفلت کیسی اور جبکہ حساب اور پلصراط سے گزرنا برحق ہے تو مال جمع کرنا کس لئے ہے اور جب اللہ تعالیٰ کا عذاب برحق ہے تو پھر نافرمانی کس لئے اور جب بہشت میں اللہ تعالیٰ کا ثواب برحق ہے تو دنیا میں آرام طلبی کس لئے اور جبکہ ہر چیز میرے قضا و قدر سے ہے تو جزع و فکر کس لئے (یہ اس لئے ہے) کہ تم سے جو چیز چلی جائے اُس پر افسوس نہ کرو اور جو چیز تم کو مل جائے اس پر خوش نہ ہو جاؤ ⁂

السورة الخامسة والعشرون (پچیسویں سورت) ٢٥

يا ابن آدم اكثر من الزاد فان الطريق بعيد وجدد

اے آدم زاد۔ راستے کا خرچ (توشہ) زیادہ بنا کیونکہ راستہ بڑا دور ہے اور اپنی کشتی کے نئے

السفينة فان البحر عميق عميق وخفف الحمل فان الصراط دقيق دقيق واخلص العمل فان الناقد بصير بصير واخر نومك الى القبر وفخرك الى الميزان وشهوتك الى الجنة وراحتك الى الآخرة ولذاتك الى الحور العين وكن لي اكن لك وتقرب الي باستهانة الدنيا وتبعد عن النار لبغض الفجار وحب الابرار فان الله لا يضيع اجر المحسنين ⁂

رکھنے میں ہمیشہ فکر رکھ کہ سمندر بہت ہی گہرا ہے اور اپنے ہمراہ بوجھ کم کر کہ پلصراط بڑی باریک ہے اور عمل خالص کھرا کر کہ پرکھنے والا بڑا دیکھ بھال کرنے والا ہے اور نیند اور سونا قبر پر چھوڑ دے کہ وہاں پر تم کو بہت سونا ہے اور فخر و مباہات کو میزان کے دن کیلئے چھوڑ دے اور خواہش نفسانی کو جنت کیلئے مخصوص کر دے اور آرام کو آخرت کیلئے چھوڑ دو اور لذتیں جنت میں حوروں کے ساتھ وابستہ رکھو۔ اور اے بندے تو میرا ہو جا تو میں تیرا ہو جاؤنگا اور میرا مقرب دنیا کو ذلیل رکھ کر بن۔ اور آتش جہنم سے دوری اختیار کر۔ فاجروں سے بغض رکھ کر اور نیکو کاروں سے دوستی رکھ کیونکہ خدا تعالیٰ نیکو کاروں کا اجر و بدلہ ضائع نہیں کرتا ⁂

السورة السادسة والعشرون (چھبیسویں سورت) ٢٦

يا بني آدم كيف

اے اولاد آدم تم میری نافرمانی

تَعْصُوْنِیْ وَ اَنْتُمْ تَجْزَعُوْنَ
مِنْ حَرِّ الشَّمْسِ وَالرَّمْضَآءِ
وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَهَا سَبْعُ طَبَقَاتٍ
فِیْهَا نِیْرَانٌ تَاْكُلُ بَعْضُهَا
بَعْضًا وَفِیْ كُلِّ مِنْهَا سَبْعُوْنَ
اَلْفَ وَادٍ مِنَ النَّارِ وَفِیْ
كُلِّ وَادٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ
شُعْبَةٍ مِنَ النَّارِ وَ فِیْ
كُلِّ شُعْبَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ
مَدِیْنَةٍ مِّنَ النَّارِ وَ فِیْ
كُلِّ مَدِیْنَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ
قَصْرٍ مِّنَ النَّارِ وَفِیْ كُلِّ
قَصْرٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ دَارٍ مِّنَ
النَّارِ وَفِیْ كُلِّ دَارٍ سَبْعُوْنَ
اَلْفَ بَیْتٍ مِّنَ النَّارِ وَفِیْ
كُلِّ بَیْتٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ بِئْرٍ
مِّنَ النَّارِ وَفِیْ كُلِّ بِئْرٍ سَبْعُوْنَ
اَلْفَ تَابُوْتٍ مِّنَ النَّارِ وَ
فِیْ تَابُوْتٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ

کیسے کرتے ہو۔ حالانکہ اس سورج اور
تپتے ہوئے ریگستان کی حرارت سے
تم جزع کرنے لگتے ہو اور یقیناً دوزخ
کے تو سات طبقہ ہیں کہ اُن کی ایسی آگ
ہے کہ بعض دوسری کو کھانے لگتی ہے۔
اور یاد رکھو کہ ہر طبقہ نار میں ستّر ہزار
آگ کی وادیاں ہیں ستّر ہزار آگ کے
شعبے ہیں کہ ہر شعبے میں ستّر ہزار شہر
ہیں آگ کے۔ اور ہر شہر میں ستّر ہزار
آگ کے محل اور ہر محل میں ستّر ہزار
آگ کے گھر اور ہر گھر میں ستّر ہزار
مکان آگ کے۔ اور ہر مکان میں ستّر
ہزار آگ کے کنوئیں اور ہر کنوئیں میں
ستّر ہزار آگ کے تابوت اور ہر تابوت
میں ستّر ہزار تھوہر کے درخت اور ہر
درخت کے نیچے آگ کی ستّر ہزار میخیں
ہیں اور ہر میخ کے ساتھ ستّر ہزار آگ
کی زنجیریں ہیں۔ اور ہر زنجیر کے ساتھ
ستّر ہزار بڑے اژدہا کہ طول ہر اژدہا کا

شَجَرَةٍ مِّنَ الزَّقُّوْمِ وَ
تَحْتَ كُلِّ شَجَرَةٍ سَبْعُوْنَ
اَلْفَ وَتَدٍ مِّنَ النَّارِ مَعَ
كُلِّ وَتَدٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ
سِلْسِلَةٍ مِّنَ النَّارِ وَ فِیْ
كُلِّ سِلْسِلَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ
ثُعْبَانٍ مِّنَ النَّارِ وَطُوْلُ
كُلِّ ثُعْبَانٍ سَبْعُوْنَ
اَلْفَ ذِرَاعٍ وَفِیْ جَوْفِ كُلِّ
ثُعْبَانٍ بَحْرٌ مِّنَ السَّمِّ
الْاَسْوَدِ فِیْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ
عَقْرَبٍ مِّنَ النَّارِ وَلِكُلِّ
عَقْرَبٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ ذَنَبٍ
مِّنَ النَّارِ وَطُوْلُ كُلِّ ذَنَبٍ
سَبْعُوْنَ اَلْفَ فَقَارَةٍ وَفِیْ
كُلِّ فَقَارَةٍ سَبْعُوْنَ
اَلْفَ رَطْلٍ مِّنَ السَّمِّ الْاَحْمَرِ
فَبِنَفْسِیْ اَحْلِفُ وَالطُّوْرِ وَ
كِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ فِیْ رَقٍّ

ستّر ہزار ہاتھ اور ہر سانپ
کے پیٹ میں سیاہ زہر کا
سمندر ہے اور نیز ستّر ہزار
آگ کے بچھو۔ اور ہر بچھو کے
ستّر ہزار ڈنگ آگ کے اور ہر ایک
ڈنگ کا طول ستّر ہزار فقارہ (پیٹھ
کی ہڈی) کہ ہر ایک فقارہ میں
ستّر ہزار رطل سُرخ زہر ہے۔
پس میں اپنے نفس کی قسم
کھاتا ہوں۔ قسم ہے طور سینا
اور کشادہ کاغذ (لوحِ محفوظ)
لکھی ہوئی کتاب اور بیت معمور
اور بلند چھت اور دریائے جوش
خوردہ کی۔ اے آدم کے بیٹے!
میں نے یہ آگیں نہیں پیدا
کیں۔ مگر ہر کافر۔ بخیل۔ چغل خور
اور اپنے ماں باپ کے نافرمان
اور زکوٰۃ نہ دینے والے۔
سود خوار اور زناکار اور

مَنْشُوْرٍ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ
وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ
وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ يَا بْنَ
اٰدَمَ مَا خَلَقْتُ هٰذِهِ النِّيْرَانَ
اِلَّا لِكُلِّ كَافِرٍ وَبَخِيْلٍ
وَنَمَّامٍ وَعَاقٍّ لِوَالِدَيْهِ
وَمَانِعِ الزَّكٰوةِ وَاٰكِلِ
الرِّبٰوا وَالزَّانِيْ وَجَامِعِ
الْحَرَامِ وَنَاسِي الْقُرْاٰنِ
وَمُؤْذِي الْجِيْرَانِ اِلَّا
مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا فَارْحَمُوْا اَنْفُسَكُمْ
يَا عِبَادِيْ فَاِنَّ الْاَبْدَانَ
ضَعِيْفَةٌ وَالسَّفَرُ بَعِيْدٌ
وَالْحِمْلُ ثَقِيْلٌ وَالصِّرَاطُ
دَقِيْقٌ وَالنَّارُ لَظٰى وَالْمُنَادِيْ
اِسْرَافِيْلُ وَالْقَاضِيْ رَبُّ
الْعَالَمِيْنَ ؞

حرام سے جماع کرنے والے
اور قرآن بھلا دینے والے
اور پڑوسیوں کو تکلیف دینے
والے کے لئے ۔ لیکن جو سچے
دل سے توبہ کرے اور ایمان
لائے اور عمل صالح کرے (تو وہ
بچ جائے گا) پس تم اپنی جانوں
پر رحم کرو ۔ اے میرے بندو کہ
تحقیق تمہارے جسم بالکل ضعیف و
کمزور ہیں (آگ کیونکر برداشت کر
سکو گے) سفر دور کا ہے اور بوجھ
بھاری اور پلصراط باریک ہے ۔
اور آگ بھڑکتی ہوئی ہے ۔
اور ندا دینے والے اسرافیل
ہیں اور فیصلہ کرنے والا
خدائے تعالےٰ
(رب العالمین)
ہے ۔

اَلسُّوْرَةُ السَّابِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ (ستائیسویں سورت) ۲۷

يَا اَيُّهَا النَّاسُ كَيْفَ
رَغِبْتُمْ وَرَضِيْتُمْ فِي
الدُّنْيَا فَاِنَّهَا فَانِيَةٌ وَ
نَعِيْمُهَا زَائِلَةٌ وَحَيٰوتُهَا
مُنْقَطِعَةٌ فَاِنَّ عِنْدِيْ
لِلْمُطِيْعِيْنَ الْجِنَانَ بِاَبْوَابِهَا
الثَّمَانِيَةِ فِيْ كُلِّ جَنَّةٍ
سَبْعُوْنَ اَلْفَ رَوْضَةٍ مِنَ
الزَّعْفَرَانِ وَفِيْ كُلِّ
رَوْضَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ
مَدِيْنَةٍ مِنَ اللُّؤْلُؤِ وَ
الْمَرْجَانِ وَفِيْ كُلِّ مَدِيْنَةٍ
سَبْعُوْنَ اَلْفَ قَصْرٍ مِنَ
الْيَاقُوْتِ وَفِيْ كُلِّ قَصْرٍ
سَبْعُوْنَ اَلْفَ دَارٍ مِنَ
الزَّبَرْجَدِ وَفِيْ كُلِّ دَارٍ

اے لوگو! تم دنیا میں کس
طرح راغب ہوئے ہو اور کیسے
خوش ہو کہ یقیناً یہ دُنیا فانی اور
اس کی نعمات زائل ہو جانیوالی اور
زندگی ختم ہونے والی ہے ۔ پس
بتحقیق میرے پاس فرمانبرداروں کے
لئے جنت ہے کہ جس کے آٹھ دروازے
ہونگے ہر ایک بہشت میں ستر ہزار
زعفرانی باغ اور ہر باغ میں ستر ہزار
مونگے اور موتیوں کے شہر ہیں اور
ہر شہر میں یاقوت کے ستر ہزار محل
اور ہر ایک محل میں ستر ہزار
زبرجد کے گھر اور ہر گھر میں
ستر ہزار مکان سونے کے اور ہر
مکان میں چاندی کے ستر ہزار دکان
اور ہر دُکان میں ستر ہزار دسترخوان

سَبْعُوْنَ اَلْفَ بَيْتٍ مِنَ
الذَّهَبِ وَفِيْ كُلِّ بَيْتٍ
سَبْعُوْنَ اَلْفَ دُكَّانٍ
مِنَ الْفِضَّةِ وَفِيْ كُلِّ
دُكَّانٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَائِدَةٍ
وَعَلٰى كُلِّ مَائِدَةٍ سَبْعُوْنَ
اَلْفَ صَفْحَةٍ مِنَ الْجَوَاهِرِ
وَفِيْ كُلِّ صَفْحَةٍ سَبْعُوْنَ
اَلْفَ لَوْنٍ مِنَ الطَّعَامِ
وَعَلٰى حَوْلِ كُلِّ دُكَّانٍ
سَبْعُوْنَ اَلْفَ سَرِيْرٍ مِنَ
الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ وَعَلٰى
كُلِّ سَرِيْرٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ
فِرَاشٍ مِنَ الْحَرِيْرِ وَ
الدِّيْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ
وَعَلٰى حَوْلِ كُلِّ سَرِيْرٍ سَبْعُوْنَ
اَلْفَ نَهْرٍ مِنْ مَاءِ الْحَيَوَانِ
وَاللَّبَنِ وَالْخَمْرِ وَالْعَسَلِ الْمُصَفّٰى
وَفِيْ كُلِّ نَهْرٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ لَوْنٍ

اور ہر ایک دسترخوان پر ستر ہزار
جوہری کشتیاں اور ہر ایک
کشتی میں ستر ہزار رنگ کے
طعام اور ہر ایک دُکان کے گرد
ستر ہزار سُرخ سونے کے تخت
اور ہر تخت پر ریشمی بچھونے
ستر ہزار اور ہر تخت کے گرد ستر
ہزار نہریں آبِ حیات، دودھ،
شراب اور خالص شہد کی اور
ہر نہر میں ستر ہزار رنگ کے
پھل اور اِسی طرح ہر مکان
میں ارغوانی رنگ کے ستر ہزار
خیمے اور ہر خیمہ میں ستر ہزار
غالیچے اور لعلے بچھونے اور
ہر ایک بچھونے پر ستر ہزار حورالعین
میں سے حوریں ہوں گی کہ ہر ایک
حور کے سامنے ستر ہزار کنیزیں
مثل سفید انڈے کے ہوں گی۔
اور ہر قصر کے سرے پر ستر ہزار

مِنَ الثِّمَارِ وَكَذٰلِكَ فِيْ
كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ خَيْمَةٍ
مِنَ الْاُرْغُوَانِ وَفِيْ كُلِّ
خَيْمَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ فِرَاشٍ
وَعَلٰى كُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُوْنَ
اَلْفَ حُوْرَاءٍ مِنَ الْحُوْرِ
الْعِيْنِ بَيْنَ يَدَيْهَا سَبْعُوْنَ
اَلْفَ وَصِيْفَةٍ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ
مَكْنُوْنٌ وَعَلٰى رَاْسِ كُلِّ
قَصْرٍ مِنْ تِلْكَ الْقُصُوْرِ
سَبْعُوْنَ اَلْفَ قُبَّةٍ مِنَ
الْكَافُوْرِ وَفِيْ كُلِّ قُبَّةٍ
سَبْعُوْنَ اَلْفَ هَدِيَّةٍ مِنَ
الرَّحْمٰنِ الَّتِيْ لَا عَيْنٌ
رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ
وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَ
نَاكِهَةٍ مِمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ وَ
لَحْمِ طَيْرٍ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ
وَحُوْرٌ عِيْنٌ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ

کافور کے قبے اور ہر ایک قبہ میں
ستر ہزار خدا کی طرف سے
تحفے ہوں گے۔ جن کو نہ کسی آنکھ
نے دیکھا ہوگا نہ کان نے سُنا
ہوگا اور نہ کسی آدمی کے دل میں
بھی آئے ہوں گے اور میوے
جن کو لوگ پسند کریں۔ وہ
ہوں گے اور پرندوں کے
لذیذ گوشت جن کی خواہش
کریں گے اور حوریں مثل موتیوں
کے چمکتی ہوں گی جو اعمالِ خیر
بجالانے کی عوض میں ملیں گی۔
اور بہشتی وہاں نہ مریں گے۔
نہ روئیں گے نہ رنج کریں گے
نہ بوڑھے ہوں گے نہ عبادت
کریں گے۔ نہ روزہ رکھیں گے
نہ نماز پڑھیں گے نہ مریض ہونگے
نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ
کریں گے نہ وہ غمناک ہوں گے

الْمَكْنُوْنِ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ وَلَا يَمُوْتُوْنَ وَلَا
يَبْكُوْنَ وَلَا يَحْزَنُوْنَ وَ
لَا يَهْرَمُوْنَ وَلَا يَتَعَبَّدُوْنَ
وَلَا يَصُوْمُوْنَ وَلَا يُصَلُّوْنَ
وَلَا يَمْرِضُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ
وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَنْمُوْنَ
وَلَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَ
مَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ فَمَنْ
طَلَبَ رِضَائِیْ وَدَارَ كَرَامَتِیْ
وَجِوَارِیْ فَلْيَطْلُبْهَا بِالصَّدَقَةِ
وَالْاِسْتِهَانَةِ بِالدُّنْيَا
وَالْقَنَاعَةِ بِالْقَلِيْلِ شَهِدَتْ
نَفْسِیْ لِنَفْسِیْ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اَنَا وَعِيْسٰى وَعُزَيْرٌ عَبْدَانِ
مِنْ عِبَادِیْ وَرَسُوْلَانِ
مِنْ رُسُلِیْ ؞

اور نہ وہ لوگ کبھی وہاں سے
نکالے جائیں گے۔ پس جو شخص
میری رضا کا طالب ہے اور
میرے معزز گھر اور پڑوس
کو چاہتا ہے۔ پس صدقہ کے
ذریعہ سے اور دنیا کو معمولی سمجھنے
سے اور کم رزق پر قناعت
کرنے سے اس جنّت اور
نعماتِ ابدی کو طلب کرے۔
میری ذات شاہد ہے۔ میری
ذات کے لئے کوئی معبود برحق
سوائے میرے نہیں اور
عیسٰےؑ اور عزیز میرے بندوں
میں سے دو بندے ہیں اور
میرے برگزیدہ رسولوں
میں سے رسول
ہیں۔

اَلسُّوْرَةُ الثَّامِنَةُ وَالْعِشْرُوْنَ (اٹھائیسویں) ۲۸ سورت

يَا ابْنَ اٰدَمَ الْمَالُ مَالِیْ
وَاَنْتَ عَبْدِیْ وَمَا لَكَ
اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ وَ
مَا لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ وَمَا
تَصَدَّقْتَ فَاَبْقَيْتَ وَمَا
ذَخَرْتَ نَحَظُّكَ مِنْهُ الْمَقْتُ
وَاِنَّمَا اَنْتَ عَلٰى ثَلٰثَةِ
اَقْسَامٍ فَوَاحِدٌ لِیْ وَوَاحِدٌ
لَكَ وَوَاحِدٌ بَيْنِیْ وَبَيْنَكَ
فَاَمَّا الَّذِیْ لِیْ فَرُوْحُكَ وَ
اَمَّا الَّذِیْ لَكَ فَعَمَلُكَ
وَاَمَّا الَّذِیْ بَيْنِیْ وَبَيْنَكَ
فَمِنْكَ الدُّعَآءُ وَمِنِّیْ الْاِجَابَةُ
يَا ابْنَ اٰدَمَ تَوَرَّعْ تَعْرِفْنِیْ
وَتَجَوَّعْ تَرَانِیْ وَاعْبُدْنِیْ
تَجِدْنِیْ وَتَفَرَّدْ تَصِلْنِیْ

اے آدم کے بیٹے مال تو
حقیقتہً میرا ہے اور تو میرا بندہ
ہے اور تیرا تو بس اتنا ہے۔ جو
کھالے اور ختم کر دے اور جو پہن
لے اور پرانا کر ڈالے اور جو اچھے
راستہ پر خرچ کر دے اور ثواب
باقی اپنے لئے رکھے۔ اور جو تو
جمع کرے پس اس میں سے تیرے
حصّے کا غیض و غصہ ہوگا اور یقین
جان تو تین قسم پر ہے ایک تو میرے
لئے ہے اور ایک تیرے لئے اور ایک
میرے تیرے درمیان مشترک ہے اور
جو خاص میرے لئے ہے وہ تیری
رُوح ہے اور جو تیرے لئے خاص ہے
وہ تیرا عمل ہے اور وہ جو میرے اور تیرے
دونوں کے درمیان ہے۔ پس تیری طرف سے

يَا ابْنَ آدَمَ إِذَا كَانَتِ الْمُلُوكُ
تَدْخُلُ النَّارَ بِالْجَوْرِ
وَالْعَرَبُ بِالْعَصَبِيَّةِ
وَالْعُلَمَاءُ بِالْحَسَدِ
وَالْفُقَرَاءُ بِالْكِذْبِ
وَالتُّجَّارُ بِالْخِيَانَةِ
وَالْحُرَّاثُ بِالْجَهَالَةِ
وَالْعُبَّادُ بِالرِّيَاءِ وَالْأَغْنِيَاءُ
بِالْكِبْرِ وَالْقُرَّاءُ بِالْغَفْلَةِ
وَالصُّبَّاغُ بِالْغِشِّ
وَمَانِعُ الزَّكٰوةِ بِمَنْعِ
الزَّكٰوةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَنْ
يَطْلُبُ الْجَنَّةَ ؎

دُعا ہے اور میری طرف سے قبولیت۔ اے
آدم کے بیٹے تو ورع وتقویٰ اختیار کر۔
تو مجھے پہچان لیگا اور تو مجھے دیکھ لیگا۔
اور تو میری عبادت کر تو مجھے پالیگا۔
اور تو تنہائی اختیار کر تو مجھ تک وصال
ہو جائیگا۔ اے آدم کے بیٹے جب بادشاہ
ظلم کرنے کیوجہ سے دوزخ میں داخل ہونگے
اور عرب والے بیجا تعصب کیوجہ سے اور
عالم حسد کی وجہ سے اور محتاج لوگ
جھوٹ کی وجہ سے اور تاجر خیانت کیوجہ
سے اور کسان جہالت کیوجہ سے اور
عابد ریا کیوجہ سے اور رئیس اور غنی
لوگ تکبر کیوجہ سے اور قاری غفلت
کیوجہ سے اور رنگریز دھوکے اور کھوٹ کیوجہ سے اور زکوٰۃ روکنے والے زکوٰۃ
نہ دینے کیوجہ سے۔ اے آدم کے بیٹے۔ پس کون ہے جو جنت کا طالب ہو؟

السُّورَةُ التَّاسِعَةُ وَالْعِشْرُونَ (انتیسویں ۲۹ سورت)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اے ایماندارو۔ خدا سے

اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا
تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ
يَا ابْنَ آدَمَ مَثَلُ الْعَمَلِ
بِلَا عِلْمٍ كَمَثَلِ الرَّعْدِ
بِلَا مَطَرٍ وَمَثَلُ الْعِلْمِ بِلَا
عَمَلٍ كَمَثَلِ الشَّجَرِ بِلَا ثَمَرٍ
وَمَثَلُ الْعِلْمِ بِلَا زُهْدٍ وَ
خَشْيَةٍ كَالْمَالِ بِلَا زَكٰوةٍ
وَالطَّعَامِ بِلَا مِلْحٍ وَكَزَرْعٍ
عَلَى الصَّفَا وَمَثَلُ الْعِلْمِ
عِنْدَ الْأَحْمَقِ كَمَثَلِ
الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ عِنْدَ
الْبَهِيمَةِ وَمَثَلُ الْقُلُوبِ
الْقَاسِيَةِ كَمَثَلِ الْحَجَرِ
الثَّابِتِ فِي الْمَاءِ وَمَثَلُ
الْمَوَاعِظَةِ عِنْدَ مَنْ لَا
يَرْغَبُ فِيهَا كَمَثَلِ الْمِزْمَارِ
عِنْدَ أَهْلِ الْقُبُورِ وَمَثَلُ
الصَّدَقَةِ بِالْحَرَامِ كَمَثَلِ مَنْ

اس طرح ڈرو جسطرح ڈرنے کا حق ہے
اور تم کو موت نہ آئے مگر اس حالت میں
جبکہ تم مسلمان ہو۔ اے آدم کے بیٹے۔
بغیر علم کے عمل کی مثال بغیر بارش کے
کڑک کی سی ہے اور علم جو بغیر عمل
ہو اس کی مثال بغیر پھل کے درخت
کی سی ہے اور جو علم بغیر زہد اور خوف
کے ہو اُس کی مثال اس مال کی سی ہے
جو بغیر زکوٰۃ ہو اور طعام کی سی ہے
جو بغیر نمک ہو اور مثل اُس کھیتی کے
ہے جو سخت چٹان پر ہو اور علم جو
بیوقوف کے پاس ہو ایسا ہے جیسا
جانور کے گلے میں یاقوت اور موتی اور
سخت دل کی مثال ایسی ہے جو پتھر
صحیح وسالم پانی میں پڑا ہو اور پند
نصیحت اس کی جو اس کی خواہش ہی
نہ رکھتا ہو۔ ایسی ہے جسطرح بانسری
مُردوں کے پاس بجائی جائے اور
حرام رزق کو خدا کے راستہ پر خرچ

يَغْسِلُ الْعَذِرَةِ بِلاَ زَكٰوةِ
الْمَالِ كَمَثَلِ الْجَسَدِ بِلاَ رُوحٍ
وَمَثَلُ الْعَمَلِ بِلاَ تَوْبَةٍ
كَمَثَلِ الْبُنْيَانِ بِلاَ
اَسَاسٍ اَفَاَمِنُوا مَكْرَ اللّٰهِ
اِلاَّ الْقَوْمُ الْخٰسِرُونَ ٭

کرنا ایسا ہے جیسا پاخانہ کو پیشاب
سے دھوئے اور بغیر زکوٰۃ مال دیتے
ہوئے نماز کی مثال ایسی ہے جیسے
جسم روح کے بغیر اور عمل بغیر توبہ
کے مثال ایسی ہے جیسے بغیر بنیاد
کے دیوار کا قائم کرنا۔ پس کیا غافل
لوگ خدا کے خوف سے محفوظ (بے پروا) ہو گئے ہیں۔ پس یاد رہے کہ غضب
خدا سے کوئی اپنے آپ کو امن میں نہیں سمجھتا۔ سوائے نقصان میں پڑنے والی
قوم کے ٭

اَلسُّوْرَةُ الثَّلٰثُوْنَ (تیسویں سورت)[۳۰]

یَابْنَ اٰدَمَ بِقَدْرِ مَا
یَمِیْلُ قَلْبُكَ اِلَی الدُّنْیَا
اَخْرِجُ مُحَبَّتِیْ عَنْ قَلْبِكَ
فَاِنِّیْ لَا اَجْمَعُ حُبِّیْ وَحُبَّ
الدُّنْیَا فِیْ قَلْبٍ وَاحِدٍ اَبَدًا
تَجَرَّدْ لِعِبَادَتِیْ وَاَخْلِصْ
مِنَ الرِّیَاءِ عَمَلَكَ حَتّٰی

اے آدم کے بیٹے جس قدر
تیرا دل دنیا کی طرف مائل ہوتا ہے
میں اپنی محبت تیرے دل سے
نکال لیتا ہوں۔ کیونکہ میں ہرگز اپنی
محبت کے ساتھ دنیا کی محبت کو
جمع نہیں کرتا ایک دل میں میری
عبادت کے لئے اکیلا ہو کے آ۔ اور اپنا

اَلْبَسَكَ لِبَاسَ مَحَبَّتِیْ
اَقْبِلْ اِلَیَّ وَتَفَرَّغْ لِذِكْرِیْ
اَذْكُرُكَ عِنْدَ مَلاۤئِكَتِیْ
یَابْنَ اٰدَمَ اُذْكُرْنِیْ
تَذَلُّلاً اَذْكُرُكَ تَفَضُّلاً
اُذْكُرْنِیْ بِمُجَاهَدَةٍ اَذْكُرُكَ
بِمُشَاهَدَةٍ اُذْكُرْنِیْ فِیْ
فَوْقِ الْاَرْضِ اَذْكُرُكَ تَحْتَ
الْاَرْضِ اُذْكُرْنِیْ فِی النِّعْمَةِ
وَالصِّحَّةِ اَذْكُرُكَ فِی
الشِّدَّةِ وَالْوَحْدَةِ اُذْكُرْنِیْ
بِالطَّاعَةِ اَذْكُرُكَ بِالْمَغْفِرَةِ
اُذْكُرْنِیْ فِی الصِّحَّةِ وَالْغِنَاءِ
اَذْكُرُكَ فِی الْفَقْرِ وَالْعَنَاءِ
اُذْكُرْنِیْ بِالصِّدْقِ وَالصَّفَاءِ
اَذْكُرُكَ بِالْمَلَاءِ الْاَعْلٰی
اُذْكُرْنِیْ بِالْاِحْسَانِ اِلَی
الْفُقَرَاءِ اَذْكُرُكَ بِالْجَنَّةِ
الْمَاْوٰی اُذْكُرْنِیْ بِالْعُبُوْدِیَّةِ

عمل ریا سے خالص کر تاکہ میں تجھے
لباس جنت پہناؤں۔ اے آدم
کے بیٹے میری طرف متوجہ ہو (آ) اور
اپنا دل دُنیا کی چیزوں سے خالی کر
تو میں تیرا ذکر ملائکہ کے پاس کرونگا
اے آدم کے بیٹے تو ذلیل بن کر میرا
ذکر کر تو میں تیرا ذکر تفضلاً کرونگا۔ تو
مجھے جہاد نفس کر کے یاد کر تاکہ میں تیرے
ذکر کو لوگوں کے روبرو بڑھا کر کروں
تو زمین پر میرا ذکر کر تاکہ میں تیرا ذکر
زمین کے نیچے کروں۔ تو مجھے نعمت اور
صحت میں یاد کر تاکہ میں سختی اور تنہائی
میں تجھے یاد رکھوں تو مجھے طاعت سے
یاد کر تاکہ میں تجھے بخشش میں یاد
رکھوں تو مجھے تندرستی اور خوشحالی
میں یاد رکھ تاکہ میں تجھے محتاجی اور
مشکل میں یاد رکھوں تو مجھے صدق
اور صفا سے یاد رکھ تاکہ میں تجھے
عرش علا پر یاد رکھوں۔ تو

اُذْكُرُكَ بِالرُّبُوْبِيَّتِهٖ اُذْكُرْنِيْ
بِالتَّضَرُّعِ اَذْكُرُكَ بِالتَّكَرُّمِ
اُذْكُرْنِيْ بِالتَّلَفُّظِ اَذْكُرُكَ
بِالتَّلَطُّفِ اُذْكُرْنِيْ بِتَرْكِ
الدُّنْيَا اَذْكُرُكَ بِنَعِيْمِ الْبَقَاءِ
اُذْكُرْنِيْ فِي الشِّدَّةِ
الْهَالِكَةِ اَذْكُرُكَ بِالنَّجَاةِ
الْكَامِلَةِ ٭

محتاجوں پر احسان کرنے سے مجھے
یاد رکھ تاکہ میں تجھے جنت ماویٰ
میں یاد رکھوں ۔ تو مجھے عبودیت سے
یاد رکھ تاکہ میں تجھے پروردگاری
سے یاد رکھوں تو مجھے تضرع سے
یاد رکھ تاکہ میں تجھے عزت سے یاد
کروں ۔ تو مجھے الفاظ سے یاد رکھ
تاکہ میں لطف سے یاد رکھوں ۔ تو
مجھے ترک دنیا سے یاد رکھ تاکہ میں تجھے ہمیشہ کی نعمات سے یاد رکھوں ۔
تو مجھے ہلاک کر دینے والی سختی میں یاد رکھ تاکہ میں تجھے نجاتِ کاملہ سے
یاد رکھوں ٭

اَلسُّوْرَةُ الْحَادِيَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (اکتیسویں ۳۱ سورت)

يَا بْنَ اٰدَمَ اُذْكُرْنِيْ
اَسْتَجِبْ لَكُمْ اُدْعُوْنِيْ
بِلَا غَفْلَةٍ اَسْتَجِبْ لَكُمْ
بِلَا مُهْلَةٍ اُدْعُوْنِيْ بِالْقُلُوْبِ
الْخَالِيَةِ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

اے آدم کے بیٹے تو مجھے
یاد کر تاکہ میں تیری دعا قبول کروں
تو مجھے بغیر غفلت یاد رکھ تو میں بھی
فوراً تیری دعا قبول کروں گا ۔ تم
مجھے دل سب چیزوں سے خالی

بِالدَّرَجَاتِ الْعَالِيَةِ اُدْعُوْنِيْ
بِالْاِخْلَاصِ وَالتَّقْوٰى
اَسْتَجِبْ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ
الْمَاْوٰى اُدْعُوْنِيْ بِالْخَوْفِ
وَالرَّجَاءِ اَجْعَلْ لَكُمْ مِنْ
كُلِّ اَمْرٍ فَرَجًا وَمَخْرَجًا
اُدْعُوْنِيْ بِالْاَسْمَاءِ الْعُلْيَا
اَسْتَجِبْ لَكُمْ بِبُلُوْغِ
الْمَطَالِبِ الْاَسْنَاءِ اُدْعُوْنِيْ
فِيْ دَارِ الْخَرَابِ وَالْفَنَاءِ
اَسْتَجِبْ لَكُمْ فِيْ دَارِ الثَّوَابِ
وَالْبَقَاءِ يَا بْنَ اٰدَمَ كَمْ
تَقُوْلُ اللّٰهُ اللّٰهُ وَفِيْ
قَلْبِكَ غَيْرُ اللّٰهِ وَلِسَانُكَ
يَذْكُرُ اللّٰهَ وَتَخَافُ
غَيْرَ اللّٰهِ وَتَرْجُوْا غَيْرَ اللّٰهِ
وَلَوْ عَرَفْتَ اللّٰهَ لَمَا اَهَمَّكَ
غَيْرُ اللّٰهِ وَتُذْنِبُ وَلَا
تَسْتَغْفِرُ بِاَنَّ الْاِسْتِغْفَارَ

کر کے پکارو تو میں تمہاری دعا بلند
درجات سے قبول کروں گا تم خلوص
اور تقویٰ سے یاد کرو تاکہ میں تجھے
جنت ماویٰ سے قبول کروں گا تو
مجھے خوف و امید میں یاد کرو تاکہ
تمہیں ہر امر میں خوشی اور خلاصی عطا
کروں تم بلند اسماء سے مجھے یاد کرو
تاکہ میں تمہیں اعلیٰ مطالب تک
پہنچانے میں یاد رکھوں ۔ تم مجھے خراب
و فنا ہو جانے والے گھر میں یاد
رکھو تاکہ میں تمہیں بدلہ دینے اور
باقی رہنے والے گھر میں یاد رکھوں
اے آدم کے بیٹے تو زبان سے اللہ
اللہ کہتا ہے اور تیرے دل میں غیر
خدا ہے (محبت اشیائے دنیائے فانی)
تیری زبان ذکر خدا کرتی ہے اور تو
سوائے خدا کے دوسروں سے ڈرتا ہے
اور خدا کے علاوہ دوسروں سے امید
کرتا ہے اگر تو اللہ کو حقیقۃً پہچانے

مَعَ الْاِصْرَارِ تَوْبَةُ الْكَاذِبِيْنَ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۞

ہوئے ہوتا تو خدا کے علاوہ اور کوئی تجھے فکرمند نہ بناتا اور تو گناہ کرتا ہے اور استغفار نہیں کرتا۔ کیونکہ تکرار گناہ کے ساتھ استغفار جھوٹوں کی توبہ ہے۔ اور تیرا پروردگار اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ۞

اَلسُّوْرَةُ الثَّانِيَةُ وَالثَّلٰثِيْنَ (بتیسویں سورت) ٣٢

يَا ابْنَ اٰدَمَ اَجَلُكَ يَضْحَكُ بِاَمَلِكَ وَقَضَائِيْ يَضْحَكُ مِنْ حَذَرِكَ وَتَقْدِيْرِيْ يَضْحَكُ مِنْ تَدْبِيْرِكَ وَاٰخِرَتِيْ يَضْحَكُ مِنْ دُنْيَاكَ وَقِسْمَتِيْ يَضْحَكُ مِنْ حِرْصِكَ فَاِنَّ رِزْقَكَ مَوْزُوْنٌ مَعْرُوْفٌ مَكْتُوْبٌ مَخْزُوْنٌ فَبَادِرْ لِلْمَوْتِ بِعَمَلِكَ الْخَيْرِ قَبْلَ الْمَوْتِ فَاِنَّ رِزْقَكَ لَا يَاْكُلُهٗ

اے آدم زاد۔ تیری موت تیری اُمیدوں پر خندہ زن ہے اور میری قضا تیرے خوف پر ہنستی ہے اور میری تقدیر تیری تدبیر پر ہنستی ہے اور میری آخرت تیری دنیا پر خندہ زن ہے۔ اور میری تقسیم تیری حرص پر ہنستی ہے۔ اس لئے کہ تیری روزی وزن کی ہوئی مشہور لکھی ہوئی ہے۔ اور ایک جگہ جمع ہوئی ہے پس تو عمل خیر کے ذریعہ موت کی طرف جلدی بڑھ مرنے سے پہلے کیونکہ تیری روزی

غَيْرُكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا الْاٰيَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ الدُّنْيَا مُرٌّ عَلٰى اَوْلِيَائِيْ وَلٰكِنْ يُحِبُّوْنَ لِقَائِيْ وَحُلْوٌ لِاَعْدَائِيْ وَلٰكِنْ يَكْرَهُوْنَ لِقَائِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ الْمَوْتُ نَازِلٌ بِكَ وَاِنْ كَرِهْتَ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ مَبْعُوْثٌ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۞

کوئی دوسرا نہیں کھا سکتا۔ ہم نے اپنی مخلوق کے درمیان ان کی زندگی کا سہارا (روزی) خود تقسیم کیا ہے دنیا میں الخ۔ اے آدم زاد دنیا میرے دوستوں پر تو تلخ ہے لیکن وہ میری ملاقات کو دوست رکھتے ہیں اور میرے دشمنوں کے لئے شیریں ہے لیکن وہ میری ملاقات کو اچھا نہیں سمجھتے اے آدم زاد! موت تجھے ضروری واقع ہوگی۔ اگرچہ تو اُسے اچھا نہ جانے۔ اور حکم خدا پر صبر کر۔ کیونکہ تجھے ضرور مرنے کے بعد اٹھایا جائے گا۔ پس تو تسبیح خدا کر حمد کے ساتھ جب تو کھڑا ہووے اور رات کے وقت بھی تو تسبیح کر اور صبح کے وقت بھی جب ستارے غروب ہونے لگیں ۞

اَلسُّوْرَةُ الثَّالِثَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (تینتیسویں سورت) ٣٣

يَا ابْنَ اٰدَمَ تُرِيْدُ وَاُرِيْدُ وَلَا يَكُوْنُ اِلَّا مَا اُرِيْدُ

اے آدم زاد تو بھی ارادہ کرتا ہے اور میں بھی ارادہ کرتا ہوں اور

فَمَنْ قَصَدَنِیْ عَرَفَنِیْ وَ
مَنْ عَرَفَنِیْ اَرَادَنِیْ وَمَنْ
اَرَادَنِیْ طَلَبَنِیْ وَمَنْ طَلَبَنِیْ
وَجَدَنِیْ وَمَنْ وَجَدَنِیْ
خَدَمَنِیْ وَمَنْ خَدَمَنِیْ
ذَکَرَنِیْ وَمَنْ ذَکَرَنِیْ
ذَکَرْتُهٗ بِرَحْمَتِیْ یَا بْنَ اٰدَمَ
لَا یَخْلُصُ عَمَلُكَ حَتّٰی
تَذُوْقَ اَرْبَعَ مَوْتَاتٍ اَلْمَوْتُ
اَلْاَحْمَرُ وَالْمَوْتُ الْاَصْفَرُ
وَالْمَوْتُ الْاَسْوَدُ وَالْمَوْتُ
الْاَبْیَضُ اَلْمَوْتُ الْاَحْمَرُ
اِحْتِمَالُ الْجَفَاءِ وَكَفُّ
الْاَذٰی وَالْمَوْتُ الْاَصْفَرُ
الْجُوْعُ وَالْاِعْسَارُ وَالْمَوْتُ
الْاَسْوَدُ مُخَالَفَةُ النَّفْسِ
وَالْهَوٰی فَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّكَ
عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْمَوْتُ
الْاَبْیَضُ الْعُزْلَةُ ؕ

نہیں ہوتا مگر وہ جو میں ارادہ کروں
پس جو میرا قصد کرے مجھے پہچان لیتا
ہے اور جو مجھے پہچان لے وہ میرا
ارادہ کرتا ہے اور جو میرا ارادہ کرلے
میری طلب کرتا ہے وہ مجھے پالیتا
ہے اور جو مجھے پالے وہ میری خدمت
کرتا ہے اور جو میری خدمت کرے
مجھے یاد رکھتا ہے اور جو مجھے یاد کرے
میں بھی اسے رحمت سے یاد کرتا ہوں
اے آدم زاد تیرا عمل ہرگز خالص
نہیں ہوسکتا۔ جب تک تو چار
موتیں نہ چکھ لے۔ ایک موت سُرخ
دوسری زرد۔ تیسری سیاہ۔ چوتھی سفید
موت سُرخ ظلم کا سہنا اور اذیت سے
ہاتھ روکے رہنا اور زرد موت بھوک
اور تنگدستی ہے اور سیاہ موت نفس
اور خواہشات نفسانی کی مخالفت
ہے تو خواہش کی اتباع نہ کرو۔ ورنہ
تجھے طریق خدا سے بھٹکا دے گی۔ اور
سفید موت لوگوں سے کنارہ کشی ہے ؕ

اَلسُّوْرَةُ الرَّابِعَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (چونتیسویں سورت) ۳۴

یَا بْنَ اٰدَمَ مَلٰٓئِكَتِیْ
یَتَعَاقَبُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ
لِتَكْتُبُوْا عَلَیْكَ مَا تَقُوْلُ
وَ تَفْعَلُ مِنْ قَلِیْلِكَ وَ
كَثِیْرِكَ فَالسَّمَآءُ تَشْهَدُ بِمَا
رَاَتْ مِنْكَ وَالْاَرْضُ تَشْهَدُ
عَلَیْكَ بِمَا عَمِلْتَ عَلٰی
ظَهْرِهَا وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
وَالنُّجُوْمُ یَشْهَدْنَ عَلَیْكَ
بِمَا تَقُوْلُ وَ تَفْعَلُ وَاَنَا
مُطَّلِعٌ عَلٰی مَخْفِیَّاتِ خَطَرَاتِ
قَلْبِكَ وَلَا تَغْفُلْ عَنْ نَفْسِكَ
فَاِنَّ لَكَ فِی الْمَوْتِ شُغْلٌ
شَاغِلٌ وَعَنْ قَلِیْلٍ اَنْتَ
رَاحِلٌ وَ كُلُّ مَا تَمَنَّاهُ
مِنَ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ حَاصِلٌ

اے آدم زاد میرے ملائکہ دن
رات تیرے قول و فعل لکھنے کے
لئے پے درپے آتے رہتے ہیں اور
آسمان بھی گواہی دیگا جو تیرے گناہ
دیکھتا ہے اور روئے زمین پر تو جو
عمل کریگا زمین بھی اُن کی شاہد ہوگی
اور سُورج چاند ستارے بھی تیرے
برخلاف تیرے قول و فعل کی گواہی
دیں گے اور میں خود بھی تیرے دل
میں جو جو مخفی باتیں آتی ہیں سب پر
مطلع ہوں۔ تو اپنے نفس سے غفلت
نہ کر اس لئے کہ تجھے موت کی وجہ سے
کاروبار میں مشغولیت ہوجائیگی۔
اور تھوڑی سی مدت کے اندر تو کُوچ
کرجائے گا اور جو کچھ بھی تونے عمل خیر و
شر دار دنیا سے آگے بھیجا ہے بغیر

بِلاَ زِيَادَةٍ وَ نُقْصَانٍ وَ
تَسْتَوْفِيْ غَدًا مَا كُنْتَ
نَاعِلاً يَا بْنَ آدَمَ اِنَّ
الْحَلاَلَ لَيْسَ يَأْتِيْكَ اِلاَّ
قَطْرَةً قَطْرَةً وَالْحَرَامُ
يَأْتِيْكَ كَالسَّيْلِ فَمَنْ
صَفٰى عَيْشُهٗ صَفٰى دِيْنُهٗ ؎

کمی و زیادتی تجھے حاصل ہو کر رہے گا اور
تو نے جیسا کام کیا ہے وہ کل کو
(قیامت کو) تجھے فوراً مل جائے گا۔
اے آدم زاد بہ تحقیق تیرے پاس
حلال ہرگز نہیں آئیگا۔ سوائے قطرہ قطرہ
کے اور حرام تیرے پاس آئیگا مثل سیلاب
دریا کے۔ پس جس شخص کی روزی صاف
و پاکیزہ ہوگی۔ اُسی کا دین خالص ہوگا ؎

اَلسُّوْرَةُ الْخَامِسَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (پینتیسویں سورت ۳۵)

يَا بْنَ آدَمَ لاَ تَفْرَحْ
بِالْغِنَاءِ فَلَيْسَ بِمُخَلَّدٍ وَ
لاَ تَجْزَعْ مِنَ الْفَقْرِ فَلَيْسَ
عَلَيْكَ حَتْمًا وَّاجِبًا وَ لاَ
تَقْنَطْ بِالْبَلاَءِ فَاِنَّ الذَّهَبَ
يُجَرَّبُ بِالنَّارِ وَالْمُؤْمِنُ
يُجَرَّبُ بِالْبَلاَءِ فَاِنَّ الْغَنِيَّ
عَزِيْزٌ فِي الدُّنْيَا وَ ذَلِيْلٌ فِيْ

اے آدم زاد تو خوش حالی کی
وجہ سے خوش نہ ہو جا۔ کیونکہ وہ ہمیشہ
رہنے والی نہیں اور فقر و فاقہ سے تو
جزع فزع نہ کر (نہ ڈر) اس لئے کہ
وہ تجھ پر ضروری اور لازم طور پر
نہیں ہے اور آزمائش کی وجہ سے
تو بے اُمید نہ ہو جا۔ کیونکہ سونا آگ کے
ذریعے سے پرکھا جاتا ہے اور مومن کا

الْاٰخِرَةِ وَالْفَقِيْرُ ذَلِيْلٌ فِي
الدُّنْيَا وَعَزِيْزٌ فِي الْاٰخِرَةِ
اِنَّ الْاٰخِرَةَ اَبْقٰى وَ اَبْهٰى
يَا بْنَ آدَمَ اِذَا رَاَيْتَ
الضَّيْفَ عِنْدَكَ مَحْبُوْسًا
اَكْثَرَ مِنْ تِسْعَةِ اَيَّامٍ
فَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ
اللّٰهِ يَا بْنَ آدَمَ اَلْمَالُ مَالِيْ
وَاَنْتَ عَبْدِيْ وَالضَّيْفُ
رَسُوْلِيْ فَاِنْ مَنَعْتَ مَالِيْ
مِنْ رَسُوْلِيْ فَلاَ تَطْمَعْ فِيْ
جَنَّتِيْ وَ نِعْمَتِيْ يَا بْنَ آدَمَ
اَلْمَالُ مَالِيْ وَالْاَغْنِيَاءُ
وُكَلاَئِيْ وَالْفُقَرَاءُ عِيَالِيْ
فَمَنْ بَخِلَ عَلٰى عِيَالِيْ
اُدْخِلُهُ النَّارَ وَلاَ اُبَالِيْ
يَا بْنَ آدَمَ ثَلاَثَةٌ وَّاجِبَاتٌ
عَلَيْكَ زَكٰوةُ مَالِكَ
وَ صِلَةُ رَحِمِكَ وَ قَرَاءُ

آزمائش و مصیبت میں تجربہ کیا جاتا ہے۔
پس مالدار دنیا میں معزز ہوتا ہے اور
آخرت میں ذلیل ہوگا اور تنگدست
دنیا میں ذلیل سمجھا جاتا ہے اور
آخرت میں اس کی عزّت کی جائیگی۔
اور یقیناً آخرت ہمیشہ باقی رہنے والی
اور بیش بہا چیز ہے۔ اے آدم زاد
جب تو نو دن تک مہمان آتا نہ دیکھے
تو اپنے خدا کے غضب سے پناہ مانگ
اے آدم زاد سب مال تو میرے
ہیں تو میرا بندہ و غلام ہے اور مہمان
میرا رسول (بھیجا ہوا) ہے۔ پس اگر
تو میرے مال کو میرے ایلچی پر خرچ
کرنے سے ہاتھ روکے گا۔ تو تو میری
جنّت اور نعمت کی بھی طمع نہ کرنا۔
اے آدم زاد مال تو میرے ہی مال
ہیں اور مالدار میرے وکیل ہیں اور
محتاج میرے عیال ہے پس جو شخص
میرے عیال سے بخل کریگا اسے میں

ضَيْفَكَ يَا ذَا لَمْ تَفْعَلْ مَا
اَوْجَبْتُهٗ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ
اُجْزِعُكَ اِجْزَاعًا وَاَجْعَلُكَ
نَكَالًا لِلْعَالَمِيْنَ يَا ابْنَ آدَمَ
اِذَا لَمْ تَرْحَمْ جَارَكَ كَمَا
تَرٰى حَقَّ عِيَالِكَ لَمْ اَنْظُرْ
اِلَيْكَ وَلَمْ اَقْبَلْ عَمَلَكَ
وَلَمْ اَسْتَجِبْ دُعَاءَكَ يَا ابْنَ
آدَمَ لَا تَتَكَبَّرْ عَلٰى مِثْلِكَ
فَاِنَّ اَوَّلَكَ نُطْفَةٌ قَذِرَةٌ
مِنْ مَنِيٍّ مُنْهَمِرَةٍ مِنْ
اَيِّ وَجْهٍ خَرَجَتْ مِنْ
مَخْرَجِ الْبَوْلِ مِنْ بَيْنِ
الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ يَا ابْنَ
آدَمَ اُذْكُرْ ذُلَّ مَوْقِفِكَ
غَدًا بَيْنَ يَدَيَّ فَاِنِّيْ لَمْ
اَغْفُلْ مِنْ سَرَائِرِكَ طَرْفَةَ
عَيْنٍ وَاِنِّيْ عَلِيْمٌ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ؕ

داخلِ جہنم کرونگا اور پرواہ نہ کرونگا۔ اے
آدم زاد تجھ پر تین واجبات بڑے
ضروری ہیں۔ اپنے مال کی زکوٰۃ دیا کرو۔
اور اپنے قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی
کیا کرو اور اپنے مہمان کی ضیافت۔
پس اگر تو یہ نہ کرے جو میں نے تجھ پر
واجب کیا ہے تو میں تجھے جزع پر مجبور
کرونگا بہت بُرے طریقہ سے اور
دُنیا بھر کے سامنے ذلت اور عذاب کا
نمونہ بنا دونگا تجھے۔ اے آدم زاد۔
جب تو اپنے اہل و عیال کی مانند اپنے
پڑوس کے حق کی رعایت نہ کریگا تو
میں تجھ پر نظر رحمت نہ کرونگا اور تیرے
اعمال قبول نہ کرونگا اور تیری دُعا بھی
مستجاب نہ ہوگی۔ اے آدم زاد تو اپنے
مثل پر تکبر نہ کر کیونکہ ابتدا تیری ناپاک
نطفہ منی ہے جو کسی وجہ سے اچھل کر
نکلتی ہے کہ وہ صلب اور سینے کی ہڈیوں
کے بیچ سے پیشاب گاہ سے خارج ہوتی ہے

اے آدم زاد تو کل قیامت کو میرے سامنے کھڑا ہونے کی ذلت کو یاد کر اس لئے
کہ میں چشم زدن میں بھی تیرے مخفی رازوں سے غافل نہیں ہوں اور میں تو سینوں
والی باتوں کا بھی جاننے والا ہوں ؕ

اَلسُّوْرَةُ السَّادِسَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (چھتیسویں سورت) ٣٦

يَا ابْنَ آدَمَ كُنْ سَخِيًّا
فَاِنَّ السَّخَاءَ مِنْ حُسْنِ الْيَقِيْنِ
وَالْيَقِيْنُ مِنَ الْاِيْمَانِ
وَالْاِيْمَانُ مِنَ الْجَنَّةِ يَا ابْنَ
آدَمَ اِيَّاكَ وَالْبُخْلَ فَاِنَّ
الْبُخْلَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْكُفْرُ
مِنَ النَّارِ يَا ابْنَ آدَمَ اتَّقُوْا
مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِيْنَ فَاِنَّهَا
لَا يَحْجُبُهَا عَنِّيْ شَيْءٌ وَلَوْ
لَا اَنِّيْ اُحِبُّ الصَّفْحَ
وَالْمَغْفِرَةَ لَمَا ابْتَلَيْتُ
آدَمَ بِالذَّنْبِ ثُمَّ رَدَدْتُهٗ
اِلَى الْجَنَّةِ يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ لَا

اے آدم زاد سخی ہو جا۔ کیونکہ سخاوت
حُسن یقین کی دلیل ہے اور یقین ایمان
کی علامت ہے اور ایمان جنت
میں لے جاتا ہے۔ اے آدم زاد کنجوسی
سے بچو۔ کیونکہ کنجوسی کفر کی نشانی ہے
اور کفر دوزخ سے ہے۔ اے آدم زاد
مظلوموں کی بد دُعا سے ڈرو۔ اس لئے
کہ کوئی شے اُن کی دُعا کو نہیں روکتی۔
اور اگر میں چشم پوشی اور بخشش کو پسند
نہ کرتا ہوتا تو آدم کی آزمائش گناہ کے
ذریعہ میں ہرگز نہ کرتا۔ پھر جنت کی
طرف نہ لوٹاتا اے آدم زاد اگر معافی
میرے نزدیک بہترین چیز نہ ہوتی تو

انّ العفو احبّ شیءٍ عندی
لما ابتلیتُ احداً بالذنب
یا ابن آدم اعطیتک الایمان
والمعرفة عن غیر سؤال
و تضرّع فکیف ابخل
علیک بالجنة والمغفرة
مع سؤالک و تضرّعک
یا ابن آدم اذا اعتصم
لی عبدٌ هدیتُه واذا
توکّل علیّ کفیتُه واذا
توکّل علیٰ غیری قطعتُه
اسباب السمٰوٰت والارض
یا ابن آدم لا تدع صلوٰة
الضحیٰ فانّ لمصلّیها
یدعوا له ما طلعت علیه
الشمس یا ابن آدم ضیّعت
امری ورکبت معصیتی
فمن الذی یمنعک
من عذابی یوم

کسی ایک کو بھی گناہ کی وجہ سے مبتلا
نہ کرتا۔ اے آدم کی اولاد ایمان اور
معرفت بغیر سوال و گڑگڑانے تجھے
عطا میں نے کیا ہے پس تم پر جنت
اور مغفرت کا بُخل کیسے کروں گا جبکہ
تو اس کا سوال اور زاری بھی کرے۔ اے
آدم زاد جب بندہ مجھ پر بھروسہ کرلے
تو مَیں اُس کی ہدایت کرتا ہوں اور
جب وہ مجھ پر توکل کرے تو مَیں اس
کی کفایت کرتا ہوں اور جب وہ
میرے غیر پر توکل کرتا ہے تو مَیں اس
کے لئے زمین و آسمان کے اسباب منقطع
کر دیتا ہوں۔ اے آدم زاد صلوٰة
الضحیٰ ترک نہ کر کیونکہ اسکے پڑھنے
والے کیلئے سب چیزیں دعا کرتی ہیں
جن پر سورج چمکا ہے۔ اے آدم زاد
میرے حکم کو تو نے ضائع کر دیا ہے
اور میری نافرمانی پر تو سوار ہو گیا
ہے۔ پس کون تجھے قیامت کے

القیٰمة ۞

دن میرے عذاب سے بچائے گا۔

السورة السابعة والثلثون (سینتیسویں سورت) ٣٧

یا ابن آدم احسن
خلقک مع الناس حتّیٰ
احبّک وحبّبتک فی
قلوب الصالحین وغفرت
ذنبک یا ابن آدم ضع
یدک علیٰ رأسک فما
تحبّ لنفسک فاحبب
للمسلمین یا ابن آدم لا
تحزن علیٰ ما فاتک من
الدنیا ولا تفرح بما اوتیت
منها فانّ الدنیا الیوم لک
رغداً لغیرک یا ابن آدم
اطلب الآخرة ودع الدنیا
فانّ ذرّةً من الآخرة
خیرٌ لک من الدنیا وما

اے آدم زاد تو لوگوں سے حسن
خلق اختیار کر تاکہ مَیں تجھے دوست
رکھوں اور تیری محبت نیک لوگوں
کے دلوں میں ڈال دوں اور تیرا گناہ
بخشدوں۔ اے آدم زاد اپنا ہاتھ
اپنے سر پر رکھ (انصاف سے سوچ)
پس جو چیز تو اپنے لئے پسند کرے وہی
چیز مسلمانوں کے لئے بھی تو اختیار کر۔
اے اولادِ آدم جو تجھ سے فوت ہو جائے
اُس پر ملول خاطر نہ ہو اور جو تجھے دیا گیا ہے
اس پر خوش نہ ہو جا۔ اس لئے کہ دنیا
آج تیرے پاس ہے کل دوسرے کے
پاس ہوگی۔ اے آدم زاد۔ آخرت
طلب کر اور دُنیا چھوڑ دے اس لئے
کہ معمولی سی آخرت تیرے لئے دنیا و

مَا فِيهَا يَا بْنَ آدَمَ أَنْتَ فِي
طَلَبِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ فِي
طَلَبِكَ يَا بْنَ آدَمَ تَهَيَّأْ
لِلْمَوْتِ قَبْلَ وُرُودِكَ
وَلَوْ تَرَكْتُ الدُّنْيَا لِأَحَدٍ
مِنْ عِبَادِي لَتَرَكْتُهَا
لِلْأَنْبِيَاءِ حَتَّى يَدْعُوا عِبَادِي
إِلَى طَاعَتِي يَا بْنَ آدَمَ
كَمْ مِنْ غَنِيٍّ قَدْ جَعَلَهُ
الْمَوْتُ فَقِيرًا وَكَمْ مِنْ
ضَاحِكٍ قَدْ صَارَ بَاكِيًا
بِالْمَوْتِ وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ
بَسَطْتُ لَهُ الدُّنْيَا فَطَغَى وَ
تَرَكَ طَاعَتِي حَتَّى مَاتَ
عَلَيْهِ وَدَخَلَ النَّارَ وَ
كَمْ مِنْ عَبْدٍ قَتَّرْتُ
عَلَيْهِ الدُّنْيَا فَصَبَرَ وَمَاتَ
وَدَخَلَ الْجَنَّةَ ۞

ما فیہا سے بہتر ہے۔ اے آدم زاد تو دُنیا کا طالب ہے اور آخرت تیری طالب۔ اے آدم زاد تو مرنے سے پہلے موت کی تیاری کر لے اگر دُنیا میں کسی کے لئے چھوڑتا۔ تو انبیاء کے لئے چھوڑ دیتا تا کہ وہ میرے بندوں کو میری طاعت کی طرف بلائے۔ اے اولاد آدم کتنے ہی مالدار تھے جن کو موت نے محتاج بنا دیا اور کتنے ہی ہنسنے والے تھے۔ جن کو موت نے رونے والا بنا دیا۔ اور بہت سے بندے ایسے ہیں کہ جن کے لئے میں نے دُنیا فراخ کر دی تو وہ نافرمان بن گئے اور میری طاعت چھوڑ دی۔ یہاں تک کہ اسی حالت پر مر گئے اور داخل جہنم ہوئے۔ اور بہت میرے بندے ایسے ہیں کہ میں نے دُنیا اُن پر تنگ کر دی محتاج ہو گئے پس اس پر صبر کیا اور اسی حالت میں مر گئے اور جنت میں داخل ہوئے ۞

اَلسُّوْرَةُ الثَّامِنَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (اڑتیسویں سورت)

يَا بْنَ آدَمَ إِذَا أَصْبَحْتَ
بَيْنَ نِعْمَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ لَا
تَدْرِي أَيَّتُهُمَا أَعْظَمُ
عِنْدَكَ ذُنُوبُكَ الْمَسْتُورَةُ
عَنِ النَّاسِ أَوِ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ
مِنَ النَّاسِ وَلَوْ عَلِمَ النَّاسُ
مَا أَعْلَمُ مِنْكَ مَا سَلَّمَ
عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِي
وَأَخْلِصْ عَمَلَكَ مِنَ الرِّيَاءِ
وَالسُّمْعَةِ فَإِنَّكَ عَبْدٌ
ذَلِيلٌ لِرَبٍّ جَلِيلٍ مَأْمُورٌ
لِأَمْرِهِ وَتَزَوَّدْ فَإِنَّكَ
مُسَافِرٌ وَلَابُدَّ مِنَ الزَّادِ
لِكُلِّ مُسَافِرٍ يَا بْنَ آدَمَ
خَزَائِنِي لَا تَنْفَدُ أَبَدًا وَ
يَمِينِي مَبْسُوطَةٌ بِالْعَطَايَا

اے آدم زاد جب تو صبح کرے دو بڑی نعمتوں کے درمیان کہ تو نہ جانے کہ کونسی بزرگتر ہے تیرے نزدیک تیرے دو گناہ جو لوگوں سے پوشیدہ ہیں یا لوگوں کا تعریف کرنا۔ اگر لوگ تیرے ان گناہوں کو جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو میری مخلوق میں سے ایک بھی تم پر سلام نہ کرتا۔ اور تو اپنے عمل کو خالص بنا دکھانے اور سُنانے سے کیونکہ تو اپنے پروردگار کا ذلیل بندہ ہے جو مامور ہے امر پر اور زادِ راہ مہیا کر کیونکہ آخر تو مُسافر ہے اور ہر مُسافر کو لازماً سفر خرچ لینا پڑتا ہے۔ اے آدم زاد! میرا خزانہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔ اور میرا یدِ قدرت ہمیشہ عطیے دینے کے لئے کُھلا ہے۔ اور یاد رکھ

اَبَدًا وَ بِقَدْرِ مَا تُنْفِقُ
اُنْفِقُ عَلَيْكَ وَ بِقَدْرِ مَا
تُمْسِكُ اُمْسِكُ عَلَيْكَ
يَا ابْنَ اٰدَمَ خَوْفُ الْفَقْرِ
سُوْءُ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى
وَمِنْ قِلَّةِ الْيَقِيْنِ تَبْخَلُ
عَلَى الْمَسَاكِيْنِ يَا ابْنَ اٰدَمَ
مَنْ اَهَمَّ لِلرِّزْقِ فَقَدْ
شَكَّ فِيْ كِتَابِيْ وَمَنْ
لَمْ يُصَدِّقْ اَنْبِيَائِيْ فَقَدْ
جَحَدَ رُبُوْبِيَّتِيْ وَمَنْ
جَحَدَ رُبُوْبِيَّتِيْ كَبَبْتُهٗ فِي
النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ ؁

جس قدر تو خرچ کرے گا۔ اتنا ہی
میں تم پر خرچ کروں گا۔ اور جس
قدر تو روکے گا۔ اُسی قدر میں
تم سے روکوں گا۔ اے آدم
کے بیٹے۔ یاد رکھو۔ جس نے
رزق کا زیادہ اہتمام کیا۔ اُس
نے میری کتاب میں شک کیا۔
اور میرے انبیاء کی تصدیق نہ
کی۔ پس اُس نے میرے پروردگار
ہونے سے انکار کیا اور جس نے
میری ربوبیت سے انکار کیا۔ میں
اسے مُنہ کے بل آتش جہنم میں
ڈال دوں گا ؁

اَلسُّوْرَةُ التَّاسِعَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (انتالیسویں سورت ۳۹)

يَا ابْنَ اٰدَمَ اجْعَلْ
قَلْبَكَ مُوَافِقًا لِلِسَانِكَ
وَلِسَانَكَ مُوَافِقًا لِعَمَلِكَ

اے آدم زاد تو اپنے دل کو اپنی
زبان کے موافق بنا۔ اور زبان کو
اپنے عمل کے اور عمل کو میرے غیر سے

وَعَمَلَكَ خَالِصًا مِنْ غَيْرِيْ
فَاِنِّيْ غَيُوْرٌ لَا اَقْبَلُ اِلَّا
خَالِصًا فَاِنَّ قَلْبَ الْمُنَافِقِ
مُخَالِفٌ لِلِسَانِهٖ وَلِسَانُهٗ
لِعَمَلِهٖ وَعَمَلُهٗ لِغَيْرِ
اللّٰهِ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا
تَكَلَّمْتَ بِكَلِمَةٍ وَلَا نَظَرْتَ
بِنَظْرَةٍ وَلَا خَطَوْتَ
بِخُطْوَةٍ اِلَّا وَمَعَكَ مَلَكَانِ
يَكْتُبَانِ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ
يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا خَلَقْتُكُمْ
لِتَجْمَعُوا الدُّنْيَا بَعْضُكُمْ
لِبَعْضٍ بَلْ خَلَقْتُكُمْ لِتَعْبُدُوْنِيْ
عِبَادَةً الْاَذِلَّاءِ طَوِيْلًا وَ
تَشْكُرُوْلِيْ جَزِيْلًا وَتُسَبِّحُوْنِيْ
بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا فَاِنَّ الرِّزْقَ
مَقْسُوْمٌ وَالْحَرِيْصُ مَحْرُوْمٌ
وَالْبَخِيْلُ مَذْمُوْمٌ وَالْحَاسِدُ
مَغْمُوْمٌ وَالنَّاقِدُ حَيٌّ قَيُّوْمٌ

خالص کرلے۔ کیونکہ میں بہت ہی غیرتمند
ہوں۔ میں سوائے خالص کے کچھ قبول
نہیں کرتا۔ اس لئے کہ منافق کا دل اس
کی زبان کے مخالف ہوتا ہے اور اس
کی زبان اس کے عمل کے مخالف اور
عمل اس کا خدا کے غیر کے لئے ہوتا ہے
اے آدم زاد تو کوئی کلام نہیں کرتا ہے
اور نہ دیکھتا ہے اور نہ قدم رکھتا ہے مگر
یہ کہ تیرے ہمراہ دو فرشتے تیرے
اچھے بُرے اعمال لکھتے ہیں۔ اے آدم
زاد میں نے تمہیں اس لئے پیدا نہیں
کیا کہ تم ایک دوسرے کے لئے دنیا
جمع کرو۔ بلکہ میں نے تم کو اس لئے پیدا
کیا ہے کہ تم ذلیلوں کی سی میری لمبی
عبادت کرو۔ اور میرا بہت شکریہ ادا
کرو اور میری تسبیح صبح و شام کرو۔ کیونکہ
روزی تقسیم شدہ ہے اور حرص کرنیوالا
محروم رہتا ہے اور بخیل کی مذمت کی
جاتی ہے اور حاسد غمناک رہتا ہے

يَا بْنَ آدَمَ اِخْلِ مِنِّي فَاِنِّي
اُحِبُّ مَنْ يَخْلُ مِنِّي فَاِنَّكَ
عَبْدٌ ذَلِيْلٌ عَاجِزٌ وَاَنَا
رَبٌّ قَادِرٌ جَلِيْلٌ قَوِيٌّ لَوْ
اَنَّ اِخْوَتَكَ وَجَدُوْا رِيْحَ
ذُنُوْبِكَ لَمَا جَالَسُوْكَ
فَذُنُوْبُكَ كُلَّ يَوْمٍ فِي
الزِّيَادَةِ وَعُمُرُكَ فِي
النُّقْصَانِ وَلَا تَهْمِلْ
عُمُرَكَ فِي الْبَاطِلِ
وَالْغَفْلَةِ فَاِنْ اَرَدْتَ
الْمَزِيْدَ فَاصْحَبْ اَرْبَابَ
الْقُلُوْبِ وَاحْذَرْ مِنْ
اَبْنَاءِ الدُّنْيَا وَخَالِطِ الْمَسَاكِيْنَ
يَا بْنَ آدَمَ مَنِ انْكَسَرَ
مَرْكَبُهُ وَعَاذَ عَلٰى لَوْحٍ
مِنَ الْخَشَبِ فِي وَسَطِ الْبَحْرِ
مَا يَكُوْنُ بِاَعْظَمَ مُصِيْبَةً
مِنْكَ لِاَنَّكَ مِنْ

اور پرکھنے والا حیّ و قیوم ہے۔ اے آدم
زاد میری خدمت کر اس لئے کہ میں
اُسکو دوست رکھتا ہوں جو میری خدمت
کرے کیونکہ تو میرا عاجز و ذلیل بندہ
ہے اور قدرت رکھنے والا جلیل و قوی
پروردگار ہوں اگر تیرے بھائی بند تیرے
گناہوں کی ہوا بھی پالیتے تو کبھی تیرے
پاس بھی نہ بیٹھتے۔ اور گناہ تیرے
ہر روز زیادتی میں اور عمر تیری گھاٹے
میں ہے تو اپنی عمر کو باطل اور غفلت
میں برباد نہ کر۔ اگر تو ہر روز زیادتی
چاہے تو صاحبان دل (عقلمندوں)
کی صحبت اختیار کر اور دنیا داروں سے
پرہیز کرو اور فقرا و مساکین سے
میل ملاپ کرو۔ اے آدم زاد جو اپنے
مرکب کو توڑ دے اور لکڑی کے
تختے پر وسط دریا میں پناہ چاہے
تو ایسا آدمی تجھ سے زیادہ مصیبت زدہ
نہ ہوگا۔ اسلئے کہ تو اپنے گناہوں سے یقین پر ہے

ذُنُوْبِكَ عَلٰى يَقِيْنٍ يَا بْنَ
آدَمَ اِنِّي اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ
بِالْعَافِيَةِ وَبِسِتْرٍ عَلٰى ذُنُوْبِكَ
وَاَنْتَ تَتَبَغَّضُ اِلَيَّ بِالْمَعَاصِيْ
وَعِمَارَتِكَ الدُّنْيَا وَخَرَابِكَ
الْاٰخِرَةِ يَا بْنَ آدَمَ اِذَا
لَمْ تُجَالِسِ الْمُفْلِحِيْنَ
وَالصَّالِحِيْنَ فَمَتٰى تُفْلِحُ
يَا مُوْسٰى بْنَ عِمْرَانَ اِسْمَعْ
مَا اَقُوْلُ اِنَّهُ مَا اٰمَنَ بِاللّٰهِ
عَبْدٌ حَتّٰى يَاْمَنَ النَّاسُ
مِنْ شَرِّهٖ يَعْنِيْ مِنْ ظُلْمِهٖ
وَكَيْدِهٖ وَمَكْرِهٖ وَ
نَمِيْمَتِهٖ وَغِيْبَتِهٖ وَ
بَغْيِهٖ وَحَسَدِهٖ وَمَضَرَّتِهٖ
وَسِرِّهٖ وَعَلَانِيَتِهٖ وَقُلْ
يَا مُوْسٰى لِلظَّلَمَةِ لَا
تَذْكُرُوْنِيْ فَاِنِّيْ لَا اَذْكُرُهُمْ
فَاِنَّ ذِكْرِيْ لَهُمْ اَنْ اَلْعَنَهُمْ

اے آدم زاد میں تیرا قریبی ہوتا ہوں
تجھے صحت و عافیت دینے کی وجہ سے
اور گناہوں پر پردہ پوشی کرنے سے
اور تو گناہ کرنے کے باوجود مجھ سے
بغض رکھتا ہے اور دنیا بنانے اور
آخرت خراب کرنے سے۔ اے آدم زاد
جب تو نیکوکاروں اور فلاح یافتہ
لوگوں کے پاس نہ بیٹھے گا تو کب چھٹکارا
پائیگا۔ اے موسیٰ عمران کے بیٹے جو کچھ
میں کہوں اُسے سُن۔ کبھی بندہ خدا پر
ایمان نہیں لاسکتا جب تک لوگ
اس کے شر یعنی ظلم و فریب مکر و چغلی
غیبت زیادتی اور حسد سے محفوظ اور
اُس کے نقصان اور اُس کی ظاہرداری
و باطن سے بے خوف نہ ہوجائینگے
اے موسیٰ ظالموں سے کہہ دو کہ مجھے
ہرگز یاد نہ کرو۔ کیونکہ میں اُن کو یاد
نہیں کرتا۔ اس لئے کہ میرا اُن کو یاد
رکھنا انہیں لعنت کرنا ہے۔ پس

فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ۞

جس کا دل چاہے ایمان لائے اور جس کا جی چاہے کفر اختیار کرے ۞

اَلسُّوْرَةُ الْاَرْبَعُوْنَ (چالیسویں سورت)

يَا ابْنَ اٰدَمَ لَا تَعْصِنِيْ وَّلَا تَسْئَلِ الْمَغْفِرَةَ يَا ابْنَ اٰدَمَ تَضَرَّعْ لِعِبَادَتِيْ وَاِلَّا اَمْلَأُ قَلْبَكَ فَقْرًا وَيَدَيْكَ سَعْيًا وَبَدَنَكَ تَعَبًا وَصَدْرَكَ هَمًّا وَلَا اُجِيْبُ دُعَائَكَ وَاَجْعَلُ دُنْيَاكَ عُسْرَةً وَرِزْقَكَ قَلِيْلًا يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنَا رَاضٍ بِصَلٰوتِكَ يَوْمًا فَيَوْمًا فَارْضَ عَنِّيْ بِقُوْتِكَ يَوْمًا فَيَوْمًا يَا ابْنَ اٰدَمَ مَهْلًا فَاِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُوْمٌ وَالْحَرِيْصَ مَحْرُوْمٌ

اے آدم کے بیٹے تو میری نافرمانی نہ کر اور پھر مغفرت و بخشش کا سوال نہ کر۔ اے آدم زاد میری عبادت کے لئے تضرع اختیار کر۔ ورنہ میں تیرے دل کو احتیاج سے پُر کرونگا اور تیرے ہاتھ کو شش کرنیوالا اور تیرے بدن کو مشقت اور سینہ کو رنج سے بھر دونگا اور تیری دُعا قبول نہ کروں گا اور تیری دُنیا کو سخت اور روزی کو کم کردوں گا اے ابنِ آدم میں تیری ہر روز کی نماز سے راضی ہوں۔ تو مجھ سے ہر روز کی قوت سے راضی رہ۔ اے آدم زاد گھبرا نہیں ٹھہر اور روزی کی فکر نہ کر۔

وَالْحَاسِدُ مَذْمُوْمٌ وَالنِّعْمَةُ لَا تَدُوْمُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِسْتَحْكِمْ سَفِيْنَةً فَاِنَّ الْبَحْرَ عَمِيْقٌ عَمِيْقٌ وَاَكْثِرْ مِنَ الزَّادِ فَاِنَّ الْعَقَبَةَ كَئُوْدٌ كَئُوْدٌ يَا مُوْسٰى اِنَّ الْعَبْدَ يَعْمَلُ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يُدْرِكَهُ الْمَوْتُ فَيَنْدَمُ عَلٰى مَا سَلَفَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا وَيَسْئَلُ الرَّجْعَةَ اِلَى الدُّنْيَا لِيَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا رَبَّنَا اَبْصَرْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ فَوَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اَرُدُّ اَحَدًا اَبَدًا يَا مُوْسٰى مَنْ سَرَّنِيْ وَاتَّقٰى مِنِّيْ اَعْطَيْتُهُ الْجَنَّةَ يَا مُوْسٰى الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌ وَّلَيْسَ لِلْمُؤْمِنِ

کیونکہ روزی تیری قسمت میں لکھی جا چکی ہے اور لالچی محروم رہتا ہے اور حاسد کی مذمت کی جاتی ہے اور دُنیا کی نعمت ہمیشہ نہیں رہے گی اے آدم زاد کشتی مضبوط بنا۔ کیونکہ سمندر بہت ہی گہرا ہے اور راہ خرچ زیادہ مُہیا کر۔ کیونکہ گھاٹی بڑی دشوار گذار ہے۔ اے موسیٰ بہ تحقیق بندہ دُنیا میں عمل کرتا ہے اور عمل کرتے کرتے مر جاتا ہے اور اپنے سابقہ کردہ گناہ اور غلطیوں سے نادم ہوتا ہے اور دنیا میں عمل صالح کرنے کے لئے پھر آنے کا سوال کرتا ہے۔ موافق فرمانِ خُدا کے کہ کہتے ہوں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو بصارت دے۔ پس ہم کو دُنیا میں لوٹا دے تاکہ ہم نیک عمل کریں۔ ہم آخرت کا بیشک یقین کرتے ہیں۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں کسی ایک کو بھی کبھی

فِيهَا إِلَّا الْعِبَادَةُ وَ
الْهَمُّ وَالْغَمُّ وَفِي
الْآخِرَةِ الْجَنَّةُ يَا
مُوسَى الْقِيٰمَةُ يَوْمٌ
شَدِيدٌ لَا يُغْنِي
وَالِدٌ عَنْ وَالِدِهِ
شَيْئًا وَلَا مَوْلُودٌ
عَنْ وَلَدِهِ شَيْئًا
كَمْ مِنْ نَقِيرٍ قَدْ
تَرَكَ نَقْرَهُ فِي
الدُّنْيَا وَخَرَجَ مِنْهَا
إِلَى الْآخِرَةِ مَسْرُورًا
وَمَشْكُورًا وَكَمْ مِنْ
غَنِيٍّ قَدْ تَرَكَ مَا
لَهُ فِي الدُّنْيَا وَ
خَرَجَ مِنْهَا إِلَى الْآخِرَةِ
وَهُوَ فَقِيرٌ وَحِيدٌ مِنْ
مَالِهِ وَنَادِمٌ عَلَى
عَمَلِهِ وَجَمَعَ مَالَهُ

دنیا میں نہ پھیروں گا۔ اے موسےٰ جو شخص مجھے خوش کرے اور مجھ سے ڈرے۔ میں اُسے بہشت دے دوں گا۔ اے موسےٰ دُنیا کھیل کود اور زینت اور باہمی مفاخرت کا نام ہے اور مومن کے لئے دنیا میں سوائے عبادت کے کچھ نہیں اور رنج و غم اس کا حصہ ہے اور آخرت میں جنت اس کے لئے ہے۔ اے موسےٰ قیامت کا دن بڑا سخت ہے باپ اپنے بیٹے کو فائدہ نہ پہنچا سکے گا۔ اور نہ ہی اولاد باپ کے کام آئے گی۔ کئی ایسے محتاج ہیں کہ دُنیا میں محتاجی چھوڑ گئے اور دُنیا سے آخرت کی طرف خوش ہو کر نکلے۔ اور خدا کو راضی کرتے ہوئے۔ اور بہت سے

لِوَارِثِهِ وَكَانَ أَشَدَّ
النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا
فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا
كَانُوا يَكْسِبُونَ ۞

مالدار دنیا میں مال چھوڑ کر آخرت کی طرف نکلے جب کہ وہ محتاج تھے۔ اور اکیلے اور خالی مال سے اور اپنے عمل پر ندامت اُٹھاتے ہوئے اور اپنے مال کو اپنے وارثوں کے لئے جمع کیا اور بروز قیامت سب سے زیادہ عذاب اس کے لئے ہو گا۔ اور ہم عذاب پر عذاب کو اور زیادہ کریں گے بوجہ اُس کے بداعمال کے ۞

زبور کی نصیحتیں

علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ کی کتاب "حیات القلوب" سے منتخب

سیّد بن طاؤس رضؓ نے ذکر کیا ہے کہ داؤدؑ کی زبور کے دوسرے سورے میں مَیں نے دیکھا کہ اے داؤدؑ کہ تجھے میں نے زمین میں اپنا خلیفہ بنایا ہے اور تجھے تزکیہ نفس کرنے والا اپنے وجود کا اور اپنا نبی بنایا ہے اور عنقریب ایک گروہ حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کو خدا جانیں گے۔ میرے بغیر اس لئے کہ مَیں اس کو ایسی قدرت عطا کروں گا کہ وہ مُردوں کو زندہ میرے حکم سے کریں گے۔ اے داؤد میری مخلوق کا وصف کر میری رحمت وکرم سے یعنی جو کمال مخلوق میں پایا جائے وہ میری بخشش وکرم کی وجہ سے ہے اور اس سے کہ مَیں ہر چیز پر قادر ہوں (اگر میں نے اپنی مخلوق کو قدرت دی ہے تو کوئی بڑی بات نہیں) اے داؤدؑ کس نے لوگوں سے منہ موڑا کہ مَیں نے اس کو نا اُمید کیا ہو اور کس نے میری درگاہ کی طرف رجوع کیا کہ مَیں نے اس کو اپنی درگاہ سے راندہ کیا ہو۔ کیوں خدا کو پاکیزگی سے یاد نہیں کرتے ہو۔ وہ تمہارا پیدا کرنے والا اور تمہیں انسانی صورت دینے والا ہے۔ مختلف صورتوں میں۔ تم کس لئے دن اور رات کی ساعتوں میں اطاعت کے لئے وقت

کی حفاظت نہیں کرتے ہو۔ کس لئے میری معصیت کو اپنے دلوں سے نہیں ہٹاتے۔ گویا تم مروگے ہی نہیں اور تمہاری دنیا ہمیشہ باقی رہے گی۔ اور تم سے زائل نہ ہوگی۔ حالانکہ تمہارے لئے مَیں نے بہشت میں دُنیا سے نعمت زیادہ اور وسیع کھول رکھی ہے۔ اگر سوچو اور سمجھ کرو۔ ورنہ عنقریب جان لوگے۔ جب میرے پاس آجاؤ گے۔ کہ میں دیکھنے والا اور اطلاع رکھنے والا ہوں مخلوق کے کاموں پر۔ پاک ہے وہ خدا جو خالق نور ہے۔ اور دسویں سُورت میں لکھا ہے کہ اے انسانوں کے گروہ آخرت سے غفلت نہ کرو۔ اور دنیا اپنی خوبی و آرائش کی وجہ سے تم کو دھوکہ نہ دے۔ اے بنی اسرائیل اگر تم فکر کرو آخرت کی طرف پلٹنے کے بارے میں اور قیامت کو یاد کرو اور جو کچھ مَیں نے اُس میں مہیا کر رکھا ہے گناہگاروں کے لئے تمہاری ہنسی کم ہو جائے گی اور تم زیادہ گریہ کرنے لگ جاؤ۔ لیکن تم موت سے اور میرے عہد سے غافل ہو رہے ہو۔ پس تم پیٹھ پھیرے ہوئے ہو اگر سوچو تو میرے حق کو معمولی سمجھ رہے ہو۔ گویا تم نافرمان اور گناہگار ہی نہیں اور گویا تم سے حساب لیں گے ہی نہیں۔ کتنا ہی تم کہتے ہو اور کرتے نہیں ہو اور کتنی بار تم وعدہ کرتے ہو اور اس کے خلاف کرتے ہو اور کتنے عہد کرتے ہو اور توڑ دیتے ہو۔ اگر تم فکر کرو مٹی کی دشمنی اور قبر کی تنہائی اور اندھیرے میں تو یقیناً تمہاری باتیں کم ہو جائیں گی اور میری یاد زیادہ کرنے لگو گے اور میری اطاعت بہت کرنے لگو گے۔ یقین جانو کہ حقیقی

کمال آخرت کا کمال ہے اور دنیا کا کمال زائل ہونے والا اور متغیر ہے اور آیا تم زمین و آسمان اور جو کچھ کہ اُن میں ہے ان کی پیدائش میں کبھی فکر نہیں کرتے اور جو کچھ ہوا کے درمیان خوف دلانے والی چیزیں میں نے اکٹھی کر دی ہیں۔ نشانیاں اور خبریں، ڈر اور خطرے والی اشیاء میں فکر ہی نہیں کرتے۔ اور میری روزی کی طلب میں دوڑتے پھرتے ہو اور میں ہوں بخشنے والا مہربان پاک نور کو پیدا کرنے والا خدا۔ اور سترھویں سورہ میں لکھا ہے کہ اے داوؑد جو کچھ میں کہوں اچھی طرح سُن۔ اور جناب سلیمانؑ کو حکم دے کہ تیرے بعد کہے کہ زمین کو محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کی اُمت کو میراث میں دونگا اور وہ لوگ تمہارے برخلاف ہوں گے (اُن کے اعمال کی نوعیت تم سے الگ ہوگی) اور اُن کی نماز طنبور و ساز و سارنگی سے نہیں ہوگی۔ پس میری پاکیزگی زیادہ بیان کر اور جس وقت میری تقدیس نغمہ کے ساتھ بلند کرے۔ تو ہر گھڑی گریہ زیادہ کر اے داوٗد بنی اسرائیل سے کہہ دو کہ مال حرام جمع نہ کریں کہ میں نماز ان کی منظور نہ کرونگا اور گناہ کی وجہ سے باپ سے بھی دُوری اختیار کر۔ اور اپنے بھائی سے بوجہ حرام علیحدہ ہو جا۔ اور بنی اسرائیل کو ان دو آدمیوں کا واقعہ سناؤ۔ جو حضرت ادریس کے زمانہ میں تھے۔ اور دونوں کے لئے نماز واجبی کے وقت میں تجارت درپیش آئی۔ پس اُن میں سے ایک نے کہا کہ میں تو حکمِ خدا (نماز) سے شروع کروں گا اور دوسرے نے کہا کہ میں تو پہلے تجارت کروں گا اور بعد میں حکم خدا (نماز) کو بجالاؤں گا۔ پس ایک

تجارت میں لگ گیا اور دوسرا نماز کی طرف متوجہ ہوا۔ پس میں نے وحی کی ابر کی طرف کہ وہ ٹھنڈی ہوا اور بجلی و کڑک کے ساتھ اُس پر پڑے۔ چنانچہ وہ بادل اور اندھیرے میں مشغول ہو گیا اور اُس کی تجارت اور نماز دونوں ہی ضائع ہو گئیں۔ اور اس کے گھر میں لکھا گیا کہ دیکھو دُنیا اور زیادہ طلبی اُس کی اس کے طالب کے ساتھ کیا کرتی ہے۔ اے داوٗدؑ! جب تو ظالم کو دیکھے کہ دُنیا اُسے اُٹھائے ہوئے ہے اس کی حالت کی آرزو نہ کر۔ کیونکہ دو چیزوں میں سے ایک اس کے لئے ضرور ہوگی۔ یا تو کسی ظالم کو اُس پر مسلط کروں گا کہ اس سے زیادہ ظالم ہو گا جو اس سے انتقام لے گا۔ او یا لازم کروں گا اُس پر بروز قیامت کہ وہ لوگوں کے حقوق کو ان کے مالکوں کو واپس کر دے۔ اے داوٗدؑ اگر تو دیکھے ان کو جو لوگوں کے حقوق اُن کے ذمہ باقی ہیں۔ وہ قیامت میں اُن کی گردن میں آگ کے طوق بنا کر ڈال دیئے جائیں گے۔ پس اپنے نفوس کا خود حساب کرو۔ اور لوگوں سے انصاف سے رہو۔ اور دُنیا اور اس کی زینت کو چھوڑ دو۔ اے آدم کے غافل بیٹے ایسی دنیا کو تم کیا کرتے ہو۔ جس میں صبح کو آدمی اپنے گھر سے صحیح باہر جاتا ہے اور شام کو بیمار ہو کر واپس ہوتا ہے۔ اور ناز و نعمت سے باہر جاتا ہے اور طوق و زنجیروں میں جکڑا ہوا واپس آتا ہے اور صحیح سلامت گھر سے باہر نکلتا ہے اور مقتول ہو کر لوگوں کے کندھے پر آتا ہے۔ ولئے ہو تم پر اگر تم بہشت اور جو اس میں نعمتیں میں نے اپنے دوستوں کے لئے مہیا کر رکھی ہیں دیکھتے تو ہرگز دنیا کی کوئی چیز لذیذ

سمجھ کر تم نہ چکھتے اور میں بروز قیامت اپنے دوستوں کو پکاروں گا کہ کہاں
ہیں میرے دوست جو دنیا میں اچھے کھانے پینے کی خواہش رکھتے تھے۔
اور میری رضا کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ترک لذات کر دیا۔ وہ کہاں ہیں جو
ہنسی کو رونے سے مخلوط کرتے رہے۔ (بوقت خوشی خوفِ خدا کا لحاظ
رکھا) کہاں ہیں وہ جو سردی اور گرمی میں میری مسجدوں میں اکٹھے ہوتے تھے۔
آج دیکھو کہ تمہارے لئے میں نے کیا کیا نعمتیں بنائی ہیں۔ تم بہت جاگتے
تھے جب اور لوگ سوتے رہتے تھے۔ پس آج جو چیزیں تم چاہتے ہو۔ آج
اُن کی لذت اُٹھاؤ کہ تم سے میں راضی ہوا ہوں اور تمہارے خالص و پاکیزہ
عمل نے میرے غضب و غصہ کو ہٹا دیا ہے جو اہل زمین پر تھا۔ اے
رضوانِ جنت ان کو پانی دو۔ جب وہ پانی پی لیں گے ان کی رونق و
خوبصورتی چہروں کی زیادہ ہو جائے گی۔ پس رضوان کہے گا۔ خداوند تعالیٰ
نے یہ نعمتیں تم کو اس لئے عطا کی ہیں کہ تمہاری شرمگاہیں حرام کو نہ پہنچیں
(تم حرام سے بچتے رہے) اور تم نے بادشاہوں اور آسودہ حال لوگوں کی
آرزو نہ کی تھی۔ پس میں کہتا ہوں کہ اے رضوان ظاہر کرو وہ نعمتیں بہشت
کی جو اُن پر مقرر کی ہیں میں نے پھر ایک نہیں۔ بلکہ آٹھ بہشت اُن کے لئے
بنائے ہیں۔ اے داؤد جو آدمی میرے ساتھ معاملہ تجارت کرے وہ
بہترین فائدہ حاصل کرنے والا ہے اور جو کوئی اپنا دل دنیا سے
باندھے۔ اور دنیا اُس کو زمین پر گرا دیتی ہے اور بہت خراب طریقہ
سے زیادہ گھاٹا اُٹھانے والا ہو گا وہ آدمی۔ افسوس ہے تم پر اے آدم کے

بیٹے تمہارا دل کتنا ہی سخت ہے کہ ماں باپ تمہارے مرجاتے ہیں اور
ان کے حالات سے تم عبرت و نصیحت نہیں پکڑتے۔ اے آدم کے بیٹے کیا
تو نہیں دیکھتا کہ کوئی حیوان مرتا ہے تو بو کرتا ہے اور مُردار اور گندہ و خراب
ہو جاتا ہے۔ حالانکہ وہ حیوان ہے اور کوئی گناہ بھی اُس کا نہیں ہوتا۔ اور
تیرے تو اتنے بڑے گناہ ہیں کہ اگر وہ پہاڑوں پر ڈال دیئے جائیں۔ تو
پہاڑوں کو اُن کی جگہ سے ہٹا دیں۔ اے داؤدؑ میں اپنی عزت کی قسم کھاتا
ہوں کہ کوئی چیز تمہاری اولاد اور مال سے زیادہ تمہارا نقصان کرنے والی
نہیں اور کوئی آزمائش تمہارے دلوں میں ان کی مثل نہ ہوگی۔ اور تمہارے
اچھے عمل میرے پاس بلند ہوتے ہیں۔ اور میرا علم سب چیزوں کو حاوی
ہے اور پاک ہے وہ ذات جو نور کو پیدا کرنے والا ہے اور تیئسویں سُورت
میں لکھا ہے کہ اے مٹی کے بیٹو اور گندہ پانی اور غفلت (دنیا) کے مغرور
فرزندو بہت متوجہ ہو جاؤ اُن چیزوں کی طرف جو تم پر میں نے حرام کی
ہوئی ہیں۔ اس لئے کہ اگر تم جانو کہ حرام تم کو کہاں لے جائے گا تو یقیناً اُس
کو بہت بُرا خیال کرنے لگو۔ اگر خوشبوئے زنانِ بہشتی کو خیال کرو کہ وہ بشری
طبائع کے ہیجان سے پاک ہیں۔ پس وہ ہمیشہ راضی ہیں اور کبھی غصہ میں
نہیں آتیں اور ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ کبھی نہ مریں گی۔ جب بھی اُن کا شوہر
ان کی بکارت زائل کرے گا پھر ویسی کی ویسی باکرہ ہو جائیں گی۔ مکھن سے
زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ شیریں۔ اُن کے تخت کے سامنے شراب اور
شہد کی نہریں موجیں مارتی ہوں گی۔ وائے ہو تم پر اے غافل انسان بڑی

سلطنت اور ہمیشہ کی نعمتیں اور پاکیزہ وخوشگوار زندگی اور دائمی خوشی اور ہر وقت رہنے والی نعمات میرے پاس ہیں (اگر کوئی لینے والا ہو تو میں دینے کے لئے بہانہ ڈھونڈ رہا ہوں) پاک ہے وہ ذات خداوند جو نور کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور تیسویں سُورت میں لکھا ہے کہ اے آدم کے بیٹو جو موت کے گروی ہو تو تم آخرت کا کام کرو۔ اور اُس کو دُنیا کے بدلے خرید لو اور اس گروہ کی مانند نہ ہو جاؤ جو غفلت وکھیل میں پڑ کر دُنیا میں گزر کرتے ہیں۔ اور خوب سمجھ لو جو مجھے قرض دے گا اس کا سرمایہ بہت فائدہ کو پہنچے گا۔ اور جو شیطان کو قرض دے گا وہ جہنم میں اس کا ہمنشیں ہوگا۔ تمہیں کیا ہے کہ دُنیا سے رغبت رکھتے ہو اور حق سے دُور پھرتے ہو۔ کیا تم کو تمہارے خاندان نے دھوکا دے رکھا ہے۔ اور اس آدمی کا حسب خاندان کیا ہوگا جو خاک سے پیدا ہوا ہے اور میرے نزدیک حسب تو پرہیزگاری ہے۔ اے فرزند آدم یقین جانو جو کچھ بھی سوائے خدا کے تم پوجتے ہو۔ وہ دوزخ کی آگ میں رہیں گے۔ تم مجھ سے بیزار ہو میں تم سے بیزار ہوں۔ اور مجھے تمہاری عبادت کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ جب تک خالص اسلام نہ لاؤ گے۔ اور میں ہوں صاحب عزت وغلبہ اور حکمت کا جاننے والا پاک نور کا پیدا کرنے والا اور چھیالیسویں سورت میں لکھا ہے، اے آدم کے بیٹے۔ میرے حق کو معمولی نہ سمجھو۔ ورنہ میں بھی تجھے دوزخ میں رکھ کر تم کو سُبک ومعمولی سمجھوں گا۔ اور سود کھانے والوں کے جگر اور رودے ٹکڑے ٹکڑے ہوں گے۔ اور جب خیرات کرو تو اُسے یقین

کے پانی سے دھوؤ کہ پہلے میرے ہاتھ میں آتا ہے سائل کے ہاتھ میں جانے سے۔ اور اگر وہ مال حرام سے ہے تو میں اُسے تصدق کرنے والے کے مُنہ مارتا ہوں۔ اگر حلال ہے تو میں کہتا ہوں کہ اس کے لئے جنت میں محل عالیشان اور ریاست۔ وہاں کی ریاست دُنیا کی بادشاہی کی طرح نہیں ہے۔ وہ ریاست آخرت کی بادشاہی ہے۔ پاک ومنزہ ہے وہ خدا جو نور کا خالق ہے۔ اور سینتالیسویں سورت میں لکھا ہے کہ اے داؤدؑ تم جانتے ہو کہ بنی اسرائیل کو بندر اور سور کی شکل میں میں نے کیوں مسخ کیا کہ جب کوئی مالدار اور غنی بڑا گناہ کرتا تھا اور اُس کو آسان سمجھتے تھے (اُس کی پرسش کوئی نہیں کرتا تھا) اور اُس کو چھوڑ دیتے تھے اور جس وقت کوئی غریب اُس سے چھوٹا گناہ کرتا تھا تو اس سے بدلہ لیتے تھے۔ پس ضروری ہوئی میری لعنت ہر اس شخص کے لئے جو اس طرح کا تسلط زمین میں بہم پہنچائے گا۔ اور مالدار اور غریب دونوں پر ایک طرح کا حکم جاری نہ کرے گا۔ اور تم تو دنیا میں خواہش ہائے نفسانی کی پیروی کرتے ہو۔ بتاؤ تم مجھ سے کہاں بھاگ جاؤ گے اور جس وقت میں تنہائی میں تمہارے ساتھ ہوتا ہوں کتنا ہی زیادہ منع کرتا ہوں کہ مومن کی عزت کے درپے ہرگز نہ ہونا۔ تم اپنی زبانوں کو دراز کئے ہوئے ہو۔ لوگوں کی عزت کے درپے ہونے میں (یعنی جس وقت تم تنہائی میں مجھے یاد کرتے ہو۔ تو تمہیں خیال ہوتا ہے کہ خواہ مخواہ لوگوں کی عزت کے میں درپے کس لئے ہوں) پاک ہے وہ خدا جو خالق نور ہے اور پینسٹھویں[۶۵] سُورت میں لکھا ہوا ہے کہ اے داؤدؑ

بنی اسرائیل پر اس آدمی کا قِصّہ پڑھو جس کے مطیع تمام اطراف زمین کے لوگ ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ جب اُس کا کام مضبوط ہوگیا۔ تو زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش میں لگا اور حق کو بھلا دیا اور باطل کو ظاہر کیا اور دنیا بنانے اور قلعے بنانے اور مال جمع کرنے لگا۔ پس عین آرام و عیش و نعمت میں ایک پسُّو کو مَیں نے وحی کی کہ اس پر داخل ہو۔ اور اس کے مُنہ کو کاٹے۔ پس وہ بِھڑ (پسُّو) اس وقت میں داخل ہُوا کہ وزیر اور خاص خاص بڑے لوگ اور اس کے دربان سب حاضر تھے اور ڈنگ اس کے چہرے کے ایک طرف ایسا مارا کہ اُسی گھڑی سُوج گیا اور اس کے چہرے سے خون اور گندگی کے چشمے جاری ہوگئے اور اس کے چہرے کے تمام گوشت کو خراب کر دیا۔ کہ اس کی بدبو اور گندگی کی وجہ سے اُس کے نزدیک کوئی نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ یہاں تک کہ جب وہ مرگیا تو اُس کے جسم کو بغیر سَر کے لوگوں نے دفن کیا۔ اگر لوگوں کو نصیحت و عبرت ہووے تو یہ قِصّہ میری نافرمانی سے باز رکھنے کے لئے کافی ہے۔ لیکن غافل لوگ دنیا کے کھیل کُود میں پڑ گئے ہیں۔ پس تم چھوڑ دو اُن کو اُن کے لہو و لعب میں جب تک کہ میرا حکم ان کو نہ پہنچے۔ اور یاد رکھو مَیں نیک لوگوں کی اُجرت کو ضائع نہیں کروں گا۔ پاک ہے وہ خدا جو خالق ہے نور کا۔

لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو جو نصائح کی ہیں بعض ان میں سے مندرجہ ذیل ہیں

اے فرزند بہ تحقیق تو جس دن سے کہ دنیا میں آیا ہے دنیا کی طرف پیٹھ اور مُنہ جانب آخرت کئے ہوئے ہے۔ اور آخرت کی منزلوں کو تو طے کر رہا ہے۔ پس اس گھر میں کہ تو جاتا ہے۔ تجھے زیادہ نزدیک ہے اس سے کہ ہر روز جس سے دُور ہو رہا ہے۔ اے بیٹے علما اور داناؤں کے پاس بیٹھا کر اور ادب سے زانو اُن کے سامنے جُھکا دے۔ اور ان سے کبھی جھگڑا نہ کرنا۔ کہ وہ لوگ اپنے علم کو تجھ سے ہٹا لیں گے (روک لیں گے) اور دنیا سے اس قدر لے جتنا تجھے کافی ہو ضرورت بھر کے لئے اور بالکل تحصیل دنیا کو ترک نہ کر۔ تاکہ تو لوگوں کا محتاج نہ ہو جائے اور اسی طرح بالکلیہ دنیا کی طلب میں ہر وقت اس کے پیچھے نہ پڑ جا کہ اپنی آخرت کا نقصان کر بیٹھے گا۔ اور اس قدر روزہ رکھ جو تیری خواہشات کو روک لے اور اتنا روزہ نہ رکھ جو تیری نماز کو مانع ہووے۔ اِس لئے کہ نماز خدا کے نزدیک زیادہ محبوب و پسند ہے روزہ سے۔ اے فرزند دنیا ایسا گہرا دریا ہے جس میں بہت گروہ غرق ہوئے اور ہلاک ہوگئے پس تجھے چاہیئے کہ ایمان کو اپنی کشتی بنائے تو نجات کے لئے ہلاک ہونے

سے اس دریا میں اور خدا پر توکّل کو کشتی کا بادبان بنائے اور زادِ راہ اِس
کشتی میں حرام اور مکروہ اشیاء سے پرہیز گاری کو بنائے۔ اگر تو نجات
پائے تو رحمتِ خدا سے تو نے نجات پائی۔ اور اگر ہلاک ہو جائے تو
اپنے گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہوا۔ اور دوسری روایات میں اِس طرح
وارد ہے کہ پرہیز گاری کو اپنی کشتی بناؤ اور جو مال کہ کشتی میں رکھے تو
چاہیئے کہ وہ خدا و انبیاء و رسولوں اور ان کے احکام پر ایمان ہو اور کشتی
کا بادبان خدا پر توکّل اور اس کشتی کا ناخدا و ملاح عقل ہو کہ اس کی تدبیر
سے راستے پر چلے اور اس کشتی کا رہبر و معلم علم ہو اور اس کشتی کا لنگر یا
پیچھے کا چپّو مصائب و بلا پر صبر و شکر اور حرام چیزوں کو ترک کرنے کی
محنت اور طاعات کا بجالانا ہو۔ اے بیٹے اگر بچپن میں تو ادب قبول
کر لے گا۔ تو بڑے ہونے میں وہی تیرے کام آئے گا۔ جو شخص آدابِ
حسنہ کی فضیلت کو جان لے گا۔ تو اُس کی تحصیل کی کوشش کرے گا۔ اور
جو شخص کہ اس فکر میں لگا ہو گا۔ اُس کے حصول کی مشقت برداشت کرنے
کا متحمل ہو گا۔ اور جو شخص کہ آدابِ حسنہ کو اسی طرح سیکھنے کی کوشش
کرے کہ اُس کو پالے اور اپنے آپ کو اس سے متصف کرے تو اس کا
نفع دنیا و آخرت میں پالے گا۔ پس اپنے تئیں آداب پسندیدہ کی
عادت بنالے تاکہ نیکوں کا خلف ہو جائے تو اور بعد والوں کو فائدہ
پہنچائے کہ وہ تیری پیروی کریں اور تیرے دوست تجھ سے اُمید وار
اور تیرے دشمن تجھ سے ڈرتے رہیں۔ اس کے طلب کرنے میں تو بالکل

کاہلی و سُستی نہ کر۔ اور اس کے علاوہ کسی چیز کے حصول پر متوجہ نہ ہو۔ اگر تو اپنی
دنیا پر مغلوب ہو جائے اور تجھ سے دنیا لے لیں تو یہ آسان ہے (یعنی
اُس کی پرواہ نہ کر) اور تو کوشش کر کہ تو آخرت کی بابت مغلوب نہ ہووے
کہ آخرت کو تجھ سے نہ لیں۔ اور امر آخرت میں مغلوب اس لئے ہوتا ہے
کہ جہاں سے علم حاصل کرنا چاہیئے وہاں سے حاصل نہ کرے۔ اور شب
و روز میں اور اپنی ساعتوں میں سے اپنے لئے طلبِ علم کے لئے وقت
مقرر کر کہ کوئی شے آدمی کے علم کو ضائع نہیں کرتی۔ مثل اس کے کہ
اس کو ترک کر دے۔ یعنی تحصیل علم کا ترک کر دینا اس کا سبب ہو جاتا
ہے کہ جو علم حاصل شدہ ہوتا ہے۔ وہ بھی اس کے قبضے سے چلا جاتا
ہے۔ اور علم میں دل لگی یا جھگڑا (خواہ مخواہ کی بحث) یا کسی بات کے
پیچھے چمٹ جانا اور نزاع و بحث نہ کر داناؤں کے ساتھ اور صاحب
سلطنت سے دُشمنی ہرگز نہ کر اور ظالم کے ساتھ چلنا پھرنا اور ہمرکابی نہ کر
اور بدکار سے دوستی نہ کر اور کسی تہمت زدہ سے برادری نہ جوڑ جس سے
لوگ بدگمانی رکھتے ہوں اور اپنے علم کو خوب محفوظ رکھ اور پوشیدہ رکھ۔
جس طرح اپنے سونے کو پوشیدہ رکھتے ہو۔ اے میرے فرزند خدا سے
اس طرح ڈر کہ اگر تو تمام جنوں اور انسانوں کی نیکیاں لے کر بھی قیامت
میں آئے تو خوف کرے کہ تجھے عذاب کریں گے اور خدا سے اتنی اُمید
رکھ کہ اگر تو تمام جنوں اور انسانوں کے گناہ کے ساتھ محشر میں آئے تو
تجھے اُمید ہو کہ خدا تجھے بخش دے گا۔ لقمان کے بیٹے نے کہا کہ اے باپ

یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ ایک دل میں خوف و اُمید دونوں جمع کروں لقمان نے کہا کہ اے فرزند اگر مومن کے دل کو باہر نکال لیں اور شگاف کریں تو یقیناً اُس میں دو نُور پائے جائیں گے۔ ایک نور خدا کے ڈر کے لئے اور دُوسرا خدا سے اُمید کے لئے۔ اگر دونوں کو تولیں اور اندازہ کریں تو ایک نور دُوسرے سے ذرہ برابر بھی زیادہ نہ ہوگا۔ پس جو شخص خدا پر ایمان رکھے وہ خدائی فرمان کی تصدیق کرے۔ اور جو شخص خدائی فرمان کی تصدیق کرے۔ اُن پر عمل کرے گا اور جو شخص کہ فرمان ہائے خداوندی کو عمل میں نہ لائے۔ وہ خدا کے فرمانوں کا یقین نہیں رکھتا ہے۔ اس لئے کہ اُن میں سے بعض اخلاق و اعمال بعض دیگر کی شہادت دیتے ہیں۔ پس جو شخص خدا پر ٹھیک ٹھیک اور سچا ایمان رکھتا ہو رہے وہ خدا کے لئے عمل خالص کرے گا۔ خیر خواہی کا خیال کرتے ہوئے۔ پس ایسا جو بھی عمل کرے گا محض خدا کے لئے پس درست ایمان لایا ہے وہ اور جو خدا کی اطاعت کرے وہ خدا سے ڈر رکھنے والا ہے۔ جو خدا سے ڈرے۔ وہ خدا کو دوست رکھتا ہے اور جو خدا کو دوست رکھے۔ وہ اس کے حکم کی اطاعت و پیروی کرے گا۔ خدا کے بہشت کا حقدار اور خوشنودی خدا کا مستوجب ہوتا ہے اور جو کوئی خوشنودی خدا کا خیال نہ کرے۔ پس اس نے اپنے اوپر غضب خدا کو آسان جانا ہے۔ مَیں غضب خدا سے پناہ مانگتا ہوں خدا سے۔ اے میرے پیارے بیٹے تو دُنیا کی

طرف رغبت نہ کر اور اپنے دل کو اُس کی طرف مشغول نہ بنا لے کہ کوئی مخلوق خدا کے نزدیک دنیا سے زیادہ بے قدر نہیں ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ خدا نے اپنے نیک بندوں کے اعمال کا بدلہ دنیا کی نعمات قرار نہیں دیں۔ اور دنیا کی آزمائش و تکالیف کو نافرمانوں کے گناہ کی سزا مقرر نہیں کیا۔

چہل حدیث نبویؐ

(۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم من قرأ او حفظ اربعین حدیثا من اُمتی سماہ اللہ تعالیٰ فی السّماء ولیًا وفی الارض فقیھا ویحشرہ اللہ من الصالحین الّذین لاخوف علیھم ولاھم یحزنون ؛

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ جو شخص میری اُمّت سے چالیس حدیثیں پڑھے اور یاد رکھے تو خدا آسمان میں اُس کا ولی نام رکھتا ہے اور زمین میں فقیہ۔ اور اسے اُن نیکو کاروں کے ساتھ محشور کرتا ہے جن پر قیامت کو نہ خوف ہو گا نہ رنج۔

(۲) قال صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم الصّلوٰۃ عماد الدّین من ترکھا فقد ھدم الدّین ؛

فرمایا آنحضرتؐ نے نماز ستون ورکن دین ہے جو شخص اسے چھوڑ دے گا۔ وہ اپنے دین کو گرانے والا ہے ؛

(۳) قال صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم من ترک الصّلوٰۃ عامدًا ومتعمدًا لقی فی النّار ثمانین حقبا والحقب ثمانون سنۃً ؛

فرمایا حضرتؐ نے جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے وہ اسّی حقب دوزخ میں رہے گا اور ایک حقب اسّی سال کا ہوتا ہے ؛

(۴) قال صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم عجلوا بالصلوٰۃ قبل الفوت وعجلوا بالتوبۃ قبل الموت وعجلوا بالصدقۃ قبل البلاء ؛

فرمایا حضرتؐ نے نماز فوت ہونے سے پہلے جلدی سے پڑھ لو۔ اور مرنے سے پہلے توبہ میں جلدی کرو اور مصیبت نازل ہونے سے پہلے صدقہ دینے میں جلدی کرو۔

(۵) قال صلی اللہ علیہ والہٖ من انفق درھما علٰی طالب العلم فکانما انفق بمثل جبل احد ؛

فرمایا حضرتؐ نے کہ جو شخص طالب علم پر ایک درہم خرچ کرے تو ایسا ہے گویا اُس نے کوہ اُحد کی مانند خرچ کیا ؛

(۶) قال صلی اللہ علیہ والہٖ من صلّی صلوٰۃ الفجر ثم جلس حتی طلع الشّمس اعطاہ اللہ فی الفردوس سبعین قصرًا من ذھب اوفضۃ ؛

فرمایا حضرتؐ نے کہ جو شخص نماز صبح پڑھ کر طلوع آفتاب تک تعقیبات میں بیٹھا رہے تو خدا فردوس میں اُس کو ستّر محل سونے یا چاندی کے عطا فرمائے گا ؛

(۷) قال صلی اللہ علیہ والہٖ من حافظ علی الصّلوات

فرمایا حضرتؐ نے کہ جو شخص پنجگانہ نماز کو وقت پر پڑھے تو

الخمس کتب الله له نجاة
من النّار یوم القیٰمه و
نورا و برهانا و من لم
یحافظ علی الصلوات الخمس
لم یکن له نجاة و لا
نور و لا برهان و لا ایمان
یوم القیٰمة ؛

(۸) قال صلی الله علیه
و اٰله من تکلم بکلام الدنیا
عند الاذان یتلجلج لسانه
عند الموت ؛

(۹) قال صلّی الله علیه
و اٰله المؤمن فی المسجد
کالسمك فی الماء و المنافق
فی المسجد کالطیر فی القفص ؛

(۱۰) قال صلّی الله علیه
و اٰله من بنی مسجد الله
بنی الله تعالیٰ له فی الجنة
سبعین قصرًا ؛

اس کے لئے پروانۂ نجات بروز
قیامت اور نور اور دلیل عطا ہوتی
ہے اور جو حفاظت سے نہ پڑھے
اس کے لئے نہ ہی نجات نہ نور نہ
برہان اور نہ ہی قیامت کے دن
ایمان ہوگا ؛

فرمایا حضرتؐ نے کہ جو آدمی
اذان کے وقت دنیا کی کوئی بات
کرے گا تو اُس کی زبان موت کے
وقت چنچلا جائے گی۔

فرمایا حضرتؐ نے مومن کی
مثال مسجد میں ایسی ہے۔ جیسی
مچھلی پانی میں اور کافر کی ایسی ہے
جیسے پرندہ جال (قید خانہ) میں۔

فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جو رضائے
خدا کے لئے مسجد بنوائے گا۔ خدا
جنت میں اُس کے لئے ستر قصر و
محل بنوائے گا ؛

(۱۱) قال صلی الله علیه
و اٰله من عرف نفسه فقد
عرف ربه ؛

(۱۲) قال صلی الله علیه
و اٰله لا یدخل الجنة من
کان فی قلبه مثقال ذرة
من الکبر و لا یبقیٰ فی
النّار من کان فی قلبه
مثقال ذرة من الایمان ؛

(۱۳) قال صلی الله علیه
و اٰله من قتل حیّة فقد
قتل کافرا ؛

(۱۴) قال صلی الله علیه
و اٰله من اذیٰ مومنًا بغیر
حق فکانما هدم الکعبة
و المدینه و البیت المعمور ؛

(۱۵) قال صلی الله علیه
و اٰله من اکرم غریبا
فی غربته فقد اکرم سبعین

فرمایا حضرتؐ نے کہ جس شخص
نے اپنے وجود کو پہچانا اُس نے
خدا کو پہچان لیا ؛

فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جس آدمی
کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبّر ہوگا وہ
جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ اور
جس کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان
ہے وہ ہمیشہ دوزخ میں باقی نہ
رہے گا ؛

فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جو آدمی
سانپ کو مار ڈالے ایسا ہے جیسا
کسی کافر کو قتل کر دیا ؛

فرمایا حضرتؐ نے جو آدمی
کسی مومن کو بغیر گناہ اذیت
پہنچائے گویا اُس نے خانہ کعبہ اور
مدینہ اور بیت المعمور گرادیا ؛

فرمایا جو کسی غریب الوطن کی
عالم غربت میں عزت افزائی کرے
تو اُس نے ستر نبی و رسولوں

نبیاً مرسلاً ؛

(۱۶) قال صلی اللہ علیہ وآلہٖ من اراد ان یتکلم مع اللہ فلیقرء القرآن ؛

(۱۷) قال صلی اللہ علیہ وآلہٖ اهل القرآن هم اهل اللہ وخاصته ؛

(۱۸) قال صلی اللہ علیہ وآلہٖ المسلم من سلم المسلمون من یدہٖ ولسانہٖ ؛

(۱۹) قال صلی اللہ علیہ وآلہٖ من قضی حاجة لاخیه المسلم فی الدنیا قضی اللہ له اثنین وسبعین حاجة فی الاٰخرة ؛

(۲۰) قال صلی اللہ علیہ وآلہٖ من اکرم الضیف ولو کان کافراً اکرم اللہ یوم القیٰمة ؛

کا اکرام کیا ؛

فرمایا حضرتؐ نے کہ جو شخص خدا سے کلام کرنا چاہے وہ قرآن کو پڑھے ؛

حضرتؐ نے فرمایا کہ اہل قرآن ہی خدا والے ہیں اور اُس کے مقرب ہیں ؛

فرمایا حضرتؐ نے مسلمان تو وہ ہے کہ جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان لوگ محفوظ رہیں ؛

حضرتؐ نے فرمایا جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرے۔ خدا اُس کی بہتر حاجتیں پوری کرے گا۔ آخرت میں ؛

فرمایا ہے حضرتؐ نے کہ جو مہمان کی قدر کرے گا گو وہ کافر ہی ہو تو بروز قیامت خدا اُس کی عزت کرے گا ؛

(۲۱) قال صلی اللہ علیہ وآلہٖ الدنیا مزرعة الاٰخرة ؛

(۲۲) قال صلی اللہ علیہ وآلہٖ الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر ؛

(۲۳) قال صلی اللہ علیہ وآلہٖ الدنیا دار الغرور والاٰخرة دار السرور ؛

(۲۴) قال صلی اللہ علیہ وآلہٖ خصلتان لایجتمعان فی المؤمن البخل وسوء الخلق ؛

(۲۵) قال صلی اللہ علیہ وآلہٖ العلم بلا عمل کالسحاب بلا مطر والغنی بلا کرم کالشجر بلا ثمر والفقیر بلا صبر کالنهر بلا ماء والشاب بلا توبة کالبیت بلا سقف والمرأة بلا حیاء

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دُنیا آخرت کی کھیتی ہے ؛

نیز فرمایا حضرتؐ نے کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنّت کی مانند ہے ؛

فرمایا آنحضرتؐ نے دنیا دھوکہ دینے والی جگہ ہے اور آخرت خوشی کا ٹھکانہ ہے ؛

حضرتؐ نے فرمایا کہ دو عادتیں مومن میں اکٹھی جمع نہیں ہوتیں۔ کنجوسی اور بد خلقی۔

آنحضرتؐ نے فرمایا بغیر عمل کے علم مثل بادل کے ہے جو بغیر بارش ہو۔ اور جو مالدار سخی نہ ہو وہ مانند درخت بے ثمر کے ہے اور جو فقیر محتاج صبر نہ کرے وہ مثل نہر کے ہے جس میں پانی نہ ہو اور بے توبہ نوجوان

كالطعام بلا
ملح ؞

---

(٢٦) قال صلى الله عليه
واله قوام ديني باربعة
اشياء بعلم العلماء وسخاوة
الاغنياء وعدل الامراء
ودعاء الفقراء ؞

(٢٧) قال صلى الله عليه
واله من تعلم بابا من
العلم والاحاديث ولوحديثا
واحدا كتب الله له اجر
سبعين نبيا ؞

(٢٨) قال صلى الله عليه
واله من قص شاربه اعطاه
الله اربعة انوار نورًا في
وجهه ونورًا في جبهته
ونورًا في قبره ونورًا في
القيمة ؞

مثل اس گھر کے ہے جو بغیر چھت ہو اور
بے حیا عورت ایسی ہے جیسے کہ کھانا بغیر
نمک ہو ؞

فرمایا حضرتؐ نے کہ میرے
دین کا قوام چار چیزوں سے ہے
علماء کے علم سے اور مالداروں کی
سخاوت سے اور حاکموں کی عدالت
سے اور فقراء و محتاج لوگوں کی دعا سے

فرمایا حضرتؐ نے کہ جو شخص
ایک دروازہ علم کا سیکھے اگرچہ
ایک حدیث ہی ہو تو خدا اس
کے لئے ستر انبیاء کا ثواب
لکھتا ہے ؞

فرمایا حضرتؐ نے کہ جو شخص
شارب (مونچھوں کے بال) کٹائے
خدا اُسے چار نور عطا کرے گا۔
ایک نور چہرہ میں دوسرا پیشانی میں
تیسرا قبر میں اور چوتھے بروز قیامت
نور عطا ہوگا ؞

(٢٩) قال صلى الله عليه
واله من شرب الماء وهو
قائم اوتسرول وهو قائم اوتعمم
وهو قاعد ابتلاه الله ببلاء
لا دواء له ؞

(٣٠) قال صلى الله عليه
واله من تمشط بمشط مكسور
وكتب بقلم معقود فتح الله له
سبعين بابا من الفقر ؞

(٣١) قال صلى الله عليه واله
من شهد بالجماعة كتب الله له
بكل خطوة ذاهبا وراجعا عشر
حسنة ومحي عنه عشر سيئة و
رفع له عشر درجة ؞

(٣٢) قال صلى الله عليه
واله سلموا على اليهود و
النصارى ولا تسلموا يهود
امتي فقال يا رسول الله
من يهود امتك قال الذين

فرمایا حضرتؐ نے کہ جو شخص پانی
کھڑے ہو کر پیئے اور شلوار و پاجامہ کھڑے
ہو کر پہنے یا عمامہ بیٹھ کر باندھے تو خدا
اسے ایسی آزمائش میں مبتلا کرے گا
جس کی کوئی دوا ہی نہ ہو ؞

فرمایا حضرتؐ نے کہ جو ٹوٹی ہوئی
کنگھی سے کنگھی کریگا یا ٹوٹے ہوئے قلم
سے لکھیگا تو خدا اس کے لئے ستر
دروازے محتاجی کے کھول دے گا ؞

فرمایا حضرتؐ نے کہ جو شخص جماعت
کے ساتھ نماز پڑھے خدا ہر قدم پر
آنے اور جانے کا دس نیکیاں لکھتا ہے
اور دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور
اسکے دس درجے بلند کئے جاتے ہیں ؞

فرمایا حضرتؐ نے کہ مسلمانو تم
یہودیوں اور نصاریٰ پر سلام بھی کر
لینا مگر میری اُمت کے یہودیوں پر
سلام نہ کرنا۔ لوگوں نے پوچھا یا
حضرت آپکی اُمت کے یہودی کون ہیں؟

يسمعون الاذان والاقامة ولا يحضرون الجماعة ⁂

فرمایا حضرت نے کہ جو لوگ اذان اور اقامت سُن کر جماعت میں داخل نہیں ہوتے ⁂

(۳۳) قال صلی الله علیه واله من اعان تارك الصلوٰة بلقمة واحدة اوشربة ماء فكانما قتل الانبياء كلهم اولهم آدم واخرهم محمد صلی الله علیه واله ⁂

فرمایا جو بے نماز کی ایک لقمہ یا ایک گھونٹ پانی سے اعانت کرے گا۔ تو گویا وہ سب انبیاءؑ کا قاتل ہے کہ پہلا ان میں سے آدمؑ اور آخری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ⁂

(۳۴) قال صلی الله علیه واله من سمع فاحشة فافشاها فهو كالذی اتاها ⁂

فرمایا حضرتؐ نے کہ جو کسی مومن کی خرابی سُنے اور اُسے ظاہر کرے ایسا ہے جیسا اُسنے بے حیائی کی ہے ⁂

(۳۵) قال من احتاج اليه اخوه المومن فی قرض وهو بقدر فلم يفعل حرم الله عليه ريح الجنة ⁂

فرمایا حضرتؐ نے کہ جس کی طرف کوئی مومن حاجتمند ہو قرض لینے میں اور وہ دینے پر قدرت بھی رکھے اور نہ دے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے ⁂

(۳۶) قال صلی الله علیه واله من فسر القران برايه فليتبوٴ مقعده من النار ⁂

حضرتؐ نے فرمایا کہ جو تفسیر قرآن اپنی رائے سے کرے پس وہ اپنی جگہ دوزخ میں بنالے ⁂

(۳۷) قال صلی الله علیه واله

فرمایا مومن کی نیت اُس کے

نية المومن خير من عمله ونية الكافر شر من عمله ۔

عمل سے بہتر اور کافر کی نیت اس کے عمل سے بدتر ہے ⁂

(۳۸) قال علی علیه السلام ان الله جميل يحب الجمال و يحب ان يری اثر نعمة علی عبده ⁂

حضرت علیؑ نے فرمایا کہ خدا جمیل ہے وہ جمال کو دوست رکھتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ اپنے بندے پر اپنی نعمتوں کا اثر دیکھے ⁂

(۳۹) قال الصادقؑ لما سئل عن مكارم الاخلاق العفو عمن ظلمك وصلة من قطعك واعطا من حرمك وقول الحق ولو علی نفسك وعن سيد البشرؐ قال من اراد ان لا يوقفه علی قبيح اعماله ولا ينشر له ديوانا فليدع بهذا الدعاء فی دبر كل صلوٰة ⁂

صادق آل محمدؐ سے جب مکارم اخلاق کی بابت دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ جو تم پر ظلم کرے اُسے معاف کردو اور جو قطع رحمی تم سے کرے۔ اس سے صلہ رحمی کرو اور جو تمہیں محروم رکھے اُسے عطا کرو اور ہمیشہ حق کہو۔ اگرچہ تمہارے لئے وہ باعث نقصان کیوں نہ ہو۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ جو چاہے قبیح اعمال نہ کرے۔ اور انکی پرسش اُسے نہ ہو اور بروز قیامت اس کا اعمالنامہ نہ کھولا جائے۔ تو اسے ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھنی چاہیئے:

اللهم ان مغفرتك ارجیٰ من عملی وان رحمتك

اے میرے اللہ تیری مغفرت میرے عمل سے زیادہ قابل دید ہے۔

اوسع من ذنبی اللھم ان لم اکن ابلغ رحمتك فرحمتك اھلٌ ان تبلغنی لا نھا وسعت کل شیءٍ یا ارحم الرحمٰن ؁

اور تیری رحمت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے اے اللہ اگر میں تیری رحمت کو نہیں پہنچ سکا تو تیری رحمت اس بات کی سزاوار ہے کہ وہ مجھے پہنچے اس لئے کہ تیری رحمت ہر چیز کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اے رب سب سے زیادہ رحم کرنے والے ؁

(۴۰) وعن الرضا عن ابائه عن رسول اللہ وھو عن جبرئیلؑ قال سمعت رب العزۃ یقول کلمۃ لا الٰہ الا اللہ حصنی فمن قالھا دخل فی حصنی ومن دخل فی حصنی امن من عذابی وفی بعض الروایات قال الرضا فی اٰخر ھذا الحدیث بشروطھا و شروطھا وانا من شروطھا؁

حضرت امام رضاؑ سے روایت ہے وہ اپنے آبائے طیبین سے فرماتے ہیں اور وہ رسول اللہؐ سے اور وہ جناب جبرئیلؑ امین سے وہ خدا سے کہ اللہ فرماتا ہے کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ میرا قلعہ ہے۔ پس جو کہیگا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گیا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو جائے گا وہ میرے عذاب سے بیخطر رہے گا اور بعض روائیتوں میں یہ بھی اس حدیث کے آخر میں ہے کہ امام رضاؑ نے فرمایا بشرطھا و شروطھا کہ یہ فرمان شرائط کے ساتھ ہے اور ان شرائط میں سے ایک مَیں ہوں یعنی میری امامت کا قائل ہو تو عذابِ خدا سے امان میں رہے گا ؁

دُعائے خاتمہ

اللہ تعالیٰ ہمیں ان احادیث کے حفظ وضبط کرنے اور ان کے مضامین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اَللّٰھُمَّ اجعلنا من خیر عبادك الصالحین بمحمد وّاٰله الطیّبین الطّاھرین۔

امیر المومنین حضرت علیؑ کے مواعظ حسنہ سے اقتباس

اِنَّ الْمَالَ وَالْبَنِیْنَ حَرْثُ الدُّنْیَا وَالْعَمَلَ الصَّالِحَ حَرْثُ الْاٰخِرَةِ ؂

بیشک مال اور اولاد دُنیا کی کھیتی ہے اور نیک اعمال آخرت کی کھیتی ہیں ؂

مَا یَنْجُوْا مِنَ الْمَوْتِ مَنْ خَافَهُ وَلَا یُعْطَی الْبَقَاءَ مَنْ اَحَبَّهُ ؂

جو موت سے ڈرتا ہے وہ موت سے کبھی نہیں بچ سکتا اور جو ہمیشہ زندہ رہنا چاہتا ہے وہ ہمیشہ زندہ نہیں رہتا

لَا یَغْدِرُ مَنْ عَلِمَ کَیْفَ الْمَرْجِعُ ؂

جو شخص یہ جانتا ہے کہ اُسے خدا کی طرف کیونکر واپس جانا ہے وہ بے وفائی اور عہد شکنی کا ارتکاب کر ہی نہیں سکتا ؂

اِنَّ اَنْصَحَ النَّاسِ لِنَفْسِهٖ اَطْوَعُهُمْ لِرَبِّهٖ وَاِنَّ اَغَشَّهُمْ لِنَفْسِهٖ اَعْصَاهُمْ لِرَبِّهٖ ؂

سب سے اچھا نصیحت قبول کرنے والا وہ آدمی ہے جو سب سے زیادہ اپنے رب کا اطاعت شعار ہے اور اپنے نفس کے ساتھ بدترین خائن وہ ہے جو سب سے زیادہ اپنے رب کا نافرمان ہے ؂

اِنَّ مُجَالَسَةَ اَهْلِ الْهَوٰی مَنْسَاةٌ لِلْاِیْمَانِ وَمَحْضَرَةٌ لِلشَّیْطَانِ ؂

تحقیق اہل ہوای (نفس) کے ساتھ مجلس (نشست و برخاست) ایمان کو بھلا دینے والی اور شیطان کو حاضر کرنے والی ہے ؂

اَلصَّادِقُ عَلٰی شَفَا مَنْجَاةٍ وَکَرَامَةٍ وَالْکَاذِبُ عَلٰی شَرَفِ مَهْوَاةٍ وَمَهَانَةٍ

سچ بولنے والا نجات اور کرامت کے دہانہ پر اور جھوٹا ذلت اور خواری کے کنارے پر کھڑا ہے ؂

لَا تَحَاسَدُوْا فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْاِیْمَانَ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ ؂

ایک دوسرے سے حسد نہ کرو کیونکہ حسد ایمان کو اس طرح کھا جاتا ہے۔ جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے ؂

بنت رسولؐ

مؤلفہ:۔ جناب سید احمد حسین صاحب ترمذی بی اے (آنرز) بی۔ٹی۔ اسمیں جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی مختصر سوانح عمری درج ہے۔ اسکی لکھائی چھپائی عمدہ ہدیہ مناسب۔

سیرت سجادؑ

مصنفہ:۔ سید احمد حسین صاحب ترمذی۔ اس کتاب میں مؤلف صاحب نے جناب سید الساجدین حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی کے حالات درج کئے ہیں۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ ہدیہ مناسب۔

سیرت زینبؑ

مؤلفہ:۔ سید احمد حسین صاحب ترمذی۔ اسمیں حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے دلخراش واقعات مختصراً درج ہیں۔ عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ ہدیہ مناسب۔

پیغام حسینی

مؤلفہ:۔ سید احمد حسین صاحب ترمذی۔ ان مضامین کی حامل ہے۔ جن میں واقعات کربلا کا مجملاً ذکر ہے۔ مگر ان واقعات کا مفصل ذکر بھی ہے۔ جو روزِ عاشورا رونما ہوئے۔ ان مضامین میں ان خدمات کا ذکر بھی ہے جو مخدرات عصمت و طہارت اور اطفال اہلبیت نے روزِ عاشورا انجام دیں۔ نہایت مفید کتاب ہے

ملنے کا پتہ:۔ **کتب خانہ اثناء عشری** (رجسٹرڈ) مغل حویلی موچی دروازہ لاہور ۸

جواہر البیان ترجمہ اللولو والمرجان

امام حسین علیہ السلام پر رونے اور رلانے کا ثواب۔ مجلس امام مظلوم کے شرائط۔ اخلاص و عبادت کے معنی۔ مجلس کو پرخلوص پڑھنے سے رکاوٹیں۔ ایک مشہور واعظ کا واقعہ۔ سچائی اور راست گوئی کی مفصل تفصیل اور احکام۔ جھوٹ اور اس کے اقسام اور اس کے مضرعات تقیہ اور جھوٹ اور توریہ میں فرق۔ مجلس کو سرمایہ تجارت نہ بنایا جائے۔ ان امور پر مشتمل کتاب اللولو والمرجان۔ مؤلفہ علامہ مرزا حسین نوری کا ترجمہ اردو جواہر البیان سفید کاغذ۔ ہدیہ مناسب۔

آفتاب شہادت حصہ اول و دوم

تالیف:۔ علامہ جزائری مدظلہ۔ اس کتاب میں واقعات کربلا بالکل اچھوتے انداز میں درج ہیں۔ جس کا ایک ایک لفظ وہ ہے کہ آپ دل پکڑ کر رہ جائیں گے۔ امام حسینؑ کی شہادت عظمیٰ کے متعلق تمام گندہ ذہنوں کا دندان شکن جواب دیا ہے۔ بیشمار منبری گوشے اور پاکیزہ نکات۔ کتاب کی ہر سطر ندرت، لطافت، متانت اور پرشکوہ عبارت کا آئینہ دار ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ ہدیہ مناسب۔

ملنے کا پتہ:۔ **کتب خانہ اثناء عشری** (رجسٹرڈ) مغل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور ۸

تذکرہ امام زین العابدینؑ

اسمیں پہلا عزادار سید الشہداء امام زین العابدینؑ کی وہ تمام خصوصیات نمایاں ہیں۔ جنہوں نے سید الشہداء کے مقصدِ شہادت کو غیر فانی بنا دیا ہے امام بیمار اور جنابِ زینبؑ کے وہ خطبات، جو انہوں نے دربارِ ابن زیاد اور دربارِ یزید میں بیان فرمائے ہیں۔ کاغذ لکھائی چھپائی عُمدہ۔ ہدیہ مناسب۔

فلسفۂ شہادت اسمیں ثابت کیا گیا ہے کہ سید الشہداءؑ نے کیوں شہادت اختیار کی۔ اس سے اسلام کو کیا فائدہ پہنچا۔ اسکے عوام و انصار نے کیا کیا کام کئے۔ لکھائی چھپائی عُمدہ۔ ہدیہ مناسب۔

شہید مؤلفہ:۔ سید منظور حسین صاحب۔ اسمیں لفظ "شہید" پر بحث کی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ ہدیہ مناسب۔

ماہ بنی ہاشم یعنی سوانح حیات حضرت عباس علمبردارؑ۔ اس کے آخر میں چند معجزات درج ہیں۔ ایسی کتاب آج تک نہیں چھپی۔ لکھائی چھپائی عُمدہ۔ ہدیہ مناسب۔

دلچسپ مکالمہ اسمیں مولانا الطاف حسین حالی اور سجاد حسین صاحب نے مناظرہ کی اہمیت فریقین کے اختلاف اور شیعوں کا برسرِ حق ہونا ثابت کر کے مولانا ممدوح کو اپنا ہم خیال بنایا۔ ہدیہ مناسب

ملنے کا پتہ: **کتب خانہ اثناء عشری** (رجسٹرڈ) **مغل حویلی**

اندرون موچی دروازہ لاہور ۸